



اسلامی فتوحات کی عہدِ بہار کی تاریخ

اسلامی فتوحات اسلامیہ

فتوحات اسلامیہ نے خلافتِ عثمانیہ کے درجہ تک و طر ایٹا سے مرکش وائٹس اور وطر ایٹس تک



تألیف: احمد عادل کمال
ترجمہ: انصاف عثمانی



اپنی تاریخ سے آشنا قومیں اپنے بغیر ایسے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں

خطاب یہ جوانان اسلام
علا مہد اقبال

بکھی اسے نوجوان مسلمان تہذیبی کیا تو نے؟ وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟
تجھے اُس قوم نے پالا ہے آنکھیں صیت میں کھل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردار
حمدن آفریں، خلاق آئین جہاں داری وہ صحرائے عرب، یعنی ٹھکانوں کا گہوارا
ماں الفکر، فخری کا رہا شان امارت میں یہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجت رُو کے زیہارا
گداؤں میں بھی وہ اللہ والے تھے فیور اسے کہ نعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا
غرض میں کیا کہوں تھ سے کہ وہ صحرائیں کیا تھے جہاں گیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا
اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں مگر تیرے عقل سے فردا تر ہے وہ نظارا
تجھے آہاء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی کہ تو گلتارہ وہ کروار، ٹوٹا ہوا، وہ سیارا
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی نہیں دنیا کے آئین مسلمان سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آہاء کی جو دیکھیں ان کو لہرپ میں تو دل ہوتا ہے سپہارا
(بالک دور)





اسلامی فتوحات کی جدید سہ ماہی تاریخ

اٹلس فتوحات اسلامیہ

تعارف، صدیقی سے خلافتِ نبویہ کے سیکڑے، طرابلس سے کرکس، اٹلس اور وسطی و جنوبی

■ 150 تصاویر، پانچ رنگ کی نقشہ ■ 200 تصاویر، 300 تصاویر ■ گورنریٹ سے تیار

ترجمہ احمد علی کامل، ترجمہ و اضافہ: عین قادری

دارالسلام



کتاب اسلامی کی طبع و اشاعت

مكتبة دار السلام، ١٤٢٨ هـ
 مؤسسة مكتبة السلفاء، هذه الهدية الشريفة
 كتبت: أحمد عادل
 المجلس التوجيهي الإسلامي بالمدينة المنورة - أحمد عادل - كمال - الرياض، ١٤٢٨ هـ
 ص: ٩٩١، تاريخ: ١٧٢٤
 ومكة: ٩٨٨-٩٩١-٩٧٨
 ١. الفتوحات الإسلامية، ٢. التاريخ الإسلامي، أ. المنوك
 ديوي ٩٥٢ ١٤٦٨/٦٢٥٢
 رقم الإزاع ١٤٢٨/٦٢٥٢
 ١-٢: ٩٨٨-٩٩١-٩٧٨
 ٩٧٨-٩٩١-٩٨٨



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

اقتساب

ہر اس مسلمان مرد اور عورت کے نام جو اس پُر فتن دور میں، دنیا کے کسی بھی خطے میں، اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سر بلندی اور امت مسلمہ کی ”نشاۃ ثانیہ“ اور عظمت رفتہ کی بحالی کا عظیم الشان فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔

صفحہ نمبر	عنوان
23	عروض حاضر
31	تقدیم
39	چشم نظر
43	مقدمہ
48	باب اول: عرب کی موجودہ سیاسی تقسیم
49	عراق
50	سوریا
52	اردن
53	عراق اور عرب کی فوج
54	عراق اور عرب کی فوج
55	عراق اور عرب کی فوج
56	عراق اور عرب کی فوج
57	عراق اور عرب کی فوج
58	عراق اور عرب کی فوج
59	عراق اور عرب کی فوج
60	عراق اور عرب کی فوج
61	عراق اور عرب کی فوج

صفحہ نمبر	عنوانات کتاب
62	جزیرہ عمان کے حرم:
63	دھاریا، قندھار اور کوئی کئی اقلیتی
64	1 عربیہ اقلیتی دھاریا
65	2۔ جزیرہ عمان کے عربی اقلیتی
66	دھاریا، عربیہ اقلیتی دھاریا
67	3۔ قندھار، قندھار اور کوئی کئی اقلیتی
68	قندھار، قندھار اور کوئی کئی اقلیتی
69	4۔ عراق (چند اقلیتی)
70	عراق (چند اقلیتی)
71	عراق (چند اقلیتی)
72	عراق (چند اقلیتی)
73	عراق (چند اقلیتی)
74	عراق (چند اقلیتی)
75	عراق (چند اقلیتی)
76	عراق (چند اقلیتی)
77	عراق (چند اقلیتی)
78	عراق (چند اقلیتی)
79	عراق (چند اقلیتی)
80	عراق (چند اقلیتی)
81	عراق (چند اقلیتی)
82	عراق (چند اقلیتی)
83	عراق (چند اقلیتی)

صفحہ	عنوانات کتاب	توضیح	عنوانات کتاب
84		14. شیخ احمد انصاری	
85	» زخائب	15. معمر بن عبد الرحمن	چنگیز خان
86		16. معمر بن عبد الرحمن	فنی و ذہنی کے معرکے
87		17. شیخ احمد انصاری کے معرکے	معمر بن عبد الرحمن
67		18. خالد کا عراق سے شام تک سفر	خالد بن ولید کا عراق سے شام تک سفر
88		19. عراق میں خالد کے معرکے	2. خالد بن ولید کا عراق سے شام تک سفر
89	» عین اتر		3. معمر بن عبد الرحمن
90	» اہمیت عین معرقتی جنگ		
91		20. جنگ بدر	
92		21. معمر بن عبد الرحمن (2 اور 3)	
93	» ارباب	22. معمر بن عبد الرحمن (3)	4. معمر بن عبد الرحمن
94	» شہید	23. معمر بن عبد الرحمن (4)	
95		24. معمر بن عبد الرحمن (5)	
96		25. معمر بن عبد الرحمن (6)	
97		26. سوریہ میں عین کی جنگ	
98	» سواد	27. سوریہ میں عین کی جنگ	
99	» سوات		معمر بن عبد الرحمن کے معرکے
100	» سوات		
101	» سوات	28. سوات میں عین کی جنگ	
102		29. سوات میں عین کی جنگ	
103		30. سوات میں عین کی جنگ	
104		31. سوات میں عین کی جنگ	
105			بابت دو:
106	» ارباب		قادیانہ اور دہلی کے فوجی معرکے
106		33. سوات	1. جنگ قادیان
107	» سوات	34. سوات میں عین کی جنگ	اسرائیلی فوج قادیان میں شامل فوجی دے
			اسرائیلی فوج قادیان میں شامل فوجی دے

صفحہ	عنوانات کتاب	صفحہ	عنوانات ادبیات
108	اسلامی افکار و ادبیہ کے اہل اہل کے گناہ	35	فقیر خرمی قادیان
109		36	میرزا قادیان کے گناہ 37
110	پیداؤں آراء	38	امدادیہ کے گناہ
111		39	امدادیہ کے گناہ 40
112		41	امدادیہ کے گناہ 42
113		43	امدادیہ کے گناہ 44
114	دوران ادب و ادب	45	امدادیہ کے گناہ 46
115	تیسرا دور ادب و ادب	47	امدادیہ کے گناہ 48
116	چوتھا دور ادب و ادب	49	امدادیہ کے گناہ 50
117	5	51	امدادیہ کے گناہ 52
118	2	53	امدادیہ کے گناہ 54
119	4	55	امدادیہ کے گناہ 56
120		57	امدادیہ کے گناہ 58
121		59	امدادیہ کے گناہ 60
122		61	امدادیہ کے گناہ 62
123		63	امدادیہ کے گناہ 64
124		65	امدادیہ کے گناہ 66
125		67	امدادیہ کے گناہ 68
126		69	امدادیہ کے گناہ 70
127		71	امدادیہ کے گناہ 72
128		73	امدادیہ کے گناہ 74
129		75	امدادیہ کے گناہ 76
130		77	امدادیہ کے گناہ 78
131		79	امدادیہ کے گناہ 80

[illegible]

صفحہ	موضوعات کتاب	تفصیل	موضوعات کتاب
155	» شروان	54 آرمینیا اور آذربائیجان کی ثقافت	
156	» پارچیا		
157	» بھیلوان » بکیرڈاسود		
159	» ماوراءالنہر » کورستان » پاکرز » بکیرین		0 ماوراءالنہر کی ثقافت
	» زریں ڈار » خوف اسطوخسین دارغان اور ابرشیر		
160	» جھن » زریچ » بخت		
	» کھل » بکیر		
161	» بخارا » مہد » تہ		
	» سرکرد		
162	» کاش » طارستان (طارستان)		
	» پوتیس » آمل		
163	» خوارزم (خوارزم) » خاٹکان » لعل		
164	» شاش » فرغانہ » کچر		
	» کاشان » کاشغر		
166			رہب پنجم
			شام و فلسطین کی فتح
168		66 شام و لبنان (مید)	1 نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک برقل کے نام
169		66 اردن و فلسطین (مید)	
170	» اردن » حص » بقاء		2 فتح شام کا آغاز
171	» دمشق		
172	» لبنان » حید » حریت		بادشاہ کی تکلیف
	» اسکندرون		
173	» بیکرکوم » اطاکیہ » دریائے کامی » عکا » حیف		
174	» دریائے اردن » بیکرکوم » لمریہ		
175	» خروکوم	67 جنگ مذہ	
176		68 عرب اور اردن کی فتح	
177	» فلسطین » حیف » کمرستان		
178			مسلمانوں کی ذریعہ
179	» شام » بیکرکوم کے آئینے میں		
180	» اناطولیہ » قسطنطنیہ (قسطنطنیہ) » دست بزر		روم کی قریب

صفحہ نمبر	عنوانات کتاب	صفحہ نمبر	عنوانات کتاب
181	» نیرہ قلم	182	» آوازِ دین » یا قلا (سب)
183	» نیرہ قلم	184	» نیرہ قلم
185	» نیرہ قلم	186	» نیرہ قلم
187	» نیرہ قلم	188	» نیرہ قلم
189	» نیرہ قلم	190	» نیرہ قلم
191	» نیرہ قلم	192	» نیرہ قلم
193	» نیرہ قلم	194	» نیرہ قلم
195	» نیرہ قلم	196	» نیرہ قلم
197	» نیرہ قلم	198	» نیرہ قلم
199	» نیرہ قلم	200	» نیرہ قلم
201	» نیرہ قلم	202	» نیرہ قلم
203	» نیرہ قلم	204	» نیرہ قلم
205	» نیرہ قلم	206	» نیرہ قلم
207	» نیرہ قلم	208	» نیرہ قلم

صفحہ نمبر	تقریباً	موضوعات و تراجم
209	95 محرم کے برص (2)	
210		
211	96-99 محرم کے برص (3 اور 4)	
213	92-91 محرم کے برص (5 اور 6)	
214	93 محرم کے برص (7)	» نظریہ لیل اہل بیت
215	94 سے 97 درمیان کا معلقہ 95 اہل بیت کی قیامت	
216		
216		
218	99 محرم اور پانچ عشرہ (جدید)	
219		» کجگوں سامراگون، انتخاب، باصرہ دونوں، کجگوں
		پانچویں عشرہ، پانچویں چارٹ، کجگوں، کجگوں، کجگوں
221		» مصریہ، مصریہ
222	97 قبطیوں سے مصریہ چلار	
223		» مصری، مصری، مصری، مصری
224		» مصری، مصری، مصری، مصری، مصری، مصری
225		» قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ
226		» قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ
227		» قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ
228	99 اہل بیت سے مصریہ	
229		» مصریہ، مصریہ
230	99 محرم کے برص (1)	
231	101-100 محرم کے برص (2 اور 3) 102 قبطیہ	
232		» قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ
233		» قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ
234		» قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ
235		» قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ، قبطیہ
236	103 قبطیہ کا پانچویں عشرہ	
237	104 سکندر کی طرف سے قبطیہ کا پانچویں عشرہ	
238	105 سکندر (قبطیہ) 106 سکندر کی قبطیہ	

صفحہ	عنوانات حوالی	تقریب	عنوانات کتاب
239	» دینور = دینیس		7 فتح اسکندریہ
240	» قسطنطین = قسطنطین		
242			
243		1077 (سیراچہ)	
243			باب اول
244	» برقی = فران = روم		1 ترقی (سیراچہ) اور عرب کی فتوحات کا طرہ
245	» طریس مغرب		2 فتح طریس
246	» سیرت = میراتہ = 53	1008 برقی اور طریس کی فتوحات	
247			
248	» سیرتہ = قسطنطین = جزیرہ	1009 چیس، ایچوازا اور مراکش (جہ)	
249	» قسطنطین، صلیبی رسول کا ڈاکٹر اور شہر		3 چیس، ایچوازا اور مراکش کی فتح
250	» کزرت = قسطنطین کا قریبی		
251	» مراکش = المغرب	110 چیس کی فتح	
252	» جنگ جزیرہ	111 ایچوازا اور مراکش کی فتح	عربی بن الفتح کا کتب خانہ
253	» مونی بن سیر	112 مراکش کی فتح	قرطیبہ کی فتح اور مراکش کی از سر نو فتح
254			باب 12
254	» آئین = 30		1 فتح ایچوازا اور مراکش
255	» قسطنطین = قسطنطین		فتح ایچوازا اور مراکش کا کردار
256	» قسطنطین (جزیرہ)		
257			2 طریس، جزیرہ اور جزیرہ
258	» جزیرہ جزیرہ	113 وادی کی فتح	
259	» قرطیبہ، اسلامی ایچوازا اور مراکش کے قسطنطین		
260	» وادی کی فتح اور جزیرہ		
261	» جزیرہ جزیرہ اور جزیرہ جزیرہ		وادی کی فتح اور جزیرہ جزیرہ
262	» جزیرہ جزیرہ		
263	» جزیرہ جزیرہ = جزیرہ جزیرہ		

صفحہ	عنوانات و اشعار	تفسیر	عنوانات کتاب
264	» شہداء » مازدہ	114 فتح اترس	3 مہینے انیسویں تشریف
265	» طبعیرہ » برشلونہ » کال		
266	» سرگوط » تارمیان » ایوینان		
267	» کلوانہ		
268	» لینان		
269	» فرسیہ		
270		115 - سندھ اور وسط ایشیائی فتح	
271			باب: ہندو فتح سندھ
271	» کمران » دہلی		محمد بن قاسم (فتح کی سندھ پر یگانہ)
272	» اُردو » دریائے سندھ » واسط		
273	» پرکشی پاد (سندھو)		
274			باب: ہندو فتح ہندو کی فتح
274	» خمیس » بڑنس » ریشہ		1 فتح ہندو کی فتح
275	» لکھنا » ازبک » مدوٹس		
276	» کون » شیوں » اراد		
277	» لکھنا » لکھنا » لکھنا	116 فتح ہندو کی فتح	2 فتح ہندو کی فتح
279		117 فتح ہندو کی فتح	3 فتح ہندو کی فتح
280		118 فتح ہندو کی فتح	4 فتح ہندو کی فتح
281		119 فتح ہندو کی فتح	5 فتح ہندو کی فتح
282	» اتریش (کریٹ) » جہازیش کرپٹ پر یگانہ		
283	» اتریش کے لکھنا » لکھنا » لکھنا		
284	» لکھنا » لکھنا » لکھنا		
285	» لکھنا » لکھنا » لکھنا		
286	» لکھنا » لکھنا » لکھنا		
287	» لکھنا » لکھنا » لکھنا		
288		120 سلی (فتح پر) کی فتح	

صفحہ	عنوانات کتاب	تفصیل	عنوانات کتاب
289	» جنتیہ اسلامی جنتیہ زیب کا گوارہ		اسد تبارکات کا مسئلہ
290	» سُر		چارسو کی فتح
291	» محمد بن ابی انوار		فتح قسطنطنیہ
292	» چارسو = قہر اہل ط		سرفہر سیر (تیرہ) کی فتح
293	» مسیح = طارقت (تاریخ)		میرزا (طبرستان) کی فتح
294	» نوپ		
295		121 سرفہر سیر کی فتح	
296			
297			
298			
299	» آئی کے اندر مسلمانیت = ہارس اور فرنگ		اسد پادشاہ رید (آئی) پر چاند
300	» پادشاہ = جزائر بلخارک		میرزا (طبرستان) پر دوسرا مسئلہ
301	» امیر عبداللہ جنگ طلب = سارہ پیل		رومیں کائنات کی مسئلہ
302	» کچھ کافر تاج		امور دین اللہ کی فتح
303		122 پادشاہ کی فتح 123 فتح میرزا	مظہر مسلمانوں کے چارہ مسئلہ
304	» راجہ = چھا = آئی پر پہلا مسلمان مسئلہ	124 سارہ پیل اور تھوڑی کم	6 پادشاہ جزائر بلخارک اور سارہ پیل کی کہات
306	» فرانس		جزائر بلخارک
307		125 ترکی (پہرہ)	جزیرہ سارہ پیل
307	» دریائے قسطنطنیہ = کچھ ازاد		باب اول:
308	» ترکستان		سلطنت عثمانیہ کے کچھ مسائل و مسائل اسلامیہ
309	» شہادت = قوت = غلامانہ بین کیلیا		1 دینی ترکوں کی ابتدا اور اول دینی
310	» خانہ کجی کی جنگ = اورنگزاد اور کجی اور اول		اناطولیہ میں عثمانیوں کا پہلا مرکز
311	» کجی شہر = قسطنطنیہ = کجی شہر		
312	» قزوین = کجی شہر = کجی شہر		2 عثمان اول اور قسطنطنیہ کا آغاز
	» ازبکیت = کجی شہر = کجی شہر		عثمان خان کا قزوین و کجی شہر پر قبضہ

صفحہ	موضوعات ادبی	توضیح	موضوعات کتاب
313		126 سلطنت عثمانیہ کی دولت	
314		127 یورپ (چھپ)	
315	» قریبی » گیمپانی » چٹاق محمد		3 آذربائیجان تو حیات کا سلسلہ چوری دکھاتا ہے
316	» غلام الدین	128 سلطنت عثمانیہ مراد اول کے عہد میں	
317	» اورنگ » فلپ پائس » رومیلیا (رومی)		4 سلطان مراد اول کی فتوحات
318	» مقدونیہ » فلیپینا » ماسٹر » برلین » صوفیہ » کھوپائس	129 یونانی اور زنگیوں کا (چھپ)	
319			
320	» سرینا » لاجینا » شکاری		
321	» دریائے گرتزا		
322	» یونانیوں کا رواج ان کی کاشت کاروں کے نام		
323	» دھاکے سرے چٹکا		
324	» کوہودہ چورسپ میں مسلمانوں کا قیام علاقہ		
325	» عربوں اور ان کی شہادت		
326	» "چلدرم" کی سرحد		
327	» حیرت مان کے نصف چلدرم		
328	» چلدرم اور کور	130 سلطنت عثمانیہ جنگ آفر کے وقت	
329			
330	» سرائیو » سمروینچا		ہر اب خود
331			سلطنت عثمانیہ کی اعلیٰ اور نئی فتوحات
332		131 عثمانی سلطنت دور کا زمانہ میں	1 سلطان مراد اول کی فتوحات
333	» رومانیہ » ٹرانسلوانیا		
334		132 عثمانی سلطنت مراد اول کی وفات کے وقت	شیخ مراد اول کا کشادہ اور کھلی کے باتوں اس کا اچھا دل
335	» پچھلے عثمانی اور بھائی عثمانی کی باتیں		2 سلطان مراد اول کی فتوحات
336	» سمندریہ » فلزاد » نیلوز » قرمان		
337	» محمد کا شہر کی پوٹس » یونان » دارنا		
338	» اویٹ		
339	» اربانیہ » مینچلیخیز		
340	» سکندریہ		عثمانیوں کی فوجی خدمت دیکھنے کے لیے یورپ کی دوری لکھی

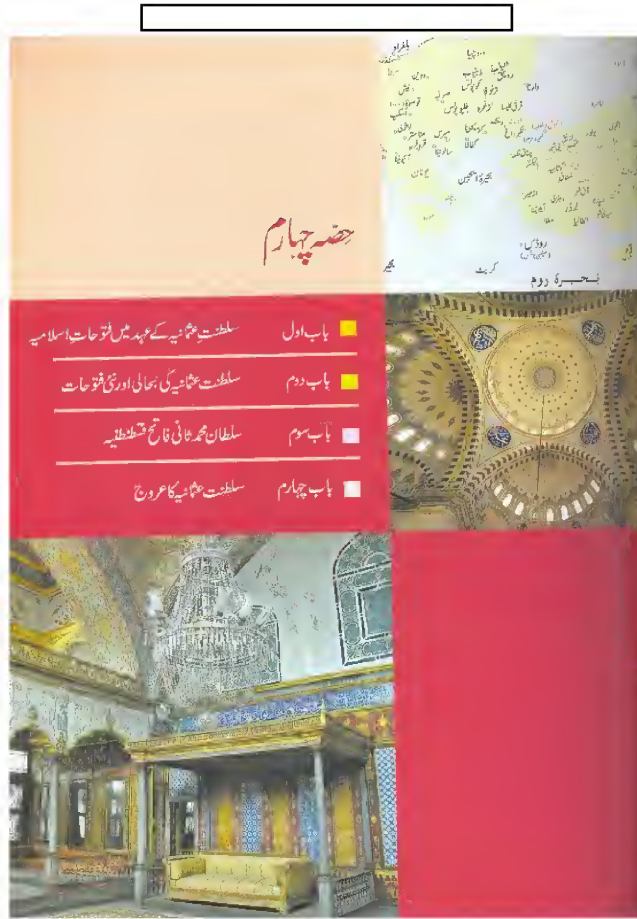
صفحہ	معارف و حقائق	تقریب	اخبار (پیر)	133
337				
338				
339				
340				
341				
342				
343				
344				
345				
346				
349				
350				
351				
352				
353				
354				
355				
356				
357				
358				
359				
360				
361				
362				

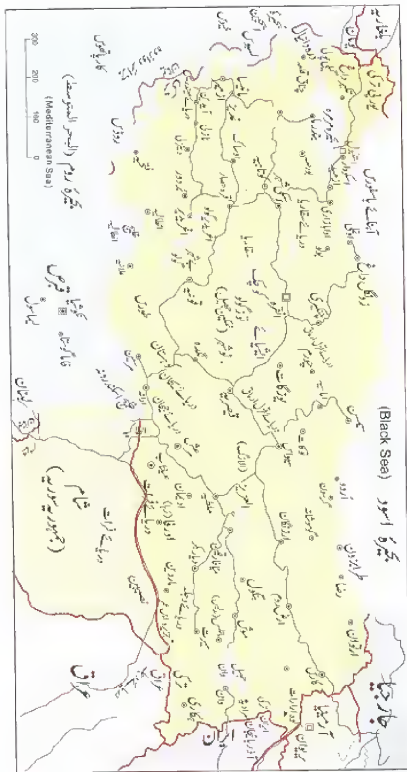
صفحہ	موضوعات کتاب	تفصیل	موضوعات ہوائی
363	فتح ملوہیٹیا کروشی	» -لاوینٹا » -سیریا » کرشیا	
364	باب چہارم	» لچینٹو » نزارو	
364	سلطنت ملائیکہ مروج		
364	1 سلطان سلیم اول اور نوامات شرقی مرثیہ		
365	138 سلطنت ملائیکہ سلیم اول کی تخت نشینی کے وقت		
366	139 (تقریباً 1520ء میں)	» شہر خ » صفوی سلطنت	
367	سلطان سلیم اور ممالک کی حماد آرائی		
368	(معریت مرثیہ)	» پالمدان » کورس	
369	2 خام امیر اور نوامات ملائیکہ مروج	» مرعہ واقع » صفیہ	
370	تھاؤ کا علاقہ ملائیکہ مروج	» ملائیکہ مروج کی تعداد	
371	140 سلطنت ملائیکہ سلیم اول کی وفات کے وقت		
372	3 سلطان سلیمان ثانی اور اس کی وفات	» ملائیکہ مروج کی وفات کی تفصیل	
373	فتح ملوہیٹیا		
374	دوسرا اور سیکری کی فتح	» حاکم اور دوس » ملائیکہ مروج کی تعداد	
375	فتح ملوہیٹیا کے بعد کی ملائیکہ مروج	» جنگ ملوہیٹیا » ملائیکہ مروج کی تعداد	
376	141 عروج سلیمان ثانی کی وفات کے وقت	» ملائیکہ مروج کی تعداد	
377	142 مراد طاہر کے بعد ملائیکہ مروج کی وفات		
378	4 عروج اور سیکری اور ملائیکہ مروج کی وفات	» ملائیکہ مروج کی تعداد	
379	143 عروج اور سیکری اور ملائیکہ مروج کی وفات	» ملائیکہ مروج کی تعداد	
380	144 عروج اور سیکری اور ملائیکہ مروج کی وفات	» ملائیکہ مروج کی تعداد	
381	145 ملائیکہ مروج کی وفات کے بعد		
382	فتح قورس		
383	فتح ہاکس		
384			
385			
386			

صفحہ	موضوعات حوالہ	تفصیل	موضوعات کتاب
387	» چس » المنع بـ اعربی » ایدر لیسو رانی		6 سلطان مراد ثالث کی تخت نشینی سلطنت قسطنطنیہ کا مملواری میں
388		1469 عربیہ نام قسطنطنیہ اور رقی مراد ثالث کے ہمیشہ	
389		1472 مراد ثالث کے ہمیشہ والا بیت کھٹلا زوردار	
390	» ہرنو » مہاسر		دولت عثمانیہ کی توسیع اور مشرقی افریقہ میں توسیع
391		1488 افریقہ مراد ثالث کے ہمیشہ	
392	» کھڈا ایتھوپیہ کا مراد ثالث کے ہمیشہ		7 اور پر سلطنت عثمانیہ کے چکر رینی
394		1490 قسطنطنیہ سلطنت عثمانیہ 1520ء تک	
395		1500 سلطنت عثمانیہ (1520ء تا 1630ء)	
398	» سلطنت عثمانیہ زوال اور اختتام		
400			قوات کا شمار چ (سن دار)
400			قوات کا شمار ایک کفر میں
401			خاندان راجہ و اوراموئی و ہاکمی اور کے بارنگلی و اھتات
414			سلطنت عثمانیہ کے تاریخی واقعات
420			باب اول: سلاطین عثمانیہ و عثمانیہ (تاریخی خاکے)
420			نادر بن دلیہ خان
421			تقی خان
421			مشرکین کے دوش بدوش
422			نادر خان: سامان چل کرے ہیں
424			ہنگو کی شہریت
424			سج کی شہریت
424			سج عوامی شہریت
424			سج عام شہریت
426	» بڑا		نادر بن دلیہ خان کے سر کے
428			رائے کی راجہ دلی خان
430			قوات میں رائے خان کے سر کے سر کے
436			مفتی بن مراد عثمانی خان
436			مفتی بن مراد عثمانی خان
436			مفتی بن مراد عثمانی خان

صفحہ نمبر	عنوان کتاب	نقشہ	عنوانات حواشی
438	شیخ عربی کا سہ سالہ		
440	عربی کی قواعد کے بعد		= فقہ
441	مردان نامہ		
	ترجمہ کی کتاب		
	طیور و وحوش		
442	بکھڑا زوردار و مرد میدان		= (توضیح و توضیح)
444	شیخ مسکین کے مال کا نام		= (توضیح و توضیح) کی تعداد اور ان کی مالکان
	دبئی کے خطروں		
446	مشرقی زبان		
460	عربی زبان		
466	محمد بن قاسم		
469	باب دوم	محمد بن قاسم کی فنی مہارت	= (توضیح و توضیح)
461	نیر مسکینات و طبیب (نورانی ناس)		
	پروگرام		
	سازمانی و رابطہ		
462	پروگرام		
	ایمان کی کتابیں اور پروگرام کی رسد		
463	شادمان اور		
464	پروگرام		
466	محمد بن قاسم		= (توضیح و توضیح)
	در بارہ		
	محمد بن قاسم		
466	محمد بن قاسم		
468	محمد بن قاسم		
469	محمد بن قاسم		
471	محمد بن قاسم		= (توضیح و توضیح)
472	محمد بن قاسم		
473	محمد بن قاسم		

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات کتاب
474	== گریجویٹ پتھر ==		ادبیات عرب جز اول
476	== پرنسپل سلفیت ==		اسطوری پادری اور طبیب اسلام کی جنگوں
477			پرنسپل اول
478	== قیصر اور کسری ==		قیصر روم کی کال گاہ کی فنی
479			فلستین مصر پر ای فنی فینہ
480			کسری کا خود اور پرنس کی فنی چال
481			پرنس کی فنی دار الحکومت میں
482			اسلامی فتنہ عات اور رومی کی ہسپانی
			پرنس اور اس کی اولاد کا انعام
			پرنس کی سلفیت کا فتنہ
			پرنس کی کڑوائی کا فتنہ
	== سافری اسکندریہ ==		مفتی
483			مفتی کی چار فتنے کے حکم و پابندی
484	== غنائی ==		شاہ و مصر و عقیقہ عظیم مفتی سافری
485	== علاء الدین کوئل ==		مفتی کی سلفیت پر فنی ستم زد کردی
487			آرٹھ پتھ پتھیشن اور سلطانوں کی رواداری
488			قبر کی بیوی کا آواز (کچھ کچھ) اور اس کے متعلق
			مفتی کی تاریخ
	== عربی سفل ==		مفتی کی تاریخ (کچھ کچھ) اور اس کے متعلق
489			مفتی کی تاریخ
490			مفتی کی تاریخ





سلطنت عثمانیہ کے عہد میں قسطنطنیہ کی حالت اسلامیہ

1

عثمانی ترکوں کی ابتدا اور نقل مکانی

عثمانی ترکوں نے اناطولیہ میں اسلامی سلطنت قائم کر کے اُسے مختلف سمتوں میں وسعت دی اور یہ سلطنت سات صدیوں سے زیادہ عرصے تک برقرار رہی۔ مغرب میں عثمانی سلطنت دریائے ڈینیوب¹، مشرق میں بلطخ، عربی (بلطخ فارس)، چال میں بحیرہ ازوف² کے چال میں بحرین، اور جنوب میں چوشنگ کا پل لگی۔

دولت عثمانیہ کی تاریخی تشکیل وسیع دائرے میں یورپ اور مشرق قریب کی تاریخ سے گرا تعلق رکھتی ہے، چنانچہ عثمانیوں کی تاریخ قرون وسطیٰ اور عہد جدید کی تاریخ یورپ سے مربوط ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا رشتہ مشرق عربی کی تاریخ سے جڑا ہوا ہے۔



نادرگازوف سے بحیرہ ازوف کا ایک منظر



ڈانگراؤ (انگریزی) کے مقام پر دریائے ڈینیوب

1 دریائے ڈینیوب، 2850 کلومیٹر لمبا ڈینیوب دریائے دوگا کے عہد عرب کا سب سے بالا دریائے ہے۔ اسے جرمن زبان میں Donau کہا جاتا ہے۔ ڈینیوب بحر کی گوب مغرب میں واقع بلکے فارم سے نکلتا ہے اور مشرقی آسٹریا، انگریزی، صربیا، بلغاریہ اور رومانیہ کے گوب مشرق میں بہتا ہے۔ 1842 بحیرہ اسود میں جا کرتا ہے۔ مشرق میں اس کا طاس انگریزی کے بحیرہ اسود تک متن علاقوں میں واقع ہے، دو سب دریائے ڈینیوب کے ڈیپٹس آگئے تھے۔ رومانیہ اور بلغاریہ کی زیادہ تر سرحد دریائے ڈینیوب ہی بنا ہے۔ یہ علاقہ کچھ کرادیا اور بحرین کی حدود پر مبنی رہا ہے۔ اس کے کنارے عرب کے تحت دار الحکومت، قی (آطریا)، ہا ایسٹ (انگریزی) اور طبر (صربیا) واقع ہیں۔ (انتھاس، اندام، مکتبہ لبنان، بیروت، آکسفورڈ انٹرنیشنل انسائیکلو پیڈیا)۔

2 بحیرہ ازوف۔ یہ شمالی راس اور بحرین میں گھرا ہوا سمندر ہے۔ بحرین و انگریزی (بحرین) اسے بحیرہ اسود سے الگ کرتا ہے اور ایک گنگ آٹا سے بحیرہ ازوف (Azov Sea) کو بحیرہ اسود سے ملاتی ہے۔ (آکسفورڈ انٹرنیشنل انسائیکلو پیڈیا، 1973ء)

یورپ میں اسلامی فتوحات اور یمن میں اسلامی فتوحات کا تسلسل جیسے جو متحد خلافت راشدہ میں اور اس کے بعد عمل میں آئی تھیں۔ سلطنت عثمانیہ نے بھی اسلام کے نام پر شاندار فتوحات حاصل کیں اور عثمانی عساکر نے جنوب مشرقی اور وسطی یورپ میں درود رنگ سبکی ممالک روئے ڈالے اور یہ وہ ممالک تھے کہ اس سے پہلے کسی مسلم حکمران کے زیر قلم نہیں آئے تھے۔ سلطنت عثمانیہ نے ان ممالک کی فتوحات سے یورپ میں اسلام کے فروغ و اشاعت میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

تیسویں صدی عیسوی کے رابع اول میں چنگیز خان کے حملوں سے دنیا بھر میں خوف و دہشت اور سرانستگی کی لہر دوڑ گئی۔ اس نے عثمانی یمن پر قبضہ کر کے ترکستان کا زور بکھرا دیا۔ اس زمانے میں کوئی انسانی قوت ایسی نہ تھی جو ان کے مقابلے میں ٹھکری ہوئی، چنانچہ 1220ء و 1220ء میں چنگیز خان کے اہم سپہ سالاروں جن کو یونان اور وسطی یونان نے ترکستان کا علاقہ زیر و زبر کر ڈالا اور لوٹے مارے ایران تک پہنچ گئے۔

ترکستان: مغرب طبری کے مطابق دریائے جیون (آسوری) ترکستان اور سلطنت فارس کی سرحد بناتا تھا۔ 1886ء میں یہ غیر مصطفیٰ نے "ترکستان" یا "طاس ترکستان" کا نام اس علاقے کے لیے تجویز کیا جو وسط ایشیا کے وسطی پہاڑوں بھیگ و خور (کھیتیں)، مشرقی ایران اور عراقی سندھ (مکرچہ شیلی) کے درمیان واقع ہے۔ اس سے پہلے روس نے ترکستان پر قبضہ کر کے تاتار حکمران کو ترکستان کا صدر متعین بنایا تھا (1867ء)۔ انقلاب روس (1917ء) کے بعد چند سال بعد یہ ترکستان قائم رہی اور جعفر اس مہم پر کبھی صدر متعین نہ ہوا۔ اس دور میں



کابل دہلی مسجد (پشتون)



ترکان (تشی جاتنگ) کی شاہنشاہ

مغربی ترکستان (دہلی ترکستان) اور مشرقی ترکستان (تاتی ترکستان) کی اسلامی سلطنتیں رہیں۔ ازبک دور سے یہ دریا (کھان) کے وسطی حصے پر ایک شہر ترکستان کے نام سے آباد ہے۔ اس سے پہلے باغریں، چھوٹی چھوٹی عیسوی مسجدیں ترکستان شہر کو "تشی" کہتے تھے۔ ترکستان کی جغیر "تاتی ترکستان" دہلی اللہ احمدیسی تھے جن کی تبلیغ سے ترکستان نے اسلام قبول کیا تھا۔ ترکستان شہر "جاشقہ" اور "برگ" ریلوے لائن پر واقع ہے۔ 1824ء میں جب سوویتوں نے ترکستان کی بنیاد پر ترکستان کی تقسیم کو کی تو ملک کا شہر "تاتی ترکستان" متحرک ہو گیا اور قبضہ تمام استعمال ہونے لگے۔ مینڈا، ازبکستان، ترکستان اور تاتارستان، تاتار جمہوریہ اور روسوں کے پاس سرحد بنائے گئے۔ Srednyaya Aziya یعنی وسطی ایشیا کی اصطلاح استعمال ہوتی رہی (آدو واکو و مارک اسامیہ 362-359/8)۔ روسی ایشیا کا بھیجہ کھیتیں سے چھوٹے گوئی تک پھیلا ہوا علاقہ ترکستان سے۔ اسے باغریہ ترکستان تان کے پہاڑوں حصوں میں منقسم کرتے ہیں: ① مغربی ترکستان جس میں موجودہ دور کے ترکستان، ازبکستان، تاتارستان، کرغیزستان اور قازقستان شامل ہیں۔ ② مشرقی ترکستان جو چین کے مغربی صوبہ شی جیانگ (سابق "سیکیانگ") پر مشتمل ہے (اکسپڈر انکس ریلز و شری، 1551ء)۔ دسمبر 1991ء میں ازبکستان، ترکستان، تاتارستان، کرغیزستان، قازقستان اور ازبکستان دہلی تسلیم سے آزاد ہو گئے۔ 13 زبانیں جو کچھ کھیتیں کے مغرب میں دریائی ترکستان اور ترکی کے مابین واقع ہے، وہی ترکی زبان ہونے والوں کا ملک ہے۔ ترکستان کے روسی نام میں "تاتی" (زبان کی سمجھت) سے مراد سطح مرتفع یاغریہ ہے۔ مرقہ، بخارا، خوارزم، سر در تار اور طرغاز ترکستان کے تاریخی شہر ہیں۔



مکہ میں قمری مسجد

تاریخی جائگہوں (مغل) اس وقت شمالی ایشیاء کے دورے کے لیے تھیں۔
تاریخوں کی غارتگری سے وسط ایشیاء کے ترک مسلمانوں میں جو
برائے نام پہلی تھی، اس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں لوگ نقل مکانی کرنے
پر مجبور ہوئے۔ ترکوں میں ایک چھوٹا قبیلہ "کائی" نام کا تھا جس نے
اپنے وطن سے ہجرت پر مجبور ہو کر ایشیاء کا رخ کیا۔ ان کی نفی
400 تھیں، یعنی تقریباً 4 ہزار افراد تھے اور ان کا سردار ایک مالدار شخص تھا
جس کا نام کندوز الپ تھا۔

ایشیاء میں کائیوں کا پہلا سفر

اس پر آشوب دور میں آذربائیجان کے علاقے میں جو آج ترکی کے شمال مشرق میں واقع ہے، قومیہ کے سلطنتی سلطان³ اور ناکان ترکستان
جلال الدین خوارزم شاہ کے مابین وہ سرحد پر ہوا جو "پاکستان" کے نام سے معروف ہے۔⁴ قریب تھا کہ سلطان قومیہ شکست کھا جاتا مگر میں اس
وقت کندوز الپ⁵ کو فرار پناہ کی حمایت میں سرحد کا رزدار نہیں کو پڑا اور اس کے ساتھ ہو کر لڑائی کے اپنے جرم دکھائے کہ وہ سلطان قومیہ کی مدد کا
سبب بن گیا۔ فتح کے بعد سلطان قومیہ کو پچھ چلا کہ یہ محض ترک قبیلہ وطن کی محاش میں ہے۔ جب سلطنتی سلطان نے اس قبیلے میں حصول قوت اور
جنگجوئی کے اوصاف محسوس کرتے ہوئے انھیں اپنی سلطنت اور پارٹیشن (دوبی) سلطنت کی درمیانی حدود پر بسا دیا۔ اور دنیا کا موجودہ نقشہ دیکھا

1 شہادت: یہ دربار پرستوں کا مذہب ہے جو شمالی ایشیاء اور شمالی امریکہ کی قدیم اقوام میں رائج تھا۔ "شامان" (اور اس پرست) درکی کی شکستوں "شامان" کے
کے قومیہ کی ایک شکل ہے۔ (اکسپوڈنٹس، رٹنڈا، شری، 1331)

2 قومیہ: یہ قومیہ کی پہلی ترکی کا دستور ہے جس کا قدیم نام ایکیم (icium) ہے۔ معرکہ مانزیکرٹ (Battle of Manzikert) (1071ء) کے بعد سلطنتی
ترکوں نے قومیہ پر قبضہ کر لیا۔ 1074ء میں سلطنتی خیمہ اور سلطان بن خلسہ قومیہ میں شکست کھائی۔ یہاں سے (جلال الدین رومی کا مرقبہ ہے۔ قومیہ کی سلطنتی سلطنت
کا تختہ پلٹا تھا۔ جسے عثمانیوں نے بھی اختیار کیا۔ (اور دو دوازمعارف اسلامیہ: 482/2-16، ایشیاء، بیٹیا، تاریخ عالم، 40/1، تاریخ ترک، 26)

3 سلطنتی سلطان علاء الدین کی قیادت میں اس نے 615ء تا 634ء اور 1219ء تا 1236ء اور ایشیاء پر حکومت کی۔ سلطنتی ترکوں نے پانچویں صدی ہجری میں
دو بار چین سے لے کر کچھ بار دیگر تک پہنچ سلطنت قائم کر لی تھی۔ قومیہ کی سلطنت اسی کی ایک شاخ تھی۔ (المجلس الفاریج العربی، اسلامی، ص: 222)

4 مزارف کو شہید غلامی ہوئی، یہ سرحد سلطنتی سلطان اور جلالت الدین خوارزم شاہ کے مابین پر پھیلی ہوئی تھی۔ یہ تاریخ ساز جنگ 621ء میں سلطنتی فرما دیا اور
الدین کی قیادت میں اور غلامی کے درمیان لڑی گئی تھی۔ (تاریخ اسلام از اکبر شاہ خاں، مجیب آبادی: 426/2، تاریخ ترک از انیسویں تا سترہویں صدی)

5 یہ درست نہیں کہ سلطنتی سلطان علاء الدین کی قیادت میں، کی مدد کی تھی وہ ترک سردار "کندوز الپ" تھا کہ "در حقیقت وہ ترکان سردار، جہان کا بنیاد رکھتا تھا
اور اس نے 444 ہجری میں اس کے ترکوں کو گورہ کے قریب چاکیر خطا کی اور اس کے باپ سلطان خان کو اپنی فوج کا یہ سالار بنایا (تاریخ اسلام: 427/2)۔ اور غلامی کے

میں سلطان کندوز اور سرخس۔ اور غلامی نے علاء الدین کی قیادت میں اس کے بعد میں اس کی کیا۔ اس نے قریب چھ سال اور گورہ کی جنگ کیا (اور دو دوازمعارف
اسلامیہ: 386/2)۔ اور غلامی کے بیٹے کندوز کو مزارف نے قتل کیا تھا "کندوز الپ" کہ کندوز علاء الدین کی قیادت میں اس کا مدد کا نہیں کیا۔ علاء الدین سلطنتی
اور جلالت الدین خوارزم شاہ میں لڑی 627ء تا 1230ء میں اور عثمان کے ختام پر پہلی تھی جس میں سلطنتی سلطان کو الٹا لاشرفی کی مدد حاصل تھی۔

(اور دو دوازمعارف اسلامیہ: 323/7)

جائے تو وہ حدود آج کے ترکی میں "آکلی شہر" ¹، "کلیجک" ² اور "کوتایہ" ³ کے صوبوں میں پڑتی ہیں۔ اس سلطان کے عہد میں قونیا کی سلجوقی سلطنت اپنے عروج کو پہنچ گئی۔ اس نے "زمکان قرینہ" ⁴ "قانی" کو دیوب سرحدی جاگیر دیا، اس جاگیر کی وسعت 660 ہزار مربع کلومیٹر سے زیادہ تھی، تاہم ارطغرل نے روہیوں کے خلاف چہار کر کے اس کا رقبہ 4800 مربع کلومیٹر تک وسیع کر لیا اور جب 80 سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوا (1281ء تا 680ھ)، تو اس کا بیٹا عثمان اس کا جانشین بنا۔



کوتایہ (ترکی) کا بازار



آکلی شہر کے وسط میں رہائش گاہ

1 آکلی شہر ترکی میں "آکلی" کے معنی ہیں "پہاڑا"۔ "آکلی شہر" وسطی مغربی اناطولیہ کا ایک شہر ہے۔ یہ ولایت آکلی کا صدر مقام ہے اور گرم چشموں کے لیے مشہور ہے۔ آکلی شہر کے قدیم دوری لیون (عربی میں "رزلیہ") کی جگہ لی ہے۔ 89ھ/708ء میں عباس بن علیہ اموی نے قونیا لیون کو فتح کیا۔ کچھ عرصے بعد 1097ء کو صلیبی حملہ جتان ادونی لیون کی لڑائی جیت کر ترقی ملک میں سے گزرنے کے قتل ہو گئے۔ 1147ء (دوسری صلیبی جنگ) میں یہاں چیراہوں نے شکست کھائی اور ان کی قس قس ترک گئی۔ 1175ء میں تونقوں نے (صلیبی حملے کے پیش نظر) اس شہر کو برباد کر دیا۔ 1920ء کی پان ترک جنگ میں چیراہ برباد کیا گیا۔ ان دونوں "آکلی شہر" ایک نئی شہر اور محلے سے جڑ گئے ہیں۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیا: 667، 665، 12)

2 کلیجک یا بیلجک، چیراہ کے مغرب میں اور "آکلی شہر" کے نزدیک شمال مغرب میں واقع ہے۔ اسے باغی میں فلوکس کہا جاتا تھا۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیا: 623/3)

3 کوتایہ، یہ قدیم Cotyaeum ہے جو ایک سنگ (صو) یا ڈھانچے کا صدر مقام ہے۔ یہ پوسق (دریا کے کنارے کا مہمان) کے کنارے واقع ہے۔ اس کے متعلقات میں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ چھوٹی صدی 783ھ/1381ء میں چھبہ ترکی کی نگران گریبان اویلی (علیہ السلام) کا دارالحکومت تھا اور اس نے اپنی بیٹی کو بھیج دیا جس کی شادی پانچ اول (یہرم) سے ہوئی تھی۔ جنگ آخر (1402ء) کے بعد تیسرے فیس کی طرف قس قس کی تو کوتایہ میں اپنے بیٹے شادورخ کو دلائی گیا (اردو دائرہ معارف اسلامیا: 442/17 اور 548/17)۔ "کوتایہ" "آکلی شہر" کے جنوب مغرب میں ہے۔

عثمان اول اور فتوحات کا آغاز

ارطغرل کے پانچھن عثمان اول کی حکومت 726ھ/1326ء تک رہی۔ یہی عثمان اول سلطنت عثمانیہ کا تئقلی بانی شمار ہوتا ہے۔¹ جب سے اس نے اقلندار سلیمان اول کی فوج نے ہرمیڈان میں رزم آزمائی اور جنگی مہمات کے اعلیٰ معیار کا مظاہرہ کیا۔ اس کے لشکر کی ہر آن خداداد جہاد کے متعلق رہے تھے۔ اس طرح سلطنت عثمانیہ کو سیاسی مظہر پر ابھرنے کا موقع مل گیا۔ عثمان خان کے سامنے دو محاذ تھے جن پر وہ جنگ کر سکتا تھا: ① پارٹینی محاذ ② ترکمانی امارات کا محاذ۔ اور اس نے اپنا نسب اعلیٰ سے ملے کیا کہ وہ اپنی سلطنت کی توسیع پارٹینی سلطنت کی حدود میں کرے گا اور اناطولیہ کی ترکمانی امارات سے تمام سول نہیں لے گا۔

عثمان خان کا قرہ چہ صہار پر قبضہ

891ھ/1291ء میں عثمان نے قرہ چہ صہار² کا قلعہ فتح کر لیا جو اسکی شہر کے جنوب میں واقع تھا۔ اس نے قرہ چہ صہار کو اپنا دار الحکومت بنالیا اور اپنے نام کا خلیہ جاری کیا۔ یہیں سے اس نے پھر پرمروہ³ اور پھر اوسود⁴ کی طرف فوجی مہمات سر کیں۔

1۔ 890ھ میں تاتاریوں نے ایشیائے کوچک پر حملہ کیا۔ اس جنگ میں سلطنتی سلطان علاء الدین کی بیاد جہاد کا مقصد کرنا ہوا۔ شہادت سے پہلے روم اور اس کا جٹا نہایت الدین بھی بار بار کیا۔ علی شہر ان نادران لوٹ مار کے واپس چلا گیا۔ بعد میں سلطنتی سلطنت کا کوئی تئقلی وارث نہ ہونے کے باعث لشکریوں اور شہریوں نے جان و مال کی قربانی کر کے سر پہ تاج رکھا۔ ① چارین ترکیز اور آکوسیر احمد ناصر بن۔ 26.27۔ عثمان خان اپنی دولت عثمانیہ کی تئقلی فتح میں کلیم 690ھ/1291ء ستمبر 1289ء کو گل میں آئی (تکویم تاریخی از عبد اللہ بن باقی، ص 478)۔ ② اوان چار، پانچ سال پہلے اسلام قبول کر کے "تاتاریان محمود خان" بن چکا تھا مگر وہی اس میں خوشے قرار پر ہی دست بردار ہو گئی۔ نہایت الدین کھنڈ (جائے) شہادت سے ملے عثمان خان کو اپنی فوج کا رئیس اسکندر بیکرانی چلی (تکوینی اور 11) اس سے بیاد ولی۔ بہت جلد عثمان وزیر اعظم بن گیا۔ 699ھ میں علاء الدین کی بیاد جہاد سلطنتی مغللوں کے ایک ہنگامے میں مکمل ہوا تو اور عثمان سلطنت نے عثمان خان کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا۔ یوں اور تکلیف بن گئی کی اودانے 429ھ میں جو سلطنت قائم کی تھی وہ 699ھ میں ختم ہو گئی اور اس کی جگہ سلطنت عثمانیہ نے ملے لی۔ یار سے اسراکلی بن سلطنت دہی فیض قاضی کو سلطان محمود فرغوی کے حکم سے قلعہ کاغیر (ہندوستان) میں قلعہ در پٹا چا تھا۔ (تاریخ اسلام 3) آئیر شاہ خان تجیب آبادی: 429/2

2۔ قرہ چہ صہار (قرہ صہار): یہ شہر 11 اٹالیہ میں دریائے اقدار چلی کے کنارے قویہ کا تہیہ دریائے اکان پر واقع ہے۔ ترکی زبان میں "قرہ صہار" کے معنی ہیں "بیاد قلعہ" اوجی اچون چچا ہونے کے باعث اسے قلعہ قرہ صہار کی یا قرہ صہار اچون چچا کہتے ہیں۔ (آؤد و معارف اسلامیہ 3/35-36، 72.73)

آؤد کل چہ صہار "اچون چچا" کہلاتا ہے۔

3۔ کھیرہ صہار: اس کا قدیم نام Propontia تھا۔ یہ بحر ایونی کی کھیرائی تھی سے جو کرتا ہے۔ کھیرہ صہار (Sea of Marmara) کو آؤد یا سطرلجیہ

سود سے ملتا ہے اور دریا دانیال اسے کھیرہ آئین سے ملاتا ہے۔ (آکسٹورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری، ص 884)

4۔ کھیرہ صہار: یہ دریا سدر سے نکلتا تھا جسکی بلند سدر ہے جودوس، چار جہاد ترکی، بلغار، رومانیہ اور یونان میں گھرا ہوا ہے اور آؤد یا سطرلجیہ، کھیرہ صہار اور دریا دانیال کے درمیان سے کھیرہ صہار اور کھیرہ صہار سے ملتا ہوا ہے۔ (آکسٹورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری، ص 149)

[illegible]

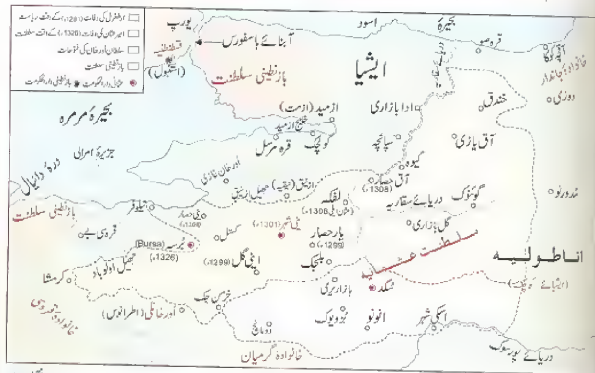
مثنیٰ عساکر کی قیامت کا سلسلہ جاری رہا، چنانچہ انھوں نے بُرس اور بقیہ کے درمیان واقع کھنہ "ترکیکا" پر قبضہ کر لیا جو بقیہ اور بقیہ میں (ازبک) کو لانے والی شاہ راہ پر واقع تھا۔ اس کے پچیسے میں مثنیٰ آجائے ہسٹورس سے قریب ہو گئے اور جلد ہی اور عثمان بن عثمان خان کے ہاتھوں بُرس فتح ہو گیا (2 عادی 111 ہجری 726ھ/6 اپریل 1326ء)۔ یہاں اقیانوس مدنی فوج لپکا ہوئی اور اسلامی لشکر شیریں داخل ہو گیا۔ اور عثمان نے ہل شہر سے کوئی فوج نہ کیا اور انھوں نے بڑے کی ادائیگی پر صلح کر لی، پھر عثمان نے انتقال کیا اور اس کا بیٹا اور عثمان تخت نشین ہوا۔ عثمان خان نے ہسٹورس سے اپنے بیٹے کو کر اقلہ رویت کی جی جس میں اسلام کی روٹ لیاں طور پر نظر آتی ہے:

"اے میرے بیٹے! کسی ایسے کام میں مشغول ہونے سے بچنا جس کا اللہ رب العالمین نے حکم نہیں دیا۔ جب تمہیں کسی مشکل امر کا فیصلہ کرنا ہو تو علمائے دین کے مشورے سے مدد حاصل کرنا۔

اے میرے بیٹے! تم (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی) اطاعت کر کے عزت حاصل کرنا اور اپنے لشکریوں کو قزاقوں سے بچنا۔ اور شیطان تمہیں تمہارے لشکر اور مال پر مغرور نہ کر دے اور تم اپنی شریعت سے دور نہ بنے کی روٹی اختیار نہ کرنا۔

اے میرے بیٹے! تم جانتے ہو کہ ہماری قیامت اللہ رب العالمین کی رضامندی ہے اور بے شک جہاں سے تمہارے دین کی روشنی زمانے بھر میں عام ہو جائے گی، بچاؤ اللہ جل جلالہ کی مرضی پوری ہو سکے گی۔

اے میرے بیٹے! ہم اس لوگوں میں سے نہیں جو اپنی سلطنت کا کھم کرنے یا انسانوں کو غلام بنانے کے لیے جنگیں لڑتے ہیں۔ پس ہم تو اسلام کے لیے بیٹے اور اسلام کے لیے سر تے ہیں۔ اور اے میرے بیٹے! یہی ہمارا طریقہ ہے ہم اس پر کار بند رہنا۔"



سلطنت اعراب کے دور کی توسیع (1326ء تک)

اُورخان قوچاق کا سلسلہ جاری رکھتا ہے

اُورخان ابن عثمان 726ھ/1326ء میں قسطنطنیہ کی حکومت پر برائیاں بھرا اور اس کی حکومت 761ھ/1359ء تک قائم رہی۔ اورخان کو اپنے والد کی طرف سے درجِ چہاد اسلامی کے احیاء کے لیے کوئٹاہیں رہنے کا جو پھندہ حاصل ہوا تھا اسے بروئے کار لاتے ہوئے اس نے اپنے عہد میں سلطنت کی وسیع کام جاری رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں ازیمیت، ازینت اور بجز و مرمرہ کے جنوب میں ماریہ قزوئی¹ کی فتح عطا فرمائی۔

758ھ/1356ء میں اورخان کے بیٹے سلیمان نے ایک رات 40 ہانہازوں کے ساتھ درۂ داغچال کو چاک کیا اور اس کے مغربی کنارے چاہیچے۔

وہاں سے انھوں نے رومی کشتیاں چھینیں اور مشرقی ساحل پر لوٹ آئے۔ اس وقت عثمانیوں کے پاس بحری جہاز نہیں تھا کیونکہ انہی ان کی سلطنت کے قیام کے ابتدائی مراحل میں تھے۔ مشرقی کنارے پہنچ کر سلیمان نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ ان کشتیوں میں سوار ہو جائیں، پھر انھوں نے ان کشتیوں میں پہنچنے کے لیے جہازوں کو تار (Tzype) کی بندرگاہ اور گیلی پولی² فتح کر لیے۔ وہاں چٹان قلعہ³ بھی تھا۔ ان کے علاوہ عثمانیوں نے اہسالا اور رودتو پر بھی قبضہ کر لیا۔ یہ دونوں درۂ داغچال کے



گیلی پولی کا ساحل

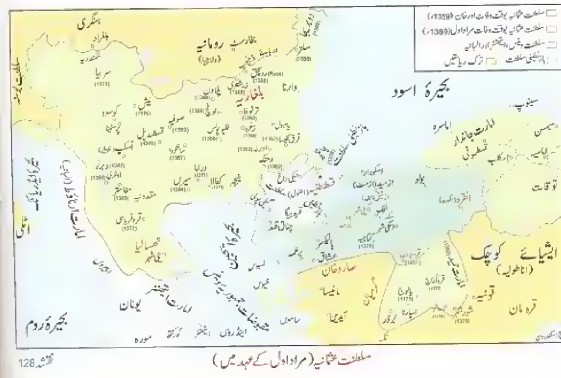
پہلی ساحل پر واقع تھے۔ یہ چاروں اہم مقامات درۂ داغچال کے مغربی ساحل پر جنوب سے شمال تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان پر قبضہ کر کے اس عظیم مسلم سپہ سالار نے یورپی ساحل پر ایسے مراکز حاصل کر لیے جن سے بعد میں قسطنطنیہ کی فتح کے لیے آئے والوں نے استفادہ کیا۔

اس لشکر ان (اورخان) کا اہم ترین کارنامہ عثمانی سلطنت کے ذرائع کی تشکیل تھا۔ اسی کے عہد میں وزیرِ اول (صدرِ اعظم) کا منصب قائم ہوا۔

- 1 قزوئی: ترکوں کی چوکیدہ تھی، ریاست بھیہز انجمن کے شمال میں بحیرہ مرمرہ کے کنارے واقع تھی، 737ھ/1336ء میں اس پر اورخان کا قبضہ ہوا۔
- 2 گیلی پولی: یہ درۂ داغچال کے پہلی ساحل پر جزیرہ گیلی پولی میں واقع ہے۔ پہلی ترکی (تھریس) کے اس جزیرے کی جنگ عظیم کے دوران میں 1915ء میں شہید پانی جب اتحادیوں نے درۂ داغچال سے گزرنا چاہا تو کھیرا سمون کی دہلیز بند کر دیں۔ یہ پہلی جنگ عظیم میں ترکوں نے شہید ہوا حصہ کی۔ اس پر اتحادیوں نے حملہ آفرین (غیر ترکی) لیڈر کی افواج نے جزیرہ گیلی پولی (Gallipoli) پر حملہ کر دیا۔ اس جزیرہ جنگ میں ترکوں کے ذرائع و ماحول کا کوئی دماغ کے اور ترکوں نے اتحادیوں کو تانوں چنے چہا نہ تھے۔ ترکی حکومتی 1918ء میں اتحادی فوجیں بے گناہ مراد پہنچا ہو گئیں۔ (آکسفورڈ انکس ریفریکشنری، ص 668)
- 3 چٹان قلعہ (Canakkale): دراصل درۂ داغچال کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ (ریفریکشن آف دی ورلڈ)

حصہ چہارم

اس کے بعد میں فن کو مستقل حصوں "بیابان" اور "سوا" میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور دولت عثمانیہ کے نام کے سونے اور چاندی کے سکے جاری کیے گئے۔ عثمانی سکوں کا تیار اور عثمان کے بھائی علاء الدین کی تہجرت سے ہوا جو صدر اعظم کے منصب پر فائز اور داخلی امور کی اہم دہی کا ذمہ دار تھا۔ اس طرح اور خان کو تو حیات اور اسلام کے فروغ کی ہم جاری رکھنے کے لیے فراغت میں سر آگئی تھی۔ اس نے تو حیات جاری رکھیں تھی کہ 761ھ 1359ء میں اسے موت سے آگیا۔



128

سلطنت عثمانیہ (مراوا دل کے بعد میں)

علاء الدین علی، اور خان کا بڑا بھائی تھا۔ اور عثمان نے قسطنطنیہ کو مرکز سلطنت کو باہم تقسیم کر لینے پر آمادگی ظاہر کی مگر علاء الدین باپ کی وصیت کا پاس کرتے ہوئے نہ مانا تاہم اور عثمان کے سرور پر اس نے انکھدم سلطنت کی ذمہ داری قبول کی۔ دو سلطنت عثمانیہ کا پہلا وزیر اور پہلا خلیفہ "یاقوت" تھا۔ (تاریخ ترکی از ڈاکٹر نصیر احمد ناسر ص 40)

سلطان مراد اول کی فتوحات

اورخان کی وفات کے بعد زمام سلطنت اس کے بیٹے مراد اول کے ہاتھ آئی (761ھ/1350ء)، اور اس کا عہد حکومت 791ھ/1389ء تک پھیل رہا۔ اس جنگی حکمران نے اپنے بیٹروؤں کی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس نے جہاد کا پرچم اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے اسے 763ھ/1362ء میں اورنگ کی فتح عطا کی۔ اس کے ساتھی مراد اپنا دارالحکومت بروڈ سے اورنگ لے گیا تاکہ یورپ میں مسیحیت اور اسلام و جہاد کے فروغ میں مدد ملے اور دوجہلی جہادی مہمات پر قریب کے اس مقام سے روانہ ہو سکے۔ چلدری اس کے ہاتھوں شہر فلپ (پلس) (لیپہ) (768ھ/1368ء) جو آج کل جوتلی بلغاریہ میں سوپا مشرقی رومیلیا کا دارالحکومت ہے۔ یوں سلطنت عثمانیہ میں گہرے میں آ گیا۔ یہاں امریکی بائبل رست چلی کر سلطنت فتح جوئے کے قریب ہے۔



حصار ورنہ



فلپ پلس (بلاریہ) کا دہلی ہائی ٹیئر



اورنگ کی لیپہ شہر

1 اورنگ: یہ شہر جوتلی ترک، یعنی ترکمن کی سرحد پر واقع ہے۔ روسی حکمران ہینے بریان کے نام پر اس کا جوتلی نام (ایڈریانوپل (Adrianople) ہے۔ اورنگ فتح
 قسطنطنیہ کے عثمانی دارالحکومت رہا۔ جنگ (1393ء) کے دوران میں بلغاری افواج حملہ آور ہوئیں اور ترک جرنیل شہر کی پاشا حصار اورنگ میں محصور ہو کر اس
 نے وہاں مارشل لا نافذ کر کے شہر میں سے جوتی محمول رسد کا حکم دیا کہ شہر کے باہر نکلے تو ہی دیکھ ڈکیاں (یہودیوں کی) کالہ مسلمانوں پر کرام ہے۔ اس
 پر جوتی لشکر نے دستوں کے سہول کو چھوٹا بھی گوارا نہ کیا۔ عاصما قسطنطنیہ نے اس واقعہ کو "پانچہ در" کی تعلیم "عاصمہ اورنگ" میں بیان کیا ہے۔ اس کا دوسرا شہر ہے۔
 گرد و صلیب گرد قرم علاقہ زن ہوتی شہر کی حصار ورنہ میں محصور ہو گیا
 2 1920ء میں یونانی اورنگ پر قابض رہے۔ معاہدہ لونان (1920ء) کے تحت مشرقی قبرس اور اورنگ ترکوں کو واپس مل گئے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا عالم 270/1)
 3 فلپ پلس (لیپہ) قدیم عہد کا یہ شہر ان دنوں بلغاریہ میں شامل ہے اور Plavdiv کہلاتا ہے۔ یہ بلغاریہ کے دارالحکومت صوفیہ اورنگ کے ماٹین اہل
 سوانت پر واقع ہے۔ اسے مراد اول کے بیڑاں لاشچین نے فتح کیا۔ (تاریخ ترک کیملاز: اکوٹیمیر (عصر حاضر میں 50)
 4 رومیلیا (جوتلی) : 1393ء میں عثمان کے عاقبتوں قبرس اور مقدونیہ کو جوتی طور پر "روم اٹلی" یا "روم" (Romalia) کا نام دیا تھا (المسند فی الکلام: 271)
 چنانچہ عثمان فتح کر کے رومیلیا کے ماس پر قبضہ کر دہ قسطنطنیہ کو حصار ورنہ یا رومیلی حصار کی کہا جاتا ہے۔

سلطان مراد شرقی یورپ میں فتوحات کا دائرہ مسلسل آگے بڑھاتا رہا حتیٰ کہ 772ء/1370ء میں وہ دریائے ڈینیوب تک پہنچ گیا۔ 775ء/1373ء میں اس نے سرایا و بلغاریہ کی متحدہ افواج پر فتح حاصل کی جو اس کی پیش رفت کی راہ میں عائل ہوئی تھیں۔ اس نے مقدونیہ¹ اور ساحل دلماسیا² پر قبضہ کر لیا اور سرب اور بلغاری اسراء کو اطاعت پر مجبور کر دیا۔ ان سب کو سالانہ خراج کی ادائیگی پر معاہدہ کر کے دی گئی۔ صلح نامے کی ایک شرط کے مطابق مراد نے شاہ بلغاریہ کی بیٹی سے رشتہ ازدواج استوار کیا۔ اس نے ان دگرگوں حالات سے فائدہ اٹھایا جن سے یورپ اور بازنطینی سلطنت دوچار تھے۔ عثمانی افواج نے مغربی بیلطان کی طرف چٹن گدی کی اور ماناسٹر³، برلین⁴، اسٹیب اور صوفیہ⁵ کے شہر فتح کر لیے۔ صوفیہ کا تھوڑا تین سال کے عرصہ (85-783ء/83-1381ء) کے بعد مل میں آیا۔ اسی دوران میں مغربی بلغاریہ میں تو لوٹو، شومن اور کھٹان پر بھی عثمانی پرچم اُڑانے لگا۔ ترکوں نے جریرہ خانے بیلطان میں چٹن گدی جاری رکھی اور 788ء/881-1388ء میں جنگی اہمیت کا شہر تیس (سریا) فتح کر لیا۔ اور عثمانی بہ سالار خیر الدین پاشا قرہ مانے جاندرلی نے گیلی پولی سے مقدونیہ پر بیلخار کی اور 789ء/871-1387ء میں عثمانیوں نے سالونیکا فتح کر لیا۔ خیر الدین پاشا کے فرزند علی پاشا نے وجر عثمانی وزیر تھا، شاہ بلغاریہ یسٹیس کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا اور اس نے گلی پولس⁶ میں جا پناہ لی



سکوپتے (مقدونیہ) کی عثمانی پاشا مسجد صوفیہ (بلغاریہ) کی این ٹلی مسجد ماناسٹر (BFS) کی ایک شاہراہ مسجد (مقدونیہ)

1. مقدونیہ یا پانیسی ڈولیا (Macedonia) : جب شرقی یورپ میں مقدونیہ کی ایشیا ہے شاہ عہد عثمانی اور سکندر اعظم کے زمانے میں ایک عالمی طاقت بن گئی تھی۔ باقی کا مقدونیہ ان دنوں یونان، بلغاریہ اور جمہوریہ مقدونیہ میں تقسیم ہے۔ شمالی یونان کے علاقہ مقدونیہ کا اہم ترین شہر سالونیکا ہے۔ جنگی مذہب اور مقدونیہ کا دار الحکومت سکوپتے ہے۔ جمہوریہ مقدونیہ نے 1991ء کے referendum کے بعد جو کوساویہ سے ٹیڈیکر اختیار کی۔ مقدونیہ کی 25 فیصد آبادی مسلمان ہے (آکسفورڈ انکوائری رپورٹس ڈکشنری ص 864)
2. ڈیبرینا (دلماسیا) : جب مغربی کریشیا کا یہ علاقہ دیگر علاقہ یا ملک کے ساحل پر پھینکا ہوا ہے۔ اس کے شرقی میں یونانیہ دریا نکو پیا واقع ہے۔
3. ماناسٹر : یہ شہر جمہوریہ مقدونیہ کے جنوبی علاقے میں واقع ہے۔ ان دنوں بڑا (Bitola) کہلاتا ہے۔
4. برلین : یہ شہر مانی ڈی کوساویہ اور (پانیسی ڈولیا) کے درمیان میں واقع ہے۔ اس کے قریب واقع ہے۔
5. نسوفیہ (Sofia) : اس کے قریب (ترکی) میں نے آپاکیا۔ پہلی صدی مسیح میں یہ سلطنت روم کا ایک صوبہ بنا، پھر یہ بازنطینیوں اور ترکوں کے قبضے میں رہا۔ 1878ء میں سوئیڈ (آزاد) بلغاریہ کا دار الحکومت قرار پایا۔ اس کی آبادی 13 لاکھ کے قریب ہے۔ (آکسفورڈ انکوائری رپورٹس ڈکشنری ص 1376)
6. نکوپولس (Nico polis) : شمالی بلغاریہ کا یہ شہر دریائے ڈینیوب کے کنارے واقع ہے اور ان دنوں Nikopol کہلاتا ہے۔

(ریفرنس اس آف دی ولڈ 118)

جیسے اس کے کہ یوہا کے امروہو خان اللہ بھٹو العین کے طرف پست آدے ار اسلام کے خلاف تہجوت جاتے، اہوؤں نے فوجیں اکٹھی کرنی شروع کر دیں۔ وہ عالم سیاست کو تکراروں کے خلاف اہمارے گئے، چہ تہجوت کے لیے کے امان حکومت نے مغربی یوہا کے تکراروں اور پاپے وہم کو تکرار کے تکرار اٹھائی ان کے سر وں پہ پہنچ گئے۔ ان خطوں میں مسلمان رکوں کے خلاف فوجی امدادی تاکتیک کی تھی۔ وہیں اٹھارہ لاکھ مسلمان، جنم نے یورپی بادشاہوں کو پیسہ جابجا شروع کرنے کی ترغیب دی تاکہ اس اسلامی پیغام کے مقابلے میں اہریت کا جھنڈا اٹھا جا



ہتک۔ یوں سربیا، بوسنیا، ہنگاری (جو بڑی رومانیک علاقہ ولاچیا)² اور ہنگری³ کا دفاعی اتحاد وجود میں آ گیا اور ان سب کی متحدہ افواج پر مشتمل ایک لشکر جہاد میں داخل ہو گیا اور نہ کی طرف بڑھا۔ دریائے مرزا⁴ کے کنارے چڑاگا و میں محاصرہ کی جنگ ہوئی۔ عثمانی فوج نے مسیحیوں کو ہجرت کا کہنت دی اور یو پی کنوؤں نے ہڑے کی شہر پر سرب کی درخواست کی جو سلطان مراد نے قبول کر لی۔

ادھر اللہ تعالیٰ کی رضا یہ تھی کہ سلطان مراد اول کو اس کی پارکا و میں شہادت کی عظیم سعادت حاصل ہو و چنانچہ مصیبت الہی سے



دریائے مرزا



مسجد عادی شریک (مراتید)

1 سربیا، بلقان کی بہتر سربیا کی آبادی 1989ء میں تقریباً ایک کروڑ تھی۔ سربیا نے 1978ء میں ترکی سے آزادی حاصل کی۔ سربیا اور آسٹریا کی مص سے باعث پہلی جنگ عظیم (1914-1918ء) پہنچی۔ جنگ ختم ہونے پر سربیا کو ٹھیک شدہ جو کوسلاویہ میں ضم کر دیا گیا۔ 1901-02ء میں چوگوسلاویہ کی چھ میں سے چار بہتر ریازں نے طبعی کا اعلان کیا تو سربیا کے فوجی تربیت یافتہ سرب کریشا سے مسئلہ تصادم، بوسنیا کی غاصبگی اور کوسوو میں الالبانی قوم پرستی کو دبانے میں طبعی سے (آکسفورڈ انکشافی ریلٹس) (1322ء)۔ حقیقت یہ ہے کہ 1992-95ء میں چوگوسلاویہ کی سرب نڈافونج اور سربیا بوسنیا کے سرب وراثت گردوں نے لی کر بوسنیا کے مسلمانوں کا وحشیانہ طور پر قتل عام کیا اور تقریباً 7 لاکھ بوسنیائی مسلمان شہید کر دیے گئے۔ یکم 1999ء میں سربیا کی فوج نے کوسو کے خیریت پناہ مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ چوگوسلاویہ کی کہنت وراثت پر اپریل 1992ء میں سربیا و مونی ٹھکر کا جوہد ق قلم ہوا تھا، جون 2005ء میں مونی ٹھکر اس سے الگ ہو کر آزاد ملک بن چکا ہے۔

2 اخلاقی (ولاچیا): جنوب مشرقی یورپ کی یہ سابق ریاست دریائے ڈینیوب اور کوسو و نسلوینین ہٹس کے بائیں واقع ہے۔ 1861ء میں دالینیا نے ملکہ یو کے ساتھ اتحاد کر کے نکات رومانیکٹیل دی۔ (آکسفورڈ انکشافی ریلٹس و تفسیری مس: 1626)

3 ہنگری: اوٹلی یورپ کے اس ملک کو ہنگری زبان میں (Magyarország) کہا جاتا ہے۔ اسے 19ویں صدی عیسوی میں ملکہ روم نے آباد کیا تھا۔ ملکہ بادشاہت کو 18ویں صدی (یسوی) میں ترکوں نے اور 17ویں صدی (یسوی) میں آچس برگ سلطنت (آسٹریا) نے فتح کر لیا۔ 1918ء میں آسٹریا ہنگری سلطنت کی کہنت وراثت کے نتیجے میں ہنگری آزاد ہو گیا۔ اس کا دار الحکومت بودا پسٹ و شرواں بودا اور پسٹ کا مجموعہ ہے۔ اس کی آبادی ایک کروڑ 6 لاکھ ہے (1990ء)۔ (آکسفورڈ انکشافی ریلٹس و تفسیری مس: 694)

4 دریائے مرزا (Maritsa): یہ دریائے یغاریہ کی پراثریاں سے نکل کر جنوب مشرقی کو بہتا ہے اور پھر جنوب کی طرف ترکی و نازن سرحد کے ساتھ ساتھ بہتا ہے پھر انجمن میں آتا ہے۔

یونٹیا میں تاریخ انسانی کا سب سے وحشتناک قتل عام

سریلاکروٹیا اور موئنہ جیرو سے گہری تاریخی رباست یونٹیا ہرزنگوہا پر 1000 تا 1200 ق م تک رہا۔ 1463ء میں اس پر ترک قابض ہوئے۔ وہ اسے ہندو پرست کہتے تھے۔ یونٹیا ہرزنگوہا کا دارالحکومت سرائیو ہے۔ اس کا بانی یعنی ایک اسیان تھا، تاہم کچھ معنوں میں اسے نازی خسرو ایک نے تعمیر کرایا۔ خسرو ایک سلطان باجیہ تائی کا کوا سا تھا۔ وہ 1521ء میں یونٹیا کا گورنر بنا۔ 1525ء میں اس نے یونٹیا کا آخری کسی دارالحکومت ایسا (Jaoe موجودہ جیلاوفا) فتح کیا اور 1541ء میں موئنہ جیرو کی ایکے کم میں اس نے شہادت پائی۔ 1878ء میں یونٹیا ہرزنگوہا پر آسریا کا قبضہ ہوا اور پہلی جنگ عظیم کے بعد اسے یوگوسلاویہ میں شامل کر دیا گیا۔ یونٹیا ہرزنگوہا نے 15 اکتوبر 1991ء کو یوگوسلاویہ سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور 29 فروری 1992ء کے ریفرنڈم نے اس کی آزادی کی توثیق کر دی۔ اس پر سرہوں نے یونٹیا مسلمانوں کے قتل و غارت کی منظم شروع کر دی۔ 96-1992ء میں سرب دہشت گردوں اور کرٹ ملیشیا نے ہترین دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یونٹیا ہرزنگوہا میں نسلی دھماکی کی کم کے تحت لاکھوں یونٹیا مسلمان شہید کیے اور ہزاروں مسلم خواتین کی عصمت دری کی۔ آخر کار یونٹیا سرہوں کے حملوں پر نیٹو کی ”مہادی“ کے بعد 14 دسمبر 1995ء کو جہاں میں ”اس معاہدہ“ پر خطہ ہوئے۔ معاہدے کے تحت یونٹیا ہرزنگوہا پر اب مسلم کرٹ لپہ رہائش اور چھوٹا سرب (سرب جمہوریہ) کا اتحاد ہے جس کی اجتماعی صدارت پر منتخب مسلمان سرب (گریک آرتوڈکس عیسائی) اور کرٹ (کیتھولک عیسائی) نمائندے ایک ایک سال کے لیے فائز ہوتے ہیں۔ اگست 2001ء میں اقوام متحدہ کے رپورٹل نے یونٹیا سرب جنرل راڈیلا فکے کرٹ کو سربین کا کے مسلمانوں کے قتل عام کا مجرم قرار دیا۔ یونٹیا ہرزنگوہا میں مسلمان 38 فیصد، سرب 40 فیصد اور کرٹ 22 فیصد ہیں (جبکہ 1992ء سے پہلے یہاں مسلم آبادی 45% فیصد تھی اور سرب 31.5 فیصد اور کرٹ 17 فیصد تھے)۔ اب یونٹیا ہرزنگوہا کی کل آبادی 38 لاکھ ہے جو 1991ء میں تقریباً 44 لاکھ تھی۔ (ورلڈ ایٹلیمک 2002ء)

سریلاکروٹیا سابق صدر سلو یوان مکتوویک جس پر ایک (نہرو لیٹل) میں جنگی جرائم کے رپورٹ میں مقدمہ چل رہا تھا، 11 مارچ 2006ء کو جیٹ میں دوران تراسٹ انتقال کر گیا۔ مکتوویک کی حکومت، افواج، انتہائی جنس اور دہشت گرد سرب جنگیوں نے 2 لاکھ سے زیادہ یونٹیا مسلمان شہید کر دیے تھے۔ 30 ہزار سے زیادہ مسلم خواتین اغوا کر لیں اور ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ یونٹیا مسلمانوں کو اجتماعی کیتھوں میں بند کر دیا جو پورے ملک میں 600 کی تعداد میں قائم کیے گئے تھے۔ اس حملہ اور دہشت گردی کی مثال تاریخ میں یہاں توں کے زیر اہتمام ’یو یو انٹیشن‘ کے حملہ کے سوا کہیں نہیں ملتی۔ اس دوران میں 26 لاکھ یونٹیا مسلمانوں کو ہجرت کرنا پڑی۔ 15 لاکھ ملک سے باہر چلے گئے اور 10 لاکھ یونٹیا کے اندر ہی ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ خالوں نے سرائیو کے چار سالہ محاصرے کے دوران میں 12 ہزار مسلمان شہری شہید کیے حتیٰ کہ آزاد یونٹیا کے نائب وزیر اعظم ہوائی ڈے سے شہر چائے ہوئے سرب دہشت گردوں کی کولہ باری سے شہادت پا گئے۔ نگر نام نہاد آزاد دغا اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے کالوں پر جن تک نہ رہیں۔ جولائی 1995ء میں تین لوں کے اندر سر بریٹکا میں 10 ہزار سے زیادہ افراد شہید کر دیے گئے اور یونٹیا کے مختلف حصوں میں مسلمان شہداء کی جوا جاتی قبریں دریافت ہوئی ہیں، ان سے 25 ہزار سے زیادہ انسانی ڈھانچے دریافت ہو چکے ہیں۔ اس قتل عام کے اصل ذمہ دار یونٹیا سرب جنگی منصوبہ ساز رادوان کراچک اور جنرل راجکو ڈاک کو اکی تک گرفتار کر کے جنگی جرائم کے رپورٹل (جیک) میں پیش نہیں کیا جا سکا۔ (اٹھ جان کویت، 20 صفر 1427ھ، 20 مارچ 2006ء، ص: 34)

تاریخ میں یوٹیکا کے اندر بھی کوئی سرب ریاست قائم نہیں ہوئی تھی، تاہم متحدہ یوگوسلاویہ (1918 تا 1991ء) کے زمانے میں نسل کشی کے باعث یوٹیکا کے اندر سرب جیٹائیوں کی آبادی 1.6 فیصد تک پہنچ گئی تھی۔ یوگوسلاویہ کی شکست و ریخت شروع ہوئی تو یوٹیکا کے سربوں نے یوٹیکا کا بیشتر علاقہ چھوڑنے کے لیے مسایہ سربیا (یوگوسلاویہ) کی مدد سے مسلح اور منظم ہو کر "یوٹین سرب اسٹیٹ" قائم کر لی۔ 12 مئی 1992ء کو کوسووی کے 16 ویں اجلاس میں فوٹو اسر سرب لیڈر رادوان کاراچک نے اعلان کیا: ہم ایک متحدہ ریاست میں نہیں رہ سکتے... سرب اور کوسووی اپنی شرع پیروائی کے پیش نظر یوٹپ میں اسلام کے دخول پر قابو نہیں پا سکتے۔ میں متحدہ یوٹیکا میں پانچ چھ سال کے اندر مسلمانوں کی آبادی 5 فیصد سے بڑھ جائے گی۔" اسی خوف کے تحت مسلح سرب دہشت گردوں نے مسلم زمینداروں اور شہروں پر حملے شروع کر دیے جبکہ ان کے پاس بیٹھیں سمیت سربیا کی فوج کا فراہم کردہ چار طرح کا اسلحہ تھی کہ میارے بھی تھے۔ اور یوٹپ کی مسلمان کم و بیش بیٹھے تھے۔ روز بروز دہشت گردوں کے بھول "مسلمانوں کی نسلی دھواڑی" کے لیے ان کا قتل عام کیا گیا اور "دہشت و تکفیر کے ایسے مظاہرے کیے گئے کہ جنم ٹھکانے بھی نہ دیکھے تھے۔ اس قتل عام سے متعلق جن کو اور جرأت مند مغربی صحافیوں نے لکھا وہ لکھی اور "لی موڈ" (پیرس) کی تاہلہ فلورنس ہارٹ مین کی رپورٹیں چشم کشا ہیں۔ ان کے چند اقتباسات ملاحظہ کیجیے

① "دلفی گراڈ" (Visegrad) میں میان لوک کے دستے نے یوٹپوں اور بچوں سمیت ہتھیاروں کو کھانوں میں بند کر کے زندہ جلا دیا اور دریائے ڈیونا پر خوبصورت چھائی چل پر سے اس قدر انسانی اڈھیں دریا میں پھینکی جاتی رہیں کہ ان سے دریا کا پانی سرخ ہو گیا۔

② اسی دریا کے پانی کی جانب فوچا (Foca) کے ایک خصوصی کیمپ میں مسلمان عورتوں اور لڑکیوں کی رات رات بھر آبروریزی کی جاتی رہی تھی کہ وہ پاگل ہو جائیں اور انہیں خودکشی کر لیتیں۔ یہ ظلم ان سرب دہشت گردوں نے کیا جن دن بھر "مسلمانوں کا قتل عام کرتے، پھر شام کو شراب کے گئے میں دھت ہو کر رات بھر ان مظلوم عورتوں سے اپنی بھٹی نکلیں کرتے تھے۔

③ اوبار کا بھی ایک قتل گاہ تھا جہاں سرب دہشت گرد "مسلمانوں کو" قتل کر کے، انہیں غیر انسانی اڈھیں دیتے، ان کے اعضاء کاٹ دیتے اور ان کو وحشتانہ طور پر پھینکتے تھے۔ یہاں ایک قیدی کو دوسرے قیدی کے ساتھ ایک ایسا شرمناک قتل کرنے پر مجبور کیا گیا جو ناقابل بیان ہے اور اس واقعہ کی تفصیل روکنے کے لیے اس کے من میں کیڑے ٹپس دیا گیا تھی کہ وہ شہید ہو گیا۔ ایک شریفل میں ایک گادہ نے بیان کیا کہ اس دہشت گرد مظاہر کو دیکھنے والے سرب سپاہیوں لگتا تھا جیسے کسی قتل میں داد دے رہے ہوں۔ ان سبھی ظالموں نے اپنا ہینٹ پیٹر کا تہوار اس طرح منایا کہ سب سے پہلے مسلمان قیدیوں کے گھٹے کاٹ کر انہیں شہید کرتے رہے، ان کے جسموں میں گولیاں اتارتے رہے، پان کو پھینکے ہوئے گائندوں کے ساتھ بائدھ کراڈیت تاک موت سے دو چار کرتے رہے۔ اوبار کا کیمپ کے کاغذی ریکارڈ میں لکھا ہے کہ اب سربیا کو دہشت گردوں نے قتل عام کرتے رہے۔

④ ایک گاؤں میں کروٹ جیٹائیوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کو کھنڈروں میں بند کر کے انہیں آگ لگا دی۔ اس سے پہلے سربوں نے سب قلم زور تک کے باغیہ سرب مسلمانوں پر کیا تھا۔

⑤ کراڑم، لوکا اور سوہیکا کے ارد گرد کی کیمپوں (Concentration Camps) میں بھی سربوں نے مسلمانوں کا وحشتانہ قتل عام کیا جبکہ کروشوں نے یہ درندگی ڈرنگ کیمپ میں، چرانی۔ سربوں نے ہجرت اور گورنری اور کروشوں نے مشرقی سوئٹزر کے فوٹین محاصرے کیے رکھے۔ کھلی ہینا، بریکو، بوسنکا، شا مک، کھوچ اور فلاسینکا میں دہشت اور درندگی کا رائج رہا اور مسلمانوں کے ہزاروں دیہات ملیا میٹ کر دیے گئے اور دنیا کی انھروں کے سامنے سائے تھے جن پر کیمپ سرائیو کے مسلمانوں کو جاتی، ہمارا کت سے دو چار کیا جا رہا جہاں سرب جیل رانگو ہاڈک نے اپنے توہینوں کو پانچوں پان کی آخری حد تک "قتل و غارت کی تفتش کی تھی۔

⑥ سرکا ڈائی قصبہ مارچ 1993ء میں سربوں کے ہاتھ لگا۔ اس سے پہلے سال بھر میں وہاں کے 776 مسلمان شہید ہو چکے تھے۔ سرکا کے ایک سکول میں فلاسینکا سے آئے ہوئے مسلمان یتیم تھے جن میں زیادہ تر عورتیں، بچے اور بوڑھے تھے۔ خونخوار سربوں نے سکول پر بمباری کر کے

70 افراد شہید کر دیے۔ سرسکا کی ایک زیرک مہم جو مسجد میں کامیاب کا کے مسلمان پناہ گزین تھے۔ ان میں بھی زیادہ تر عورتیں تھیں۔ بچے اور بوڑھے تھے۔ سرسکوں کی بمباری سے 75 افراد شہید ہو گئے۔

© سرسکا میں سرسکوں نے صرف پانچ دنوں میں 8 ہزار سے زیادہ مسلمان شہید کر ڈالے جبکہ تین برسوں کے دوران میں مزید ہزاروں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔ ان شہداء میں سرسکا سے آکر یہاں پناہ لینے والے بھی شامل تھے۔ 11 جولائی 1986ء کی رات سرسکا کے تقریباً 30 ہزار مسلمان پولوستانی میں ڈنچ ٹائٹن کے پاس پناہ لینے کے لیے نکلے اور جب وہ شہر کے 6 کلومیٹر شمال مغرب میں پولوستانی گاؤں کے پاس پہنچے تو مسلح سرب دہشت گردوں نے انھیں آن گھیرا۔ انھوں نے ہورٹن اور بچے الگ کر کے (سات ہزار سے زائد) مردوں اور لڑکوں کو دھننا نہ طور پر شہید کر دیا، حالانکہ اقوام متحدہ نے سرسکا کو "محفوظ پناہ گاہ" قرار دے رکھا تھا۔ ستم یہ کہ اس "محفوظ پناہ گاہ" کی حفاظت پر مامور ڈنچ فوجی اس قتل عام کو قیام پذیر ہوتے دیکھتے رہے (بلکہ ڈنچ کمانڈر سرب کمانڈر کے ساتھ ڈنچ فوج میں مصروف رہا۔ ڈنچ فوجیوں نے جو ایک ایکٹریک بیڑی ٹیکٹری میں قہم تھے، پولوستانی کی قتل گاہ سے بچ کر آنے والوں کے لیے ٹیکٹری کا گیت کھولنے سے انکار کر دیا بلکہ انھوں نے مردوں کو خواتین سے الگ کرنے میں قائل سرسکوں کا ہاتھ بنایا۔

دراصل یوسٹیو مسلمانوں کے سرسکا سالانہ قتل عام کے وقت یوں گھسے ہوا کہ "بین الاقوامی برادری" نے سرب قاتلوں کے ساتھ گلہ جوڑ کر رکھا تھا (جیسا کہ یورپ اور لندن نے کیا) یا تماشائی بنی رہی تھی کہ اس نے یوسٹیو مسلمانوں کو اسلئے کی فراہمی پر پابندی لگا دی تاکہ وہ ظالم اور خونخوار سرسکوں کے خلاف موثر مزاحمت نہ کر سکیں۔ اصرار نہ ہوا دیکھا کہ سرسکا کے خونخوار صدر رڈوان کرانچک کا لندن یا جینوا کے ایجنٹوں میں اشتہار ڈیڈ اوڈن اور لارڈ کینٹن (برطانوی) اور سائرس ہانس (امریکی) جیسے دنیا مارتے تھے جو اسے جنگی مجرم ٹھہرا بلکہ ایک "بیاستندان" خیال کرتے ہوئے اس سے مذاکرات کرتے تھے۔ (یونین انٹیلیجنٹ نیوز رپورٹ 12 جولائی 2007ء اور 18 اگست 2007ء)

دعا نے سرسکا

یونیا کے مشرقی شہر سرسکا سے 6 کلومیٹر شمال مغرب میں پولوستانی گاؤں کے پاس 7 ہزار مسلمان شہداء کی یادگاری لوح نصب ہے جس پر یونین انٹیلیجنٹ نیوز رپورٹ "دعا نے سرسکا" مرقوم ہے: "(ترجمہ)" "اے ہمارے رب! تم تھے سے علم میں رحمت اور انصاف میں زندگی اور ماحول سرسکا پر ماؤں کے آنسوؤں میں چھپی دعا کا سوال کرتے ہیں، یہ کہ ایسا سانحہ دوبارہ نہ ہو۔ اے حالات بدلنے والے! ہمارے حالات بدل کر بہتر کر دے۔ اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ بے گناہ قریبیوں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔"

(یہ دعا نے لوح 11 جولائی 2001ء کو نصب کی گئی)



70 افراد شہید کر دیے۔ سرسکا کی ایک نیر کوہ مسجد میں کامیگا کے مسلمان پناہ گزین تھے۔ ان میں بھی زیادہ تر عورتیں، بچے اور بوڑھے تھے۔ سرسکوں کی بمباری سے 175 افراد بھیج دیے گئے۔

© سرسکا میں سرسکوں نے صرف پانچ دنوں میں 8 ہزار سے زیادہ مسلمان شہید کر ڈالے جبکہ تین برسوں کے دوران میں مزید ہزاروں شہادت سے متکثر ہوئے۔ ان شہداء میں سرسکا سے آکر یہاں پناہ لینے والے بھی شامل تھے۔ 11 جولائی 1995ء کی رات سرسکا کے تقریباً 30 ہزار سچے مسلمان پٹوختاری میں ڈنچ ٹانگیں کے پاس پناہ لینے کے لیے لکھ اور جب وہ شہر کے 8 کلومیٹر شمال مغرب میں پٹوختاری گاؤں کے پاس پہنچے تو مسلح سرب دہشت گردوں نے انہیں آن گھیرا۔ انہوں نے عورتیں اور بچے الگ کر کے (سات ہزار سے زائد) مردوں اور لڑکوں کو ہتھیاروں پر شہید کر دیا۔ حالانکہ اقوام متحدہ نے سرسکا کو "محفوظ پناہ گاہ" قرار دے رکھا تھا۔ "تم یہ کہ اس" محفوظ پناہ گاہ کی حفاظت پر مامور ڈن فوجی اس قتل عام کو قلعہ بنے ہوئے دیکھتے رہے (بلکہ ڈنچ کا طرہ سرب کمانڈر کے ساتھ ناؤ نوش میں مصروف رہا)۔ ڈنچ فوجیوں نے جواک ایک ایکڑ بڑی چٹھری میں شتم تھے، پٹوختاری کی قتل گاہ سے بچ کر آنے والوں کے لیے چٹھری کا گیت نکولنے سے انکار کرنا یا بلکہ انہوں نے مردوں کو ڈانٹیں سے الگ کر کے میں قاتل سربوں کا ہاتھ بنایا۔

دراصل یونٹوں مسلمانوں کے سردار ایچ می قتل عام کے وقت یوں محسوس ہوا کہ "میں الاقوامی برادری" نے سرب قاتلوں کے ساتھ گھڑ جوڑ کر رکھا تو (جیسا کہ جس اور لندن نے کیا) یا تماشائی بنی رہی تھی کہ اس نے یونٹوں مسلمانوں کو سلسلے کی فراہمی پر پابندی لگا دی تاکہ وہ عالم اور محفوظ اور سربوں کے خلاف مؤثر مزاحمت نہ کر سکیں۔ اور ہر نام نہاد سچا سرب سرسکا کے جو خونخوار صدر راڈوان کرانیک کا لندن یا پٹوختاری کے ایوانوں میں اشتیال ڈیڈ اودان اور لارڈ کرنگن (برطانوی) اور سائنس دان (امریکی) جیسے ڈیڈ کرستے تھے جو اسے جنگی مجرم نہیں بلکہ ایک "بیستادن" خیال کرتے ہوئے اس سے زامرات کرتے تھے۔ (یونٹن انٹی ٹیٹ نیوز اپ لوڈ 12 جولائی 2007ء اور 18 اگست 2007ء)۔

دعاے سرسکا

یوشیا کے مشرقی شہر سرسکا سے 8 کلومیٹر شمال مغرب میں پٹوختاری گاؤں کے پاس 7 ہزار مسلمان شہداء کی یادگاری لوح نصب ہے جس پر ریکس اعلیاء یونیا کی طرف سے "دعاے سرسکا" مرقوم ہے۔ (ترجمہ) "اے ہمارے رب! ہم تجھ سے تم میں رحمت اور قضا میں زندگی اور مائید سرسکا پر ماؤں کے آئندوں میں چھپی دعا کا سوال کرتے ہیں، یہ کہ ایسا ساتھ دوبارہ برپا نہ ہو۔ اے حالات بدلنے والے! ہمارے حالات بدل کر بکھر کر دے۔ اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ بے شک تمام تعزیریں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔"

(یہ دعا یوں 11 جولائی 2001 کو نصب کی گئی)



بایزید اول کی فتوحات

مرو اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا بایزید اول 791ھ/1389ء میں تخت نشین ہوا۔ اس کی پوری زندگی بھادنی ستمل اللہ میں گزری۔ وہ ایک کم سے قاریخ ہوتا تو یورپ سے اناطولیہ چلا آتا مگر جلد ہی دوبارہ یورپ کا رخ کرنا بھلائی فتح اس کے قدم پڑتی یا مقبوضہ علاقوں کی تنظیم کو کام انجام دیتا۔ اسی وجہ سے اس کا لقب ”بایزید“ پڑ گیا جس کے معنی ترکی زبان میں ”بکلی“ کے ہیں کیونکہ اس کی فوجی نقل و حرکت بہت تیز ہوتی اور وہ ایک تک و شین پرجانا زل ہوتا اور اس کی مرکز قزوآن تھا۔¹

794ھ/1391ء میں سلطان بایزید نے زبول اللہ ﷺ کی بشارت کے پیش نظر قسطنطنیہ فتح کرنے کی سعی کی مگر اس کے لیے حالات سازگار نہ پائے تو اس نے اپنی افواج کے ساتھ دلا چنچا (جنوبی رومانیہ) پر دھاوا بول دیا اور شاہ دلا چنچا کو ایک ایسے معاملہ سے پریشان کرنے پر مجبور کر دیا جس کے تحت اس نے سلطنت اسلامیہ کی سیادت تسلیم کر سنے ہوئے خراج ادا کرنے کا عہد کیا۔ اس کے عوض اسے اپنی ریاست پر متاقی قوانین کے مطابق حکمرانی کا حق دیا گیا، پھر سلطان بایزید نے ہنگاری پر یلغار کی اور اسے سلطنت جمہوریہ کی ایک ولایت (صوبہ) بنا لیا۔

دوسرا شاہ ہنگاریہ کے بیٹے نے اسلام قبول کر لیا ”علی“ نام پایا، چنانچہ بایزید نے اسے سمسون (Samsun) کا والی بنا دیا (797ھ/1394ء)۔ ان فتوحات کے پیش نظر اٹلی یورپ پر چٹان ہو گئے کہ اس طرح تو یورپ میں اسلام پھیلتا چلا جائے گا، چنانچہ سرینے ڈیوک آف برگنڈی (شرقی فرانس)، آسٹریا اور بوسنیا (جنوبی جرمنی) کے بادشاہوں اور سینٹ جان کے شہسواروں سے اتفاق قائم کر لیا۔ سینٹ جان کے ان شہسواروں کو صلیبی جنگوں کے دوران میں عسکری (فلسطین) سے نکال دیا گیا تھا اور وہ پہلے قبرص، پھر رودس اور پھر مالٹا چلے گئے تھے۔² یورپ کے اس

1 سلطان مرو اول کا دارالعارفین ریاست کرمانیہ (قرمان) کا امیر تھا۔ 779ھ/1377ء میں وہاں میں جنگ ہوئی اور قویہ میں عارف الدین کو بڑی طرح شکست ہوئی۔ مرو نے اپنی بیٹی فیضہ کی درخواست پر عارف الدین کا قصور ساف کر دیا اور اس نے اطاعت قبول کر لی۔ جنگ قویہ میں شہزادہ بایزید نے اپنے مظلوم کی مرمت اور خدمت کی نایب پندہ (بکلی) کا لقب حاصل کیا۔ ”تاریخ ترکی“ ص 31

2 سینٹ جان کے شہسوار (Knight Templars of St. John) کلیسا سے وابستہ صلیبی شہسواریت پندہوں میں سے تھے۔ دو صلیبی جنگوں کے دوران میں شام کے شہر میں آج براسپے تھے۔ صلاح الدین ایلچی کے ہاتھوں سینٹ المقدس کی آزادی کے بعد انہیں علیحدہ سے لکھا چلا۔ اس کے بعد کی جڑ سے بکے بعد دیگر سے ان کا مسکن بنے۔ ان دنوں وہ دنیا بھر میں منتشر ہیں۔ ان کی کوئی ملکیت یا حکومت نہیں لیکن ان کے اجتماعات دکن میں مشہور ہوتے ہیں۔ دی آکسفورڈ انکوائری رپورٹ (ص 788) کے مطابق ”ہیٹس ہیمپڈر“ نامی مسکری و ڈی جی ٹیم 118۰ء میں (سینٹ المقدس بریلیٹی ٹیم کے دوران میں) ”سینٹ“ دیکل ملیٹری کے ٹیمپل شہسوار کی حیثیت سے ایش مقدس کے زائرین کی حفاظت کے لیے قائم کی گئی تھی۔ انہیں برڈم (سینٹ المقدس) میں ٹیمپل ملیٹری (Temple of Solomon) کے مقام پر رہائش دی گئی (کوچا صلیبی ایشیائی اور سید اختر و برائش کے لیے ان کی تعمیل میں دے دیے گئے)۔ اس گروہ کی دستبرد اور تحفظ انوں اور ہائس ہیکرز سے ان کی رعایت کے باعث 1312ء میں انہیں (انڈسٹن میں) بکلی دیا گیا۔

متحدہ فکھر نے شمالی بلخار میں کوپلس کا آن حاصر کیا۔ ادھر سلطان بايز يہ سے خبر نہیں تھا، اس کے فکھر نے تیزی سے ڈکن کو چا لیا۔ عثمانی فکھر کی قیادت میں بن الا ار کر رہا تھا جو یورپ کے ان نو جوانوں میں سے تھا جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ 23 ذی قعدہ 798ھ / 9 ستمبر 1396ء کو کونفر اسلام کا یہ مرکز برپا ہوا۔ حج نے عثمانیوں کے قدم چوسے اور ڈیڑ گھنٹہ آف بریکری اور اس کے کئی سردار مسلمانوں کے ہاتھوں قیدی بن گئے۔ جنگ کوپلس عثمانیوں کی فتح اور بڑی تعداد میں قراشیسی سرداروں کی امیری پر منتج ہوئی۔ ان میں برکات کی کی فتح کا سپہ سالار اور ولی عہد کاؤخنف ڈی قوارمگی شامل تھا۔ اس صلیبی جنگ کو فتح کرنے والے دو بارہ عثمانیوں سے جنگ کرنے نہیں آئے گا، نیز اس نے قذیہ لدا کرنے کا وعدہ کیا اور اس کے بعد قراشیسی سرداروں کی رہائی عمل میں آئی۔ پھر بايز يہ نے کاؤخنف ڈی قوارمگی کی قسم سے آؤد کر کے کارادہ کیا اور اس سے کہا:

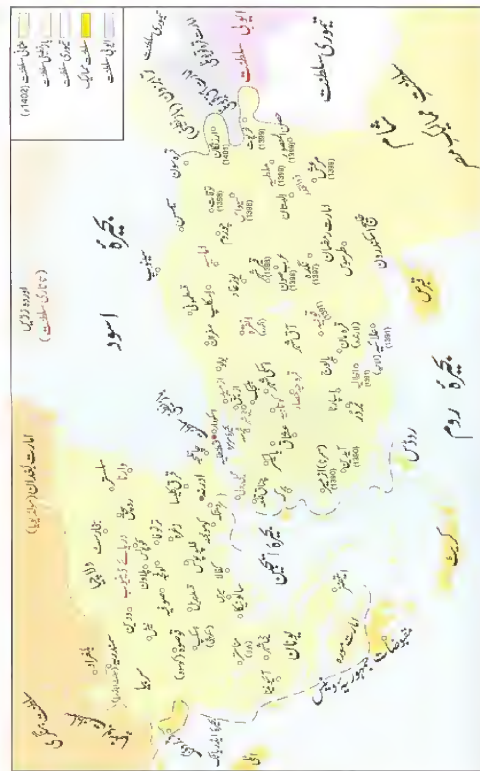
”اے کاؤخنف! جیسا کہ ایک بار پھر مجھ سے جنگ کرنے والوں آؤ گا کہ تمہیں اپنی شکست پر جو خسارہ لگتا ہے وہ جاتی رہے۔ اور یاد رکھو کہ میں تمہاری واپسی سے نہیں ڈرتا۔ مجھے تم سے کوئی ڈر ہوتا تو میں تمہیں رہا نہ کرتا۔ تم جب چاہو لوٹ کر آؤ، مجھے اور میرے فکھرو اپنے سامنے چاہو گے کیونکہ میں چاہا ہی اس لیے ہوا ہوں کہ جو صلیبی حکمران میرے مد مقابل آئیں، میں ان پر حج پاؤں۔“



قلمی آٹا خانہ مسجد (بوسا)

کوپلس کی اس فتح کے بعد سلطان بايز يہ نے اس کامیابی کی خبر خلیفہ متوکل عباسی کو کاہرہ مکہ کی اور طائفہ نے جواب میں سندس کھوت، ملحدہ اور کوار اس کے پاس بھیجی، جس کے معنی یہ تھے کہ اس نے دم کے قانون پر بايز يہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ یوں بايز يہ یہ بادشاہی مقرر ان تھا جس نے سلطان کا لقب اختیار کیا۔ اور بايز يہ میں یہ مسابقت تھی کہ وہ پورے یورپ کو روند ڈالے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔ اس دوران میں مشرق سے تیمور لنگ اپنا تک سلطنت بڑھانے پر آیا اور اس کی وجہ سے فتوحات اسلامیہ کی جڑیں رخت ایک مدت تکہ کی رہی تھی کہ بايز يہ کے بیٹے محمد اول کے ہاتھوں سلطنت عثمانیہ کی وحدت ایک بار پھر قائم ہوئی۔ محمد اول کو محمد چوٹی بھی کہا جاتا ہے اور 781ھ / 1379ء میں پیدا ہوا تھا۔

1۔ ان دنوں امیر تیمور خراسان و ایران میں اپنی حکومت کی بنیادیں مضبوط کر کے اور ترکوں کی کوچانی سے اراغ بونکر جندوستان پر حملہ آور ہوا تھا۔ پھر قصر بدم جنگ کوپلس اور یونان میں عثمانی فتوحات کے بعد غور و خرد وہ چنانچہ اس نے تیمور کو خدا کا کھدا کہ ”بايز يہ بدم نے آپ کے سطرر یا فیوں سلطان احمد عازر اور قرہ یست ترکمان فرماندار نے آؤد را بچان کو بنا دیا ہے، مگر آپ کے خلاف جنگ کا مشورہ دے رہے ہیں، لہذا آپ ایشیائے کوچک پر حملہ کریں اور ہمیں بھی بدم کے بیٹے سے جنگ کریں۔“ اس پر تیمور نے بدم سے دوستی کر کے کا فیصلہ کر لیا۔ تیمور سر قندہ را بچیں چنگا اور بھراؤد را بچان و آرمینیا پر فکھر کی سے فارغ ہو کر دمشق پہلے آؤد را بچہ اس نے بعد از بروز و شیر فتح کر لیا۔ دیرنا سے بايز يہ بدم کا خط طاس میں قراشیسی حکمران کی دعا کی درخواست لکھوا دی تھی۔ اب تیمور نے چلن قدی کی اور بوسا (ترکی) کا حاصرہ کر کے اس پر چھ کر لیا اور بايز يہ کا چنا اور ملزل اور دیگر کھور یں اختیار دلائے۔ فیصل کے ساتھ کھور کی گئی شوق میں زندہ اور کھور کر رہے گئے۔ آخر کھورہ میں تیمور کی پاٹھ لاکھ قوت اور بايز يہ کی ڈیڑھ لاکھ قوت کے مابین غور ع جنگ ہوئی (804-804 ذی الحجہ 804/20 جولائی 1402ء)۔ سلطان بايز يہ کے قتل دھوک کی بے وفائی، سرب اور فرخشی سرداروں کی کودری اور عثمانی قاب پر ہاتھوں کے ساتھ مصلوں کے بیٹے کے بیٹے میں بايز يہ کی قوت تمام ہو گئی۔ اس کا بیاض صلیبی میدان جنگ میں مارا گیا اور سلطان خود اور بیاضی تیمور کے قیدی بنے۔ بايز يہ تیمور کی شدہ قیدی میں آٹھ ماہ بعد وقت پا لیا۔ تیمور نے سوئی کور بایا اور اس سے باپ کی لاش بدور میں لے چاٹھ لی۔ (تاریخ اسلام 17/1 کریم شاہ صاحب آٹا: 459/2-473)



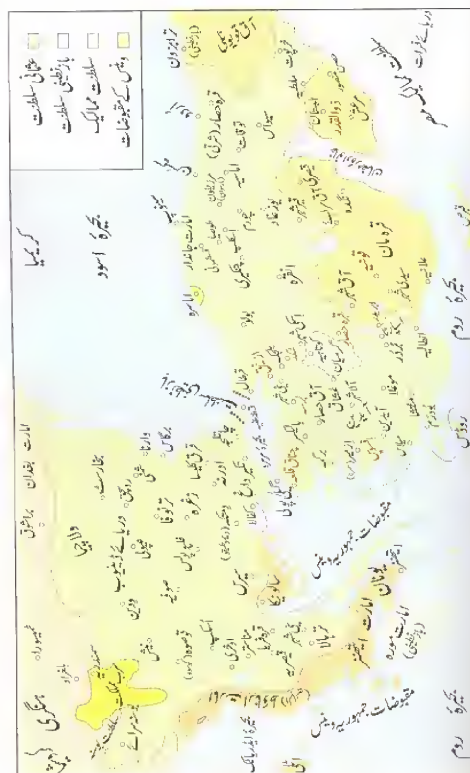
سلطان محمد چلپی کی فتوحات

تجور کے قابضوں دولت عثمانیہ کی شکست کے بعد بایزید کے چند بیٹوں نے اپنی اپنی ریاستیں قائم کر لیں جو کہ قابل ذکر ہیں۔ اس دوران میں سلطنت عثمانیہ زوہر و زوال و حق و باطل کے گھمراہوں میں بہا کر سلطان بایزید نے 816ھ تا 1413ھ میں باشرکت قیصر نے زمام حکومت سنبھالی۔ سلطان محمد علی نے داخلی فتنوں اور تنازعات پر قابو پا کر سلطنت کو زوال سے نکالا اور اس کی وحدت ایک باہر چھپا قائم کر دکھائی۔

[illegible][illegible]



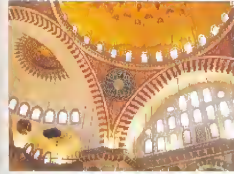
عثمانی سلطنت محمد اول کی وفات (4 مئی 1421ء) کے وقت



سلطان مراد ثانی کی فتوحات

(824ھ - 855ھ / 1421ء - 1451ء)

سلطان محمد اول کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مراد 824ھ / 1421ء میں تخت سلطنت پر بیٹھا، اس وقت اس کی عمر 18 سال تھی۔ اور حکومت سنبھالنے ہی مراد ثانی ایک مشہور فوج کی تیاری، سلطنت کی مصیبت محکم کرنے اور یورپ کے جاریت پسندوں کی طرف سے عثمانی سرحدوں کی نکلنے پانی کو روکنے میں مصروف ہو گیا تاہم یورپ کی طرف پیش قدمی سے پہلے اس نے کئے کیا کہ تہذیب کے مسئلے کے نتیجے میں ایشیا کے کونک میں سلطنت عثمانیہ کو جس خسارے سے دوچار ہوا پڑا، اس کا ازالہ کیا جائے اور ان علاقوں میں عثمانی اقتدار کو محکم بنایا جائے، چنانچہ اس نے منگول سے باغی سال کے لیے اس کا معاہدہ کر لیا۔ علاوہ ازیں مراد ثانی نے بازنطینی حکمران بیزنٹن ثانی کو تجویز پیش کی کہ اس معاہدے کی تجدید کی جائے جو اس سے پہلے اس کے والد کے عہد میں طے پایا تھا لیکن بیزنٹن نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ معاہدے کے بحسن و خوبی نافذ کی ضمانت کے طور پر اپنے دو بھائی قسطنطین میں رہن رکھوائے۔ عثمانی سلطان نے انکار کیا تو قیصر روم نے وہی دہی کہ وہ اس کے بچے مصطفیٰ کو رہا کر دے گا جو کہ عثمانی تخت کا دعوے دار تھا اور جسے قیصر نے اپنے ہاں قید کر رکھا تھا۔

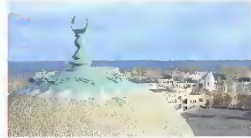


سلطان مراد کی طرف سے بازنطینی مطالبہ مسترد کیے جانے کے بعد بیزنٹن ثانی نے مصطفیٰ کو رہا کر دیا اور دل میں عثمانی کی جانب اس کی بغاوت کا مایہ ہو جانے لگی تو وہ ان تمام بازنطینی شہزادوں کو دھمکیاں لے کر دے گا جن پر عثمانی قابض ہو چکے تھے، چنانچہ اس نے مصطفیٰ کو رنج و کد میں اس سبب کی قیادت میں اس کی جہاز دی۔ مصطفیٰ نے شہر سلیمیہ پہلی کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا جبکہ وہ قلعہ فتح نہ کر سکا، لہذا وہاں ایک قہرلمی دست چھوڑ کر اس نے لشکر کے ساتھ اور ترکی طرف چل پڑی۔

اب مراد ثانی اپنے خاندانی حریفوں سے پہلے پر مجبور ہو گیا۔ اس کے بعد وہ

سلطنت اسلامیہ کی فتوحات کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے وٹس کی فوج کو دناں شکست دی اور 833ھ / رمضان 833ھ / 29 مئی 1430 کو ساوونیکا فتح

مراد ثانی کے باقی بچا مصطفیٰ نے روی فوج کے ساتھ عثمانی سلطنت کے یورپی ممالک پر چل دیل، لہذا مراد کا سپہ سالار دیزدہ پاشا جنگ میں مارا گیا تو مصطفیٰ آجائے (درز دیال) پا کر سکے اٹھائے و کچھ پر حملہ آور ہوا تو مراد سے شکست کھائی۔ مصطفیٰ بھاگا اور سلیمی پہلی سے ہو کر شخصی و قیروہی قابض ہو گیا لیکن مراد نے تہ قہر کے اسے بھر گشت دی، آخر کار مصطفیٰ کو اردن میں کرنا کر کے شہر کے ایک بڑے میں پھانسی دے دی گئی۔ اس کے بعد مراد نے قسطنطنیہ کی طرف باہرست جز (دانی) سے مسلح کر لی، پھر قسطنطنیہ پر چڑھائی کی تیاریاں کیں اور 828ھ / 1422ء میں اس کا محاصرہ کر لیا لیکن قیصر قسطنطنیہ نے مراد کے ہتھلے بھائی مصطفیٰ کو آکر اڑھائے کئے کچھ میں بغداد کی راہی فرماؤ کہ قسطنطنیہ کا محاصرہ چھوڑ کر اور آؤ، پڑا۔ مصطفیٰ شکست کھا کر حقل اول ہوا۔ آخر کار 828ھ میں سلطان مراد نے قیصر سے 30 ہزار ڈکات ملاؤ فرما دی اور کئی اہم مقامات۔ لے کر کسج کر لی (تاریخ اسلام، البحر شاہ خاں نجیب آبادی - 484-48212ء) پورے ڈکات (Ducat) ایک طائی سکے تھا جو اردن دھلی میں پھرتی پہلی ٹھوس میں رائج تھا۔ (کنسٹنڈینولس رطرس، انٹرنی)



کونستانتینوپل (رومانیہ) کی ایک مسجد کا خوبصورت منظر



قرامان (ترکی) کا کتب خانہ

کرلیا، بھاریائیہ میں اپنی فوجیں داخل کر دیں۔ دوسری اٹا اٹا (دلا چیا) کے حکمران نے سالانہ جزیے کی ادائیگی پر اطاعت کر لی (835ھ - 837ھ / 1431ء - 1433ء)۔ اس کے بعد سمندر (سینٹ اینڈریو) کی فتح میں آئی جو کہ بلغراد کے قریب واقع تھا (843ھ / 1439ء)۔ پھر اس نے بلغراد کا محاصرہ کر لیا مگر جب یہ خبر ملی کہ پاپائے روم نے یورپی ملک و امراء کو سلطنت عثمانیہ کے خلاف صلیبی جنگ کی دعوت دی ہے تو اسے محاصرہ اٹھا کر چلا۔ پاپ کی دعوت کے جواب میں شاہ اراگون، دینیز، الفونسو، شاہ پرتگیزی و پینینز ایبھیاس جی اور بیان بیلاڈی حکمران فرانسو بیلا نے ایک کرا اور سکسی، برٹنی، ملک چیک، لائبین (روم)، فرانس، ہنگری، قرامان اور دلاچیا کی فوجیں بھی ان سے آئیں۔ بیلاڈی کی قیادت میں اس فوج نے کراچی کو اس کے خلاف حملہ فوجات حاصل ہوئیں، موصو اس وقت جب سلطان مراد جانی نے سلطنت کی پاک دور اپنے بیٹے محمد ثانی کے سپرد کر دی تھی (جہاں الا دلی 848ھ / 1444ء)

1. سمندر (Smederevo): یہ بلغراد سے 45 کلومیٹر جنوب مشرق میں دریائے ڈینیوب کے دائیں کنارے واقع ہے جہاں ڈینیوب اور دوہ پائے سمندر کے علم سے گزرتی تھی۔ یہ شہر سلطنت بلغاریا سے منسوب تھا، چنانچہ سرب زبان میں "سمندر" (سمندر) یا "اسمن اندریا" سے مراد ہے "کھنڈ اینڈریا"۔ یہاں سے سلطان مراد ثانی اپنی فوجیں (سرب) میں داخل ہوئے سے رک سکے تھے۔ (دیکھیں پینینز)
2. بلغراد: سرب زبان میں اسے Beograd (سلیو شہر) کہتے ہیں۔ یہ (سابق) کوکوسا اور (موجودہ) سربیا کا دار الحکومت ہے جو دریائے ساروا اور ڈینیوب کے علم پر واقع ہے۔ اس کی آبادی تقریباً 15 لاکھ ہے (آکسفورڈ انٹرنیشنل ریلیز فکشنری، 131)۔ ترک اسے زمانے میں اسے بلغراد یا دارالحکومت کہتے تھے۔ دسویں صدی عری میں شہر کی مسلم آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ آبادیاتی گارجان ہے کہ بلغراد میں 38 ہزار مسلمانوں کے اور 11 غیر مسلموں کے تھے۔ 90-1688ء اور 39-1718ء میں بلغراد سربیا کے قبضے میں رہا۔ 1667ء میں بلغراد سربیا کے جانے کر دیا گیا۔ مسلمان یہاں سے ہجرت کر گئے اور بیشتر کرائی برد (پیشیا) میں آباد ہو گئے۔ (امرو دائر، معارف اسلام، 816/4-821)
3. نیپلز: یہ اٹلی کے صوبہ کیمپا نیا کا دار الحکومت ہے اور اٹلی دار الحکومت روم کے جنوب میں "پینینز" پر واقع ہے۔ یہ اٹلی کی دوسری بڑی بندرگاہ ہے۔ ابھی میں پشتر سلطنت نیپلز و ہسپانی کا دار الحکومت رہا ہے۔ کن دوسر نیپلز ریاست اراگون (اسپین) کے ماتحت تھا۔
4. قرامان: ترکی کا پہلی نام کے ایک سلیط کا صدر مقام ہے۔ اس شہر کا قدیم نام "الاندرا" ہے۔ یہ قریب کے جنوب مشرق میں 38 میل دور ہے۔ سلیط ثانی (قرمان علی) کی جدود برقی رہی ہیں۔ بعض اوقات لائیو (قرمانیہ) کہلاتا اور عدلیہ تک ذوقی اناطولیا کو قرامان یا قرمانیہ کے نام سے یاد کیا جا چکا تھا۔ کئی عہد میں عروج میں صدی کی دہائی میں ترکمان سردار کریم الدین قرامان نے یہاں خود کشی حاصل کر لی۔ ترکمان سترہویں صدی میں آئی سرانے آئی شہر قریب قیر شہر تھے یہ رنگہ کی خانوں پر مشتمل تھا۔ کئی دور میں مولانا جمال الدین زیدی کے والد بھلا الدین ولد خراسان سے ترک وطن کر کے لاندرو پہلے آئے تھے اور دین 623ھ / 1225ء میں عل الدین زیدی نے شادی کی۔ پندرہویں صدی میں صوبی کے لوگ میں قرامان و طوغطانان نے قریب کے بجائے لاندرو کو اپنا نئے تخت بنا لیا۔ 1467ء میں سلطان محمد ثانی کے عہد میں لاندرو عثمانی ترکوں کا تختہ ہوا اور پھر 1486ء میں یازید ثانی نے اس سار سے علاقے کو سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لیا۔ اس کے بعد لاندرو کا نام قرامان ہو گیا۔ (امرو دائر، معارف اسلام، 16-5/2-8)



بغداد کی بندرگاہ (تقریباً 2007ء)

اور اس وقت محمد ثانی کی عمر ساڑھے اٹھارہ سال سے زیادہ تھی۔¹

سلطان مراد کی امور سلطنت سے علیحدگی کے بعد ایسا ہونا فطری امر تھا۔ اسی لیے کاراغلین جساری نے طرابلس² و تونسی ایٹم علاقوں کو یہ بیٹام بھیجا تھا کہ اس نے ترکوں سے جو معاہدہ کیا تھا، وہ اسے توڑ سکتا ہے کیونکہ یہ معاہدہ (بقول اُس کے) ”کافروں (مسلمانوں) کے ساتھ طے پایا تھا اور آپ نے ایسے معاہدے کو باطل قرار دیا ہے۔“ اس کے نتیجے میں تونسی، پلینڈر، جزیری (المانیہ)، فرانس، وٹس، بازنطینی سلطنت، پاپائے روم اور برٹنی سب متحد ہو گئے اور

یوں 1444ھ 848ھ میں سلطنت عثمانیہ پر پانچواں سلیبی حملہ عمل میں آیا تاکہ اسے شکست سے دوچار کیا جائے۔ یہ سلیبی لشکر جس کی کمان ایٹم علاقوں اور بلیڈی کر رہے تھے، سلطنت عثمانیہ کی حدود میں دیر پا اور دانا³ کے قریب تک رسد کے معاملے پر جھگڑ گیا۔ انھوں نے دوین⁴ اور دیگر چاس کے قلعوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی تو دونوں شیروں میں لڑتے ہوئے۔

اس دوران میں اورنگ میں سلطنت کی مجلس شوریٰ متفقہ ہوئی اور سلطان محمد ثانی کے سامنے یہ قرارداد پیش کی گئی:

”ہم دشمن کے حملے کو اسی صورت میں پسپا کر سکتے ہیں کہ امور حکومت آپ کے والد کو منپ دینے ہائیں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ اپنے والد کو بیٹام بھیجیں کہ وہ لوہڑا کر دشمن کو زندان میں جواب دیں اور صلیبوں کے مقابلے میں جب یہ ہم یا یہ شکیں کو ہتھی جائے تو آپ پھر سلطنت کے حصے لے لیتے گا۔“



در بے آیتیں یہ 19ین شہزادہ کا قلعہ آباد جا

اس قرارداد کو پڑھ کر محمد ثانی نے شخصی مقام پر حق مذاکرہ ترجیح دیتے ہوئے اپنے والد کو لکھا کہ آپ اور والدین آکر امور حکومت سنبھالیں لیکن اس کے والد نے اسے اسے انکار کر دیا۔ اس پر محمد ثانی نے اسے ایک پڑھت خلا بھیجا جس میں لکھا تھا: ”اگر ہم بادشاہ ہیں تو ہم آپ کو حکم دیتے ہیں کہ اپنا لشکر لے کر آئیں، اور اگر آپ بادشاہ ہیں تو بھی آئیں اور آ کر اپنی سلطنت کا دفاع کریں۔“

اس طرح خود کے نتیجے میں مراد ثانی کے پاس کوئی چارہ نہ رہا اور اس نے طرک کی آواز پر لبیک کہا۔ وہ تیزی سے اورنگ پہنچا۔ اس نے اپنے بیٹے محمد ثانی کو

1 سلطان محمد ثانی رجب 837ھ 1 اپریل 1429ء میں پیدا ہوا تھا (اردو دائرہ معارف اسلامیہ: 358/39)۔ اس لحاظ سے 848ھ 1444ء میں پہلی بار تمام حکومت سنبھالنے وقت محمد ثانی کی عمر 19 سال سے زائد ہو گئی۔

2 بولونا (Bologna): یہ شمالی اٹلی کے صوبہ ایمیلیا (Emilia) کا دار الحکومت ہے۔ لیکن یہاں بولونا سے مراد دو علاقہ ہے جسے ترک نو رتھن کی کتب میں بار اورنگ لکھا گیا ہے۔ آٹلی اسے پلینڈر (عربی میں بلندہ) کہا جاتا ہے۔

3 وارنا (Varna): یہ شرقی بلغاریہ میں بحیرہ اسود کے کنارے واقع ایک شہر ہے۔

4 دوین (Vidin): یہ بلغاریہ کا ایک معروف شہر ہے جو شمال مغرب میں رومانیہ و بلغاریہ کی سرحد پر دریائے ڈینیوب کے کنارے واقع ہے۔

حکومت سے الگ کیے بغیر ۹۰ ہزار کا تخمینہ جمع کیا اور دارنا میں ہجیرہ کا اسود کے کنارے خیمہ زن و شہن کی طرف یلغار کی (شعبان 848ھ / نومبر 1444ء)۔ دارنا کی جنگ میں لیا ساس اور کارڈا تیل جہاز چلی مارے گئے اور بیٹا ڈی نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ اسی نوے ہزار میں کافی قید ہوئے۔ ۲۰ ملکانہ نے شہادت پائی۔ شہداء میں بھگت بیک تروہچ پاشا بھی شامل تھا جو سلطان مراد ثانی کا داماد تھا۔

اس فتح عظیم سے پوری سلطنت عثمانیہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اپنا صرف سلطنت عثمانیہ ہی میں نہیں ہوا بلکہ پورا عالم اسلام اس خوشی میں شریک بنا۔ جب فتح دارنا کی خبر قاہرہ پہنچی (22 ذی الحجہ 848ھ / یکم اپریل 1445ء) تو مصر کے ملک سلطان چلتاق نے فخر و کرم کیا کہ عباسی خلیفہ کے نام کے بعد سلطان مراد کا نام لیا جائے اور ملک مصر میں عثمانی شہزادہ کی درجنوں کے لیے دعا مانگی جائے، نیز اس فتح پر پورے مصر میں جشن برپا ہوا۔ سلطان مراد ثانی اپنے بیٹے محمد ثانی کے حق میں حکومت سے دست بردار ہو گیا تھا، پھر بیٹے کے مطالبے پر اس نے بڑی سرعت سے زمام حکومت واپس اپنے ہاتھ میں لے لی تھی اور عثمان اسلام کو شکست دے کر اناطولیہ لوٹ آیا تھا۔ اس کے بعد محمد ثانی کے خلاف بعض چھوٹی چھوٹی فوجیں ہوئیں تو مراد ثانی کو ایک بار بھر حکومت سنبھالنی پڑی۔ اپنے دوسرے بیٹے کے دوران میں اس نے ریاست مورد (جنوبی یونان) پر حملہ کیا (8 رمضان 850ھ / 27 نومبر 1448ء) اور قلعہ کو قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ 21 رمضان 850ھ / 10 دسمبر 1448ء کو اس نے کو قلعہ فتح کر لیا۔ بڑیرہ نامی میں داخل ہو کر اس نے چڑاں پر قبضہ کر لیا۔ پھر سلطان نے سکندریہ تک کو مڑا دینے کے لیے 851ھ / 1447ء میں البانیہ پر حملے کی تیاری کی۔ سکندریہ تک نے یورپی

االبانیہ سے مرینی میں ایلانی (Albania) نامی زبان میں Shqipëria کہتے ہیں۔ یہ جتنی بھی جدید تاریخ نگار کے مسائل پر مطلع ہے اور دعویٰ کرتا ہے، حدیث، یونان (اور کوہ) میں گھری ہوئی ہے۔ اس کا دارالحکومت تیرا ہے۔ فلورہ، افسان اور ستوری (اسکندریہ) اہم شہر ہیں۔ واقعہ 28748 مربع کلومیٹر اور آبادی 33 لاکھ ہے۔ (الاصحاح فی الاعلام 62)۔ ایلانی ایلینی (Illyrian) نسل سے ہیں۔ ایلانیوں نے تیسری صدی ق م میں یہاں اپنا خود مختار سیاسی نظام قائم کیا۔ 167 ق م میں رومیوں نے البانیہ فتح کر لیا۔ ایلانیوں ایلانیوں اور ان کے باپز قوت ایلانیوں کا ذکر کرتا ہے جو موجودہ (Kufje) کے قریب تھا۔ مائیں صدی مسیح کے بعد البانیہ کے مختلف علاقوں پر سلاف، بلغاری، سرب، ایلانی، کازان اور تیل ویش قابض رہے۔ 1272ء میں آئزور فرانس کا تھران پارس دارنا اور سارے ساحلی علاقے پر قابض ہو گیا اور اس نے شاہ ایلانیہ کا لقب اختیار کر لیا۔ 737ھ / 1337ء میں جب ایلانی تھران اپنے ریکس لاسٹ نے صوبہ ایلانیہ پر قبضہ کر لیا تو اس کے قبضہ میں ترکی امدادی فوج بھی شامل تھی۔ 1385ء میں ایک ایلانی باکیرا کا قلعہ بنا لے لیا۔ 1385ء کے خلاف دہائی، چنانچہ جنگ سورہ میں باکیرا ترکوں کے ہاتھوں مارا گیا اور قویا اور بلخا جاگیرداروں نے سلطان ترکی کی عیادت تسلیم کر لی۔ پھر جنگ قومود (1393ء) کے بعد سارہ خان (ایلانی) کے ترکہ اسٹپ (مقدون) کے سرحدی مرکز میں لا رہا ہے۔ 820ھ / 1417ء میں ترکوں نے سارہ ایلانیہ فتح کر کے اسے "مادریلی" کا صوبہ بنا دیا اور دو مخالف اسلامی جلد، جنہاں "آکرہ واکٹ" تک جنگ لہان (1812ء) میں ایلانیہ نے آزادی حاصل کر لی۔ 1928ء میں یہاں شاہزادہ کی بادشاہی قائم ہوئی مگر 1939ء میں اس پر فوجی نے قبضہ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہاں اور فوج (Enver Hoxha) کی قیادت میں قوت کو دست حکومت پر اثر قرار دیا۔ 1992ء کے آزادانہ انتخابات جیت کر دیکر تک پارٹی نے اقتدار حاصل کیا (آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری، 20)۔ ایلانیہ ایک کامیاب مسلم اکثریتی ملک ہے۔ اس کی آبادی میں 70 فیصد مسلمان ہیں۔ اس کے باوجود اور فوج نے اسے دنیا کی واحد ملحدت قرار دے دیا تھا۔ ایلانیہ کے شمال مشرقی حصے میں قومود (کوہ) کی 92 جھڑا ہائی ایلانی مسلمانوں کی ہے اور مشرقی حصے میں 25 فیصد آبادی بھی ایلانی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

جنوبی یونان کا پرچم لٹا دینے پر یورپ کا ایک نیا کانٹا ہے کہ دیکھتے ہیں۔ یہ یونان سے ملایا ہے۔ کوہ تھراس جزیرہ نامی کے چال میں ہے۔ کوہ تھراس کا کانٹا ہے جس سے گزرنے والی ریل اور شاہراہ کے ذریعے سے انجمن (یونان کا دارالحکومت) سے ملایا ہے۔ جزیرہ نا پیل پر یورپ کے شمال مغربی ماسل پر (Pana) جزاں جج ہے۔ (آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری)



تیمار (الہابی) کی مسجد اہم ہے (Ethem Bey)

مسلموں کے ساتھ اجمار کر لیا تھا اور سلطنت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا تھا۔¹

عثمانیوں کی پیشرفت روکنے کے لیے یورپ کی دوسری کوشش

بنگت وارنا میں یورپی فکھروں کی عثمانی عساکر کے ہاتھوں شکست کے چار سال بعد شکست خوردہ عثمانی سلاہ رچان فیڈاؤی نے جیہ کیا کہ وہ اپنی شکست کا بدلہ لے گا، چنانچہ اس نے یورپی ممالک کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا تاکہ عثمانیوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنایا جائے۔ اس میں انگریز، جرمنی، پولینڈ، صقلیہ، نیپلز، پاپائے روم اور سولڈیہ شامل تھے۔ ان کے فکھروں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ

تک پہنچ گئی۔ یہ جم فکھر عثمانی حدود میں داخل ہو گیا اور اس نے ستر مرتبہ کوسو پر قبضہ کر لیا جہاں وہ اس سے قبل خدیو شکست سے دو چار ہو چکا تھا۔ جب سلطان مراد کو یہاں کی کوشش قہری کا علم ہوا تو اس نے سرعت کے ساتھ فکھر پیچ کر لیا اور کئی اتحاد دے دوڑا ہتھ کرنے کے لیے کوسو کا رخ کیا۔ ستر کوسو میں دوڑوں فکھروں میں شمس الدین کی لڑائی ہوئی جو تین دن جاری رہی (30-12-1685 تا 17-19-1685ء)، مراد فانی نے ترخان پاشا کو حکم دیا کہ کئی عساکر کی دہشت کا راستہ روکے اور خود دشمن پر اس قدر زور وارد کرے کہ یورپی اتحادیوں نے تاج کن شکست کھائی۔ اس جنگ میں 17 ہزار عثمانی موت کے گھاٹ اتارے جبکہ چار ہزار ترکوں نے شہادت پائی۔

سلطان مراد فانی کی فتوحات میں تک محدود نہ رہیں بلکہ اس نے موسم گرما (853ھ/1449ء) میں الہابیہ کے دار الحکومت بیتلیا تو اسکندر بیک (George Kastriot) کو سزا دے جو سلطان سے بغاوت کر کے الہابیہ بھاگ گیا تھا۔ سلطان جب الہابیہ کے دار الحکومت بیتلیا تو اسکندر بیک نے وہاں سے راولپنڈی فرار کیا۔

مراد فانی کے الہابیہ پر حملے کے دوران میں فروری 1451ء میں سلطان رکوت نے آلیا۔ سلطان مراد فانی کی وفات پر اس کے دشمنوں نے بھی اس کے حسن کردار کی گواہی دی۔ بازنطینی مورخ شاگھوپ یاس نے لکھا: ”وہ راستہ درہ اور عادل غرض تھا۔“ ایک اور بازنطینی مورخ پرنس ڈوکاس سلطان کے بارے میں لکھتا ہے: ”دو لوگوں میں ظالم تھا اور تک دشمنوں کے لیے بڑا فانی تھا اور اس سلسلے میں اپنی مسلم بستی رعایا میں کوئی فرق روا نہ رکھتا تھا۔ وہ دونوں کے ساتھ یکساں رجا کرتا تھا۔ وہ اپنے دشمنوں سے کیے ہوئے عہد پر سے کرتا تھا اور اگر ان میں سے کوئی عہد شکنی کرتا تو اس کا معاملہ آئندہ پر چھوڑ دیتا۔ وہ جب تک مجبور نہ ہو جاتا جنگ نہ چھیڑتا اور جب اسے دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی تو وہ ان کا بے جا خون نہ بہاتا بلکہ قلعے صرف اس لیے فتح کرتا کہ ان میں سے پانچ لاکھ کر سکے۔“ نیز فرانسیسی مورخ کرناؤس نے لکھا: ”اگر مراد اول عثمانی سلطنت کا مہماراؤں تھا تو مراد فانی اس کا حقیقی بانی تھا۔“

اسکندر بیک الہابیہ کے سیرائی امیر چان گتسریو کا چنا تھا جس نے سلطان مراد فانی کی اطاعت کر کے اپنے تین بیٹے بطور عنایت عثمانی دربار میں بھجوا دیے تھے۔ سلطان نے ان پر شفقت برتی تو وہ مسلمان ہو گئے۔ اسکندر بیک ایک علاقے کا گورنر بن گیا۔ چان گتسریو کی وفات کے بعد سلطان نے اس کی ریاست کا لائق کر لیا تو اسکندر بیک نے اسے دہرہ اور گورنر رہا۔ اس نے دہرہ میں سے الہابیہ کی گورنری کے انعام خود کے سے حاصل کر لیے اور پھر اسے فتح کر کے الہابیہ بھاگ گیا۔ وہاں اپنے ہم مذہب جمہوریوں کو ساتھ ڈاکر بھرت کر دی۔ سلطان مراد کے جلد انتقال کے باعث الہابیہ کی ہم ادھوری ریک۔ مراد کے چوتھیں بھائی تاج کے عہد میں 871ء تا 867ء میں اسکندر بیک کے انتقال پر الہابیہ کو سلطنت عثمانیہ میں ضم کر لیا گیا۔ (تاریخ ترکیہ از ڈاکٹر محمد امجد ناصر، ص 84-74)



قسطنطنیہ کی عظیم الشان فتح

(20 مئی 1453ء / 29 مئی 1453ء)

سلطان مراد ثانی کی وفات کے بعد حکومت کی ہاگ اور دوسری بار اس کے بیٹے محمد ثانی کے ہاتھ آئی۔ وہ اس وقت 20 برس کا ہو چکا تھا۔¹ وہ پہلا عثمانی سلطان تھا جس نے فتح قسطنطنیہ کا مزم کیا اور نئی شاہی راے جو بشارت دہی تھی کہ ”ہر لشکر اس شہر کو فتح کرے گا وہ جیتی ہوگا۔“ محمد ثانی قسطنطنیہ فتح کر کے اس بشارت کا مصداق ٹھہرا۔

سلطان محمد ثانی نے دیکھا کہ اس کے پردادا پانچراہول نے اپنے لیے آجائے پاسپورس کے شرعی کنارے پر ایک قلعہ کی بنیاد رکھی تھی جسے اس نے ”انہولوہ صہاری“ یعنی ”قلعہ انہولہ“ کا نام دیا تھا۔ یہ قلعہ آجائے پاسپورس کے ننگ تریں کنارے پر واقع تھا۔ محمد ثانی نے ایک اور قلعہ کی بنیاد رکھی اور اسے ”روہلی (روم ایلی) صہاری“ یعنی ”قلعہ روم“ کا نام دیا۔² اس کا مقصد یہ تھا کہ تمام آجائے پاسپورس اس کے تسلط میں آجائے۔ سلطان محمد ثانی نے نظرسنگیں اس قلعہ کا خاکہ بنایا اور ”صالح الدین آغا کو اس کی تعمیر پر مامور کیا۔ یکدم مسات ہزار کارکنوں نے ہرے چار ماہ میں اسے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ تاحر شہادت قلعہ میں تھا اور اس کی فصیل کی چوڑائی 20 قدم تھی۔ اس کے ہر کونے پر ایک ضخیم برج تھا جس میں سے پائیا گیا تھا اور اس کی موٹائی 32 قدم تھی۔

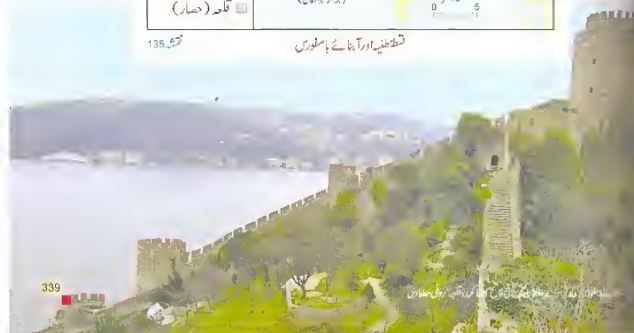


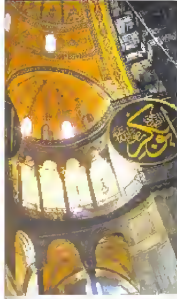
انہولوہ صہاری (پاسپورس)

1 حلی الطرس انقوشات (اسلامیہ میں توثیق کے وقت محمد ثانی کی عمر 20 سال بتائی گئی ہے مگر یہ درست نہیں۔ محمد ثانی 1429ء میں پیدا ہوا تھا، یہاں 1451ء میں بہت تیرہ سالگی دو ماہیں گئیں برس کا تھا۔

2 سلطان محمد کا اجداد شاہ اس حدیث سے قدامت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَوَّلُ جَيْشٍ قَوْمٌ أَمْسَى يَمْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرٍ مَشْهُورٌ مُّشْهُورٌ» (صحیح البخاری، فتحہ اور التبرک، باب، مناقب فی قتال الروم، حدیث: 2924)

”میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) پر چڑھائی کرے گا ان کو قلعہ دیا گیا ہے۔“
3 چونکہ یہ قلعہ آجائے پاسپورس کے پردادا ”روہلی“ یا ”روہلیا“ (تھریس و مقدونیہ) کے ساتل پر تعمیر کیا گیا اس لیے اسے ”روہلی صہاری“ یا ”صہارہ روہلیا“ کہا جائے گا۔





پائیا صوفیہ (موجودہ چاہ گھر) کا داخلی منظر



قصر قسطنطین پروردگار جس کا محل (مذبح)

اس دوران میں جبکہ قسطنطین کی فتح کے لیے جنگوں کی جنگی تیاریاں اودت کے طول و عرض میں جاری تھیں، قصر قسطنطین میں انتہائی خطرناک کیبرد ہو گئی۔ قصر قسطنطین¹ نے جلدی میں پاپ کو باہم سے مدد طلب کی۔ پاپ نے اس کی درخواست قبول کر کے کارزائل ایوڈور کو قسطنطین بھیجا۔ کیتھولک کارزائل نے قسطنطین پہنچ کر کلبا ایوڈور کا رُخ کیا اور وہاں کیتھولک طریقے سے عبادت کے مراسم ادا کیے جو آرتھوڈوکس قسطنطینی عوام کے مراسم کے خلاف تھے جنہیں قسطنطین کرنے والے تھے۔ لوگوں نے اداؤں کو ختم کرنے والے کارزائل کے طریق عبادت کو نہایت نا پسندیدگی سے دیکھا۔ ادھر قصر کیتھولک اور آرتھوڈوکس دونوں مسیحی کلیساؤں کو متحد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ واپس واپس لوگوں کو اس اور چٹاویاں (جوع قسطنطین کے بعد طریق بنا) نے اس خوف سے اس اتحاد کی شدید مخالفت کی کہ اس طرح کہیں کیتھولک کلیسا کے انھوں پر پانی آرتھوڈوکس کلیسا کا خاتمہ ہی نہ ہو جائے۔ نو تاراس نے اس وقت یہ تاریخی جملہ کہا: "میں قسطنطین میں لائینی ٹوب دیکھنے کے بجائے تڑکی ماسے دیکھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔" دراصل بازنطینیوں (اصل قسطنطین) کو لائینیوں (کیتھولک رومیوں) کے دو دشمنانہ مظالم نہیں بھولے تھے جن کا ارتکاب انھوں نے 601ء تا 1204ء کی صلیبی مہم کے دوران میں کیا تھا۔ سب لائینی (رومن کیتھولک) کلیسا نے اس عذر پر سختی رضا کاروں کو پہلے یہ پتہ قسطنطین پہنچنے کا سلسلہ جاری رکھا تھا کہ قبر سے ادا طلب کی ہے، چنانچہ اب بایا سے روم کی طرف سے ایوڈور کی آمد پر دونوں کلیساؤں کے اتحاد کی کوششیں بار آور نہ ہو سکیں۔

رہنچ الاول رنچ 11 فروری 857ء اپریل 1453ء میں عثمانیوں نے قسطنطین اور سندر کی طرف سے قسطنطین کا محاصرہ کر لیا۔ اس محاصرے میں عثمانیوں کی 400 جہازوں پر سوار 20 ہزار بحری فوج شریک تھی اور ان کی بری فوج کی تعداد 80 ہزار تھی۔ سلطان نے شہر کے ارد گرد پتھانہ لگا دیا جس میں توپوں کی 14 بیلیاں تھیں جو ارمینائی و ہنگر وی توپ ساز نے بنائی تھیں۔ وہ پتھر کے گولے ایک سے تیل تک پہنچاتی تھیں۔ ایران کا رائلو نے لائینی کتاب Thinkers of Islam (مفکرین اسلام) میں لکھا ہے کہ وہ فوج نے توپوں میں جو گولے استعمال کیے ان میں سے ہر ایک کا وزن 300 کلوگرام تھا اور ان کی مار ایک تیل سے زیادہ تھی۔ ایک توپ چلانے کے لیے 1700 افراد کی ضرورت پڑتی تھی، اس کی نال بھرنے میں دو گھنٹے لگتے تھے جبکہ توپ چلانے 200 توپوں پر مشتمل تھا۔

1۔ پ۔ قسطنطین دو از دیم (Constantine 12th) تھا جو 1449ء میں تخت نشین ہوا تھا۔ دہشت قسطنطین (بازنطینی سلطنت) کا پاپا، بصران قسطنطین اول یا قسطنطین اعظم (324-337ء) تھا جس کے نام پر قدیم یروشلم کو قسطنطین کا نام دیا گیا۔ نبی اللہ کے ہم عصر قصر بزرگ کا جائیں قسطنطین سوم (844ء) تھا اور قسطنطین چہارم (ایوڈور) کا نام مصر قسطنطین (المسند علی الانعام، ص: 150، 159)

2۔ افسر انشوا صحت الاسلام (عربی) میں محاصرہ قسطنطین کے آثار کا وقت جمادی الاولیٰ و ثانیہ 11 فروری 857ء اپریل 1453ء درج ہے کہ درست وقت رنچ الاول رنچ 11 فروری 857ء ہے کیونکہ لگاتار تحلیلات میں جس کی تاریخ معلوم 20 جمادی الاولیٰ دہائی کی ہے جو کہ 29 مئی 1453ء کے مطابق ہے جس کی تاریخ ویکٹوب تاریخ سے ہوتی ہے۔ اسی طرح قسطنطین پر آٹری حملہ 18 مئی سے لگے دن 18 اپریل ہے جبکہ درست تاریخ 28 مئی سے لگے دن 29 مئی ہے۔



شاہ زریں (کولڈن ہارن)، سترل



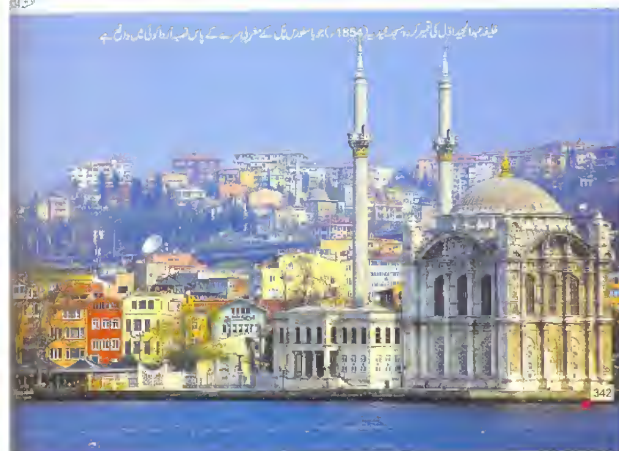
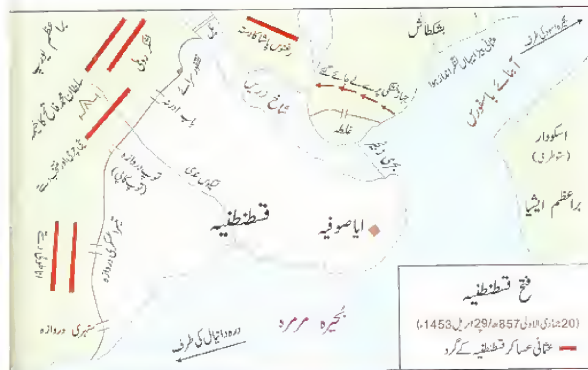
جنوا (ٹلی)

مٹنی بحری فوج بلند اعلیٰ طیمان بیگ کی قیادت میں شیخ زریں¹ کے دہانے پر وارد ہوئی جہاں پارٹیشن بحری جہاز کا کمانڈر تھیوڈور دفاع پر مامور تھا۔ پارٹیشنوں نے شہر کے محاصرے سے پہلے سمندر میں طویل آبی زنجیر نصب کر کے شیخ کا دہانہ بند کر دیا تھا جس سے شیخ کے اندر بھی جہاز کا داخل ہونا مشکل ہو گیا تھا۔ یہ زنجیر مٹانیوں کے آگے سب سے بڑی رکاوٹ تھی، چنانچہ ان کے جہاز جو قسطنطنیہ پر حملے کے لیے فوج کو شیخ کے اندر لے جانا چاہتے تھے اس میں داخل ہونے سے قاصر تھے۔

اس دوران میں جنوا² کے زمین جہاز اور ایک روسی جہاز آٹن پیٹھ جن کی قیادت دیشیانی کر رہا تھا جسے سپہ سالار قسطنطنیہ کے دفاع اور محصورین کو مدد پہنچانے کے لیے بھیجا تھا۔ ان جہازوں کی آمد پر مٹانی بحریہ انیس روک نہ سکی۔ مٹنی بحریہ کی آن سے ایک پہلے ہوئی جس میں دیشیانی غالب رہا اور سپہ سالار اپنے جہازوں کے ہمراہ شیخ کی طرف بڑھا تو وہاں قسطنطنیہ نے آبی زنجیر کھول دی اور روسی جہاز شیخ میں داخل ہو گئے۔ اس ایک جہاز آدھ واہجے سے سلطان محمد ایک ایسی جہاز ترمیم بروئے کار لائے پر بحریہ کو کیا جواس کے سپہ سالاروں نے کمال مہارت سے ٹوٹن کی تھی۔

ٹلی ترمیم یہ تھی کہ 67 پہلے بحری جہاز آبی زنجیر کو چھوڑ کر غلطی کی طرف سے دشمنی پر چھا کر شیخ زریں میں اتار دیے جائیں۔ اس کے لیے غلطی زمین پر چڑھنے پہنچائے گئے اور ان پر چڑھنے والی دی گئی تاکہ راست کے اندھیرے میں جہاز کھسکواں گتوں پر سے کھینچ کر شیخ تک لے جائے جائیں۔ دریں اثنا مٹنی تو پہاڑ سے شہر پر مدد پہنچا کر پارٹیشنوں کی قبضہ اس طرف منڈول تہا اور ان کا کوئی اہلکار مٹنی جہازوں کی غلطی میں مبتلا نہیں ہو سکا۔ یوں مٹنی جہاز شیخ میں پھنس ہو گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ آگے پیچھے اس طرح کھسکے ہوئے کہ شیخ کے آس پاس کیلے مٹنی جہازوں کے ذریعے سے تمام قسطنطنیہ کی فٹنگی پر

1 اسے شاہ زریں (Golden Horn) بھی کہا جاتا ہے جو دراصل آٹن کے ایک جنگ نامہ شاہ زریں (Horn) یا کمازی پر مشتمل ہے اور یہیں قسطنطنیہ (استنبول) کی بندرگاہ واقع تھی۔ ترکی زبان میں اسے آج کل صرف شیخ (Halic) کہلاتا جاتا ہے۔ (شاہ زریں یا شاہ زریں عالم ہندول، آکسفورڈ پبلیشرز پریس ڈسٹری بیوٹر) 2 جنوا (Genoa): اٹالوی زبان میں اسے جنوا (Genova) کہتے ہیں۔ سترل لینڈ کا مشہور شہر جنوا (Geneva) اس سے الگ ہے۔ جنوا اٹلی کے شمال مغربی ساحل کی بندرگاہ ہے اور علاقہ نیگرو کا محصور مقام ہے۔ آبادی 7 لاکھ سے اوپر ہے۔ گرنالز کلبس میں پیدا ہوا تھا (آکسفورڈ پبلیشرز ڈسٹری بیوٹر) 3 1293ء سے 1299ء تک اٹالوی براہ راستوں وٹس اور جنوا کے درمیان جنگیں رہی۔ پہلی جنگ (1298ء) میں جنوا نے شکست کاٹھی کائی۔ 1299ء میں وٹس نے وٹس کے کلب پر قابض ترکوں سے معاہدہ کر لیا تو جنوا نے درود اقبال بند کر دیا۔ وٹس نے برادر درود اقبال کی ناکہ بندی توڑی اور غلط قسطنطنیہ کا ایک حصہ کوٹا۔ مٹنیوں نے صمدی کے شروع سے 1293ء پر وٹس کا قبضہ کر لیا۔ 3 اگست 1529ء کے سال کے روسے فرانس نے اٹلی پر تمام رخ سے چھڑ دیے اور پارس، ہندو، اٹلی کا بادشاہ، یونان (اگست 1530ء)۔ یہ معاہدہ فرانس اول (شاہ فرانس) کی ماں اور چارلس پنجم (شاہ اسپین) کی بیوی کے درمیان ہوا تھا۔ (انٹرنیشنل میگزین، تاریخ عالم، جلد 28/2)



ہا اڑا۔ اور جب صبح طلوع ہوئی تو چٹانوں کو دیکھ کر اہل شہر پر دہشت طاری ہوئی۔ ہم مصر یا دمشق، موخرخ و کاس ترکوں کی اس دہشت ناک جنگی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”یہ ایک مجروح تھا۔ اس سے پہلے کسی نے ایسے مجروح سے ہمارے میں سنا نہ تھا۔ ایسا مجروح دیکھا تھا۔“

عثمانی بحریہ تو جنگی قوت کا مخلص (شارع زوریں) میں داخل ہونے سے دو سکتے ہیں تاکہ امر ہی جی، تاہم سلطان محمد کی جتنی شکست عثمانی سے یہ ممکن ہو گیا تھا کہ تمام عثمانی افواج قسطنطنیہ کے گرد گھمسی کر کے یکپارگی بنا دی جائے۔ اس مسئلے سے پہلے سلطان نے اتمام حجت کے طور پر قیصر روم کو دوسری مرتبہ خط لکھ کر مطالبہ کیا کہ شہر پر امن طور پر چلے کر دے تو خیر یزی نہیں ہوگی اور بادشاہ کو اعزازت ہوگی کہ ایسے اموال اور خزانوں سمیت جہاں جانا چاہے چلا جائے۔ سلطان نے اس صورت میں اہل قسطنطنیہ کو امان دیتے ہوئے یہ وعدہ کیا کہ ان کے اموال، ان کی جائیں اور جائیدادیں محفوظ رہیں گی۔ لیکن قیصر نے اہل جہاد کے کہانے پر سلطان کی پیشکش مسترد کر دی۔

اگر عثمانی کے بادشاہ نے ایسے وقت سلطان محمد پر دباؤ ڈالنے کا ارادہ کیا جبکہ وہ مشکل میں تھا۔ اس نے قیصر روم کو خط لکھا کہ اس کا عثمانیوں سے کوئی رابطہ نہیں اور اسے شہر قسطنطنیہ کی پابندی سے مکمل اتفاق ہے، نیز اسے یقین دلایا کہ وہ یورپی دستوں کی تباہت کرتے ہوئے حملہ آور ہوگا تاکہ عثمانیوں کو بچل ڈالا جائے لیکن شاہ عثمانی کے (پرتیقاہت یورپی فتح کی آم سے کوئی فرق نہ پڑا اور ترکوں نے ثابت قدمی سے محاصرہ جاری رکھا۔

28 مئی کا دن اسمن سے گزر گیا۔ اگلے دن فجر کے وقت انتہائی نماز کے بعد سلطان محمد اس جگہ پہنچا جہاں سے حملے کا آغاز ہونا تھا۔ اسے اس میں بڑی بڑی قوتوں کی گن گن کر سنائی دی جنہوں نے پوچھتے ہی گولہ باری شروع کر دی تھی جبکہ سلطان کے قہم سے عثمانی پر ہم ہراسنے لگے تھوڑے ترکوں میں یہ روایت تھی کہ حملہ شروع کرتے وقت پر ہم ہراسنا جاتا تھا۔

اس دوران میں عثمانی قوتوں نے شہر کی فسیل میں ایک عجیب پیدا کر دیا تو عثمانی لشکر شہر کے گرد گھوری ہوئی خبر قیصرس پار کر گیا۔ انہوں نے فسیل کے ساتھ ساتھ بیڑیاں لگا لیں اور پوری فتح تین گروں میں فسیل پر سے کوہ کو گھر میں داخل ہوئی۔ آخری گھر میں اپنی چڑی (Janissary) دستے بھی شامل تھے۔ اس صورت حال میں قیصر قسطنطنیہ اپنے کھنڈر دستوں کو دفاع کے لیے آگے لانے پر مجبور ہو گیا جو کھنڈر احوالین کے آس



عثمانی پر ہم

پاس قیصر تھتے (پوچھنا بعد میں جامع مسجد الفلاح قرار پایا)۔ اصر عثمانی لشکر نے ہلا تاخیر تیرا تھادی شروع کر دی جس سے سبھی سپہ سالار عثمانی شہر پر دھکی ہوا اور اس حالت میں اس نے میدان کارزار سے راد قرار تھیا کی۔ قیصر قسطنطنیہ اس کی پیش کرنا پاکھنکار شہر کے دفاع میں اس کا بڑا کردار تھا مگر اس نے قیصر کی ایک دسی اور بھاگ نکلا۔

اولیٰں عثمانی شہداء میں امیر ولی الدین علیہاں بھی شامل تھے جنہوں نے قدم پانڈیلی شہر کی فسیل پر عثمانی پر ہم ہراسنا کیا تھا۔ ان کی شہادت کے وقت 48 عثمانی سپاہی پر ہم کو گرنے سے بچانے کے لیے بھڑی سے وہاں کھینچے گئے اور انہوں نے پر ہم سر بلند رکھا تھی

۱ ”یہ چڑی“ کے معنی ہیں ”نی فوج“۔ سلطان اور نعان نے شاہی عثمانی فوج کے طور پر اس کی بنیاد رکھی تھی۔ شروع میں اس کو مسلم نظام زاد سے اور بعد میں پانچوں اور سالاروں کے بیٹے بھرتی کیے جاتے تھے۔ چودھویں صدی عیسوی کے بعد ”نی چڑی“ ترک فوج کے بڑے لاکھ دستوں پر مشتمل ہوئی تھی۔

(تاریخ ترکیہ ص: 41، 42، کسورڈ انھیں ریلزس آشوری ص: 754)

کہ پائی فکری جو فیصل پر سے ان کا دفاع کر رہے تھے، وہاں آن چکے اور انھوں نے پرہیز سنبھال لیا۔ اس وقت تک اٹھارہ مصلحتی مجاہد شہادت سے دستبردار ہو چکے تھے۔ اس دوران میں مصلحتی سیاسی فیصل کے ان مصلحتوں سے شیر میں داخل ہوتے چلے گئے جو توپوں نے اس میں ادا دیے تھے اور ان شیر میں سے بھی اترتے رہے جو فیصل کے ساتھ لڑائی لگتی تھیں۔ پھر دوسرے حملہ آور مصلحتی دستوں نے قسطنطنیہ کے بعض دروازے کھول دیے۔ اس دوران میں بڑی فوج نے قسطنطنیہ کے دہانے پر ٹاپر پارک آگئی ڈیڑھ گھنٹوں کی اور پھر مصلحتی بیڑا مجمع میں داخل ہو کر شہر کی طرف بڑھا۔ ان حالات میں بازنطینیوں میں سرایت گئی تھیں گئی، مٹائیں گے ہاتھوں بے شمار قتل ہوئے اور جو بھاگ سکے، بھاگ گئے۔

جس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہو گیا۔ سلطان محمد فاتح شہر میں داخل ہو کر گھوڑے سے اتر ۱۱ اس نے زمین پر اللہ کے حضور میں کچھ بڑھڑا دیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خدا پر اپنی رحمت فرمائے۔ پھر اس نے خاص قسطنطنیہ کے بارے میں نبی ﷺ کی حدیث پڑھی اور شہر کو "اسلامبول" کا نام دیا، یعنی "اسلام کا شہر" یا "اسلام آباد"۔ سلطان نے اپنی فوج کو لوٹ کھسوٹ سے روک دیا۔ اس کے بعد دو گھنٹہ "ایاصوفیہ" کی طرف متوجہ ہوا، وہاں نماز شکرانہ ادا کی اور اسے مسجد میں تبدیل کر کے کاعظم دیا۔ پھر اس میں نماز عصر ادا کی۔ اس وقت بعض رومیوں نے قول اسلام کا اعلان کیا۔

سلطان محمد فاتح رواداری میں لیے مثال تھا۔ یہ اس کی رواداری ہی تھی کہ اس نے جیسا یوں کو بے درکاب لوگ اپنی مذہبی رسوم ادا کرنے کی اجازت دی۔ اس نے ان کے گھیسواں اور عبادت گاہوں کو اذان دی اور انھیں اپنا نظریاتی خود پھینکے کا حق دیا، چنانچہ اس نے مسیحیوں کے سرکردہ افراد جمع کیے جنھوں نے چنانچہ اس کو بطریق منتخب کیا۔ سلطان نے اس کے انتخاب پر امتداد کا اظہار کیا، اسے رومیوں کا رئیس مقرر کیا اور اسے اپنی چری فوج کا ایک حقائق دست عطا کیا، نیز اسے رومیوں کے مخصوص دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلے کرنے کا اختیار دیا اور اس کے ساتھ ہی نیکو بے کے بڑے عہد پادشاں پر مشتمل ایک مجلس تھیں دی گئی اور صوبوں میں منظر ان (استغفہ العظم) اور رئیس (استغفہ) بھی اس اختیار کے حامل قرار دیے گئے۔



جامع مسجد سلطان فاتح (ایستنبول)

مسجد ایاصوفیہ عہد کا گہرا گہرا منظر ہے

ایستنبول کی پرانی شہر

۱ سلطان محمد فاتح نے صوفی اور مسیحی معاہدے کے باعث ایستنبول کو "اسلامبول" کا نام دیا۔ باقوت محمدی صوفی ۱۵۲۹ء نے معجم البلدان (۳۴۷/۴) میں لکھا ہے کہ "قسطنطین العظمیٰ نے اسے دار الحکومت بنا کر اس کا نام قسطنطنیہ (عربی میں قسطنطنیہ) رکھا جسے آج کل ایستنبول کہتے ہیں۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شہر پہلے سے مسلمانوں کے ہاں ایستنبول کے طور پر معروف تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ قسطنطنیہ العظمیٰ نے ۳۳۵ء میں قدیم شہر پر حکم کیا: "یہاں مسیحی مجتہد پاس" (Constantinopolis) قسطنطنیہ کا نام دیا تھا مگر عام طور پر اسے آگسٹن پلین (۸۵۰ء) (تذکرہ شہر) کہا جاتا تھا جسے مقامی لکچے میں "سٹامبول (Stamboul) کہتے تھے، عرب اہل کو عرب کر کے ایستنبول کہتے تھے۔" (آکسفورڈ انکس رینڈرس ڈکشنری ص ۷۴۸)

جب سلطان محمد لائحہ عمل خود دو حصہ سائیں گردان دے کر محل قہر گریکا جو خیر سے رہا اور اختیار کرتا چاہتے تھے تو اس نے استقبال (اسلام دہل) کو اپنا دستقر بنا لیا۔ پھر عالم اسلام کے سربراہوں کو خط لکھ کر انہیں فتح قطیف کی بشارت دی۔ سلطان مصر ابن شاہ¹ کے نام لکھے گئے خط کے بعض فقرات یہ تھے ”بے شک بہترین طریقہ ہمارے اسلاف کا ہے۔ وہ چاہدین فی سبیل اللہ تھے اور کسی ملامت مگر کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے۔ ہم ان کے طریقے پر قائم ہیں اور اس خواہش پر مسلسل کاربند ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مثال بن گئے ہیں

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَنُكِرُونَ بِالدِّينِ كَمَا جَاءُوكُمْ بِاللَّهِ﴾

”ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔“²

اور ہم اپنے نبی محمد ﷺ کی ہدایت پر مطبوعی سے قائم ہیں جنہوں نے فرمایا:

[مَنْ اغْرَبَتْ قَلْعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ]

”جس شخص کے پاؤں اللہ کی راہ میں گر آؤ تو وہ گئے اللہ نے اس پر دوزخ کی آگ مہر کر دی۔“³

اسی لیے ہم نے اس برس (فتح قطیف کا) ارادہ کیا جس میں اللہ نے برکت اور انعام ارزانی کیا، جبکہ ہم اللہ کا جلال والاکرام کی رہی کو مطبوعی سے قائم ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر قائم ہیں، چنانچہ ہم نے فریضہ چہارم کی ادا گئی کا عزم کیا جو اسلام نے ہم پر عائد کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَنُكِرُونَ بِالدِّينِ كَمَا جَاءُوكُمْ بِاللَّهِ﴾ ”تم ان کفار سے لڑو جو تمہارے قرب و جوار میں ہیں۔“⁴

اس مقصد کے لیے ہم نے غازیوں اور مجاہدین کے بری، دجری، غلہ تیار کیے، اسی شہر کوچ کرنے کی خاطر جو طوق و ثور اور کمر سے بھر اہوا حق اور جو طبل مذت سے ممالک اسلامیہ کے وسط میں ہونے کے باوجود اکثر و شرک پر فخر کرنے والوں کا ٹوڑا تھا۔

پیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے: ہ

فَكُنَّا مِثْلًا حَسَنًا عَلَى الْخَلْفِ الْأَخَرِ

وَ كُنَّا مِثْلًا كَثَفًا عَلَى وَجْهِ الْقَصِيرِ

”یہ شیر کو یا تاناکہ دشوار پر ایک شہنشاہ ہے، اور اس کے ساتھ ہی، پیسے چاند کے پیر سے یرسار (گنن) ہو۔“

سلطان محمد فاتح نے شہر قطیف کی تحریف اور اس کے قلعہ کی مطبوعی اور پھیلی مہمات میں اس کے قابلِ تہنیر ہونے کا ذکر کرنے کے بعد لکھا: ”ہم نے ان سے جنگ کی اور انہوں نے ہم سے جنگ کی، ہم نے ان سے لڑائی کی اور انہوں نے ہم سے لڑائی کی، ہماری لڑائی 54 دن رات جاری رہی حتیٰ کہ صبح طلوع ہوئی۔ اس روز منتقل تھا اور ہماری لڑائی کی میں تاریخ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مشرق سے سورج نکلنے سے پہلے ہمیں فتح سے آواز دی۔“

¹ ابو نصر سیف الدین الملک الاشرف ایلان اعدائی پر کسی قدامتوں میں سے تھا جو 867ھ تا 885ھ / 1463 تا 1481ء مصر پر حکمران رہا۔ مصر کے چنگی ممالک کے تانوار سے 784ھ تا 920ھ / 1382 تا 1517ء مصر پر حکومت کی۔ (انطلس الشارح العربی الاسلامی: 233)

² الخوفا: 29/9. ³ صحیح البخاری، الحمدة، باب البشی إلى الحمدة، حدیث: 907. ⁴ البوابة: 123/9.



ایسی طرح سلطان محمد فاتح نے شریف کو شیعہ قطیف کی خوشخبری دینے والے بیعت میں سے تمناک ارسال کیے اور اس سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے ایسے خط میں لکھا:

”اس برس اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو فتح عطا کی، ایسی فتح آنکھ نے کبھی دیکھی نہ کان نے سنی، اور یہ مشہور شیعہ قطیف کی فتح ہے۔ ہم اس فتح کی خوشخبری دینے ہوئے آپ کو یہ خط لکھ رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اس عظیم کامیابی اور مسرت کی خوشخبری ترین شریفین کے تمام باشندوں، علماء و سادات کرام، پرچیز گاروں اور عبادت گزاروں، مسلمانوں و مسلمانوں، اشریک کرام، خدا رسیدہ مقین، سب چھٹوں بڑوں اور بیت اللہ کے دائرین کو پہنچا دیں گے جو اہل اسلام کے لیے عروۃ النظمی (مضبوط رہی) کے مانند ہے جو نئے کی نہیں، نیز آپ مزموم اور مقام ایمان کی مہادت سے بہرہ ور ہونے والوں، مرقہ رسول کے قرب و جوار میں مہادت کرنے والوں اور مہادت میں ہماری سلطنت کے دوام کی دعا کرنے والوں اور ہماری فتح کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور میں گریہ و زاری کرنے والوں کو بھی خوشخبری سنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کی برکات سے ہمیں بہرہ یاب کیا اور ان کے درجات بلند کیے۔ ہم اپنے نمایندے کے ساتھ آپ کے لیے مال یتیمت میں سے خالص و معیاری سونے کے دو ہزار فکڑے جتنا بھیج رہے ہیں اور سات ہزار فکڑے خیرات میں تقسیم کرنے کے لیے ہیں جن میں سے دو ہزار سادات اور نقیبوں کے لیے اور ایک ہزار خدام حرمین کے لیے تقصیوں ہیں اور باقی کم اور مدینہ میں مسکینوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں شیروں کے شرف میں اضافہ کرے! آپ سے امید ہے کہ یہ مال ان لوگوں میں ان کی احتیاج اور ضرورت کے مطابق تقسیم کریں گے۔ ہماری طرف سے آنے والی سفارت کی کیفیت ہمیں کلمہ بھیجا۔ ان شاء اللہ ہمارے لطف و احسان سے ان لوگوں کی دائمی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مخالفت کرے اور آپ کی سعادت و پیامت کو روز قیامت تک دوام بخشے۔“

شریف کو نے سلطان محمد فاتح کے خط کا جواب یوں دیا:

”ہم نے آپ کا مکتوب کمال ادب کے ساتھ کھولا اور کعبہ شریف کے سامنے اہل نماز اور اہل عرب کو پڑھ کر سنایا۔ ہم نے اس میں قرآن کے احکام دیکھے جن میں مسلمانوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس کے متن سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ایک مجرہ ظاہر ہوتا دیکھا، اور وہ مجرہ قطیف اور اس کے رواج کی فتح کا مجرہ ہے جس کا تھو بہت مضبوط اور خواص و کوام میں مشہور و معروف تھا اور اس کی تفصیل بہت عظیم تھی۔ اس مشکل اور خطرناک کام کے آسان ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ اس پر ہمیں انتہائی خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے ارض مقدس کے باشندوں سے محبت کا اظہار کر کے ایسے آجائے کرام اور اجداد عظام کے جس طرح پتے اور مسلک کا انجیا کیا ہے، اس پر ہمیں سب سے زیادہ مسرت ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو راحت بخشنے اور انھیں جنت کے اعلیٰ مقامات سے نوازے!“

اس فتح عظیم کے ساتھ، جو سلطان محمد فاتح کو 6 برس کی عمر میں عطا ہوئی، اللہ تعالیٰ کا نور اور اسلام شرفی یورپ میں پھیلنے لگا، چنانچہ اس کے بعد سلطان مصوف داؤد بکتان کے ہمارے مشرف ہو گیا۔

سربوں کی سرزمین فتح ہوتی ہے

فتحِ حقیقیہ کے بعد سلطان محمد فاتح نے دریائے ڈینیوب کے علاقے میں اپنی سلطنت کا وید پ قائم کرنے پر توجہ مرکوز کی، چنانچہ اب وہ ہنگری کی طرف توجہ ہو گیا جو یورپ میں سلطنت عثمانیہ کی توسیع کے راستے میں ہمیشہ ایک مشکل نقطہ چلا آ رہا تھا۔ اس لیے اس نے سربوں کی سرزمین (سربیا) کو اپنی سلطنت میں ضم کرنے کا اقدام کیا، خصوصاً اس وقت جبکہ بہت سے سرب امراء نے سلطنت عثمانیہ کی اطاعت اور باقی اختیار کر لی تھی۔ ان میں راکوٹش اور راجچیا (نارائیک) اور مولڈیو یا (بلقان) کے امراء شامل تھے جنہوں نے ہنگری کی تھلید میں جنگ میں شکست کھانے پر بغیر عثمانیوں کی سیادت قبول کر لی تھی۔ اسی طرح باڈاشکی حکمران کے بھائیوں ویکوئیں اور ٹوسس حاکمان مودریہ نے اپنے زیرِ حکومت علاقے دولت عثمانیہ میں ضم کر



ہلی، دینس کے قہر کردہ تھوٹھوٹی (موریا، یونان) میں عثمانی دین

موریا۔ یہ یونانی جزیرہ نما نیلار پینیسوس (Peloponnesus) کا کوئی نام ہے جسے زمانہ قدیم میں یونان کا قاعدہ سمجھا جاتا تھا۔ مسلمان صنعتیں اسے دوسریہ، الموریا یا مورہ بھی کہتے ہیں۔ 807ء میں سلاوی آبادکاروں نے افریقہ سے آئے والے عربوں کی مدد سے موریا کے بیشتر بڑاس کی ناکہ بندی کی مگر ہلی شہر نے انہیں پناہ دیا۔ نوں صدی میں سلاوی آبادکار چاہت اختیار کرنے لگے۔ چوتھی صدی تک کے بعد ہلی دینس نے موریا کو بڑے کچھیں کر لیا۔ 1284ء میں موریا کے قریب تک حکمران کی درخواست پر دو ترک سرداروں، بالک اور سالک نے باڈاشکی فوج کو سپرے شکستیں دے کر فرنگیوں کا اقتدار ختم کیا، چنانچہ تک کے بعد ترکوں کی خاصی تعداد موریا میں آ رہی ہوگی۔ 1382ء میں امیرنوں تک کے زیرِ قیادت ایک ترک فوج جزیرہ نما کے متعدد قلعوں پر قابض ہو گئی

فرسور کے گورنر یوہانی نے سلطان باڈاشکی کا خراج گزار بننا قبول کیا۔ 1423ء میں ترک سپہ سالار مرخان نے موریا کے کم ترین قلعہ جزم صدار (جزم کو دھتہ کے قریب) پر چڑھ کر یوہانی کو باڈاشکی حکمران میں بٹل دینی پناہ لوگوں نے ایک آگہ کھٹے فرار ادا کرنے کا وعدہ کیا اور جزم صدارت دست بردار ہو گیا۔ سلطان مریدانی کے عہد میں ریاست موریا سلطنت عثمانیہ کی راجگڑھ بن گئی۔ 1480ء میں سلطان محمد فاتح نے اپنی سلطنت میں ضم کر لیا۔ 1502ء میں دینس والوں نے موریا میں اپنی آزاد باڈاشکیوں کے واسطے کر دیں، پھر جس کا سرکار پورٹ (1600ء) کے تحت ترکوں نے موریا میں دینس (تھوٹھوٹی) کی توہیل میں دے دیا مگر جب یوہانی نے ترکوں کے زیرِ اقتدار رہنے کی خواہش کی تو سلطنت ترکیہ نے 1715ء میں اسے دوبارہ فتح کر لیا۔ اس کے بعد بہت سے یہ مائیں نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ 1768ء میں راجاشی کے کسانے پر موریا کے یوہانیوں نے کامیابیوں کی۔ 1821ء میں جب ترک گورنر فرجید باڈاشکی ملی پاشا کا محاصرہ کیے ہوئے قلعہ اس دوران میں موریا کے یہ مائیں نے پھر بغاوت کردی۔ 1827ء میں درس اور انگلستان نے مراکش کی کموریہ اور یونان کے دوسرے حصوں کو لگا کر ایک آزادیست قائم کر دی جائے۔ جب دانی (Sublime Porte) حکومتِ حقیقیہ نے ان کی مدافعت تسلیم کی تو ان کے متحدہ بیڑے نے حملہ کر دیا۔ آخر کار طویل مذاکرات کے بعد فروری 1833ء میں یونان (جزئی) کے شہر اور دھوکو یونان کا پہلا بادشاہ بنا دیا گیا اور اس وقت سے موریا یونان کا ایک حصہ قرار پانے لگا۔ (اردو دائرہ معارف اسلام، ص 775/721)

حصہ چہارم

دیے، نیز جو ا کے زیر حکومت ہزار تھیں اور سب سے بھی روڈ اختیار کی۔ بھر کے انجمن کے دیگر ہزار کے ساتھ بھی امن و صلح کے معاہدے طے پا گئے۔ اسی طرح بلقان کے چائل نے بھی اسلام اور سلطنت عثمانی سے تاجا جوڑ لیا۔ عثمانی قبائل کی اس اعانت اور دولت عثمانی سے واسطی کے کلی نکلوں پر واضح اور مخالفان اثرات مرتب ہوئے جنھوں نے بڑھتے ہوئے عثمانی خطرے کو محسوس کیا۔ یہ ممالک سربیا، ہنگری اور وٹس تھے۔ انھوں نے اس خطے میں بنگالہ اٹھانے کی کوشش کی اور سرب امیر براکوٹش کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا جس نے پہلے سلطنت عثمانیہ کی اعانت کو اعلان کیا تھا۔ اب اس نے شاہ ہنگری ہیاڈی کے ساتھ اتحاد کر لیا اور دونوں عثمانی ممالک پر چھاپے مارنے لگے جو اس دور میں اتحاد کے لیے پہلیج بن گئے تھے۔

اس صورت حال میں عثمانی افواج نے سربیا کے علاقے میں پیش قدمی کی اور یکے بعد دیگرے ان کے شہر اور قلعے فتح کرتی چلی گئیں حتی کہ بلغراد تک پہنچیں۔ ان فوجوں نے صدر راہظم محمود پاشا کی قیادت میں سربوں کے تمام علاقے 863ھ 1458/1461ء تکے بعد دیگرے فتح کر لیے۔



یونان، بوسنیا اور البانیہ کی فتوحات

موریا (ڈوئی یونان) کی فتح

الاق موریا کی تفصیل یہ ہے کہ یہ علاقہ دو بھائیوں توس اور نکولس کے مابین اختلاف و نزاع کا باعث بنا تھا۔ ان کے پاس قازغ سے البانیوں کو اس علاقے کے معاملات میں مداخلت کا موقع مل گیا۔ جب سلطان محمد قازغ کو البانیوں کی طرف سے خطر محسوس ہوا تو اس نے 863ھ/1458ء میں موریا پر فوج سے پڑھائی کر دی۔ البانیوں کی گسٹ کھا کر بھاگ نکلے اور سلطان نے مشرقی موریا سے علاقہ سلطنت عثمانیہ میں ضم کر لیا۔ دریں اثنا توس اور اس کے بھائی نے سلطنت عثمانیہ کی سرحد سے فائدہ اٹھایا اور انھوں نے مذکورہ علاقہ واپس لینے کی کوشش کی لیکن سلطان محمد قازغ نے ان کی چال ناکام بنادی اور تملہ کر کے 865ھ/1460ء میں شہر ایتھنز پر قبضہ کر لیا۔ پھر 869ھ/1464ء میں بیکر و آتھن کے جزائر فتح کر لیے گئے۔ یونان پورا یونان عثمانی مملکداری میں آ گیا سوائے بعض استقامت اور قلعوں کے جو وہیں کے ذریعہ حکومت تھے۔ 867ھ/1462ء میں عثمانی فوج نے اقلان (ڈالچا) بھی فتح کر لیا۔



قدیم ریکٹرکی، مینار Monastiraki میں 1760ء کی تعمیر کردہ عثمانی مسجد جو کلاپ کر رہی تھی یہ تخریبی آٹا بھی اسے چھوڑا (Tzam) یعنی تھک چکے ہیں



روڈس شہر کا جزائر بازار

بوسنیا، ہرزیگووینا کی فتح

ترک اسے بوسنیا و ہرزیگووینا کہتے تھے۔ سربیا کی فتح کے بعد سلطان محمد قازغ نے بوسنیا کی فتح ضروری سمجھی جو اسے قلعوں کے لیے مشہور تھا۔ اس کا مقصد عثمانیوں کے خلاف یورپی اتحاد کا سد باب کرنا تھا، چنانچہ سلطان نے حکم بوسنیا کو فتح کیا کہ وہ دولت عثمانیہ کی طاقت کو تسلیم کر لے گا ورنہ اس نے انکار کر دیا۔ اس پر 868ھ/1463ء میں سلطان محمد قازغ نے فوجی بمبارد کر کے شہر فتح کر لیے اور یونان تمام بوسنیا عثمانی مملکداری میں آ گیا۔

۱. بیکر و آتھن: یونان اور ترکی کے مابین واقع یہ سمندر (ایجیڈ) اور اصل بیکر و ریم ای کا ایک حصہ ہے۔ تدریم جہد میں عرب اسے بحر اوقیانوس کہتے تھے۔ درود وانیل کے ذریعے سے یہ شہر و مہرہ سے ملا ہوا ہے۔ بیکر و آتھن کے اہم جزائر یوبیہ (Euboea)، کیوس (Chios)، کیوس، ساموس، جزائر دودکانہ (Dodecanese) اور مائیکناکس ہیں۔ (مستند فی الاصل 91)

الہابیہ کی فتح

866ء جولائی 1481ء میں سلطان محمد فاتح نے حاکم الہابیہ سکندر بیگ کے ساتھ معاہدہ طے کیا۔ اس کے مطابق سکندر بیگ الہابیہ اور اچیری کے سواہر سے دستبردار ہو گیا مگر جلد ہی اس نے مہدی کی بیگم کی فوج کے مدنی لشکر سے کلی معرکے ہوئے فتحی کامیابیوں نے تمام الہابیہ فتح کر لیا اور 872/1487ء میں اسے سلطنت عثمانیہ میں ضم کر لیا گیا۔ اسی اثنا میں سلطان محمد فاتح نے انطاکیہ کے عثمانی ماحول پر اپنا ستر لپکا، سینوپ اور ترابزون فتح کر لیے۔



سٹرونی (سکندر) الہابیہ



محمد راجہ (الہابیہ)



چانق سید اسکندر پاشا (ترابزون)



محمد راجہ (الہابیہ)

1 طرابزون (ترابزون): اس شہر کے نام کی ترکیب طرابزون (انگریزی میں Trabzon یا Trebizond) ہے۔ یہ پیراگاسوس کے جنوب مشرقی گوشے میں یونانی ماحول پر واقع ہے۔ اسے سلطنت روم کا مرکزی شہر ہونے کے باعث ہونے والی اہمیت حاصل تھی لیکن قیصر عثمانی کے عہد سے قیصریہ (کسار) اس علاقے کا اہم ترین مقام بن گیا۔ عرب مصنفین اسے طرابند، طرابندہ اور دیگر اسود کو طرابندہ کہتے تھے۔ (زور وافرہ مغارب اسلام: 545/12) طرابزون کو یونانیوں نے 756 ق م میں Trapezus کے نام سے آباد کیا تھا۔ 1204ء میں جب صلیبوں نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا تو انیسویں صدی میں طرابزون کو پانچ تکتیہ باکرا کیے، انڈیائی، انڈیائی، سلطنت کی بنیاد ڈالی، 1461ء میں عثمانی سلطنت میں ضم کر لی گئی۔ (آکسفورڈ انکسار برائے ریشی، 1825)

دشمن کے مقبوضات کی فتح

فتح پور کی فتح، جو برہنہ نامے مورخ (ہریان) کے سلطنت چٹانیہ میں انعام اور آٹھائوں¹ پر عثمانی کنٹرول کے پٹن نظر اہل دشمن نے انھوں کیا کہ چٹانی اہل یورپ کے لیے خطرات کا باعث بن گئے ہیں، چنانچہ انھوں نے اس روز افزوں خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے مشرق و مغرب کے حکمرانوں کو چٹانیوں کے خلاف ابھارا۔ انھوں نے مصر و شام کے ممالک اور ان کے باجگت رہائستوں کو بھی ایسی ہی ترغیب دی کہ ان میں ریاست عثمان² بھی شامل تھی تاہم دراصل ممالک نے دشمن وادوں کی تحریک و ترغیب پر کان نہ دھرے۔ جب انھوں نے امارت آق قویونلی کو چٹانیوں کے خلاف اکسایا جس کا حکمران اوروز حسن تھا۔ اس نے اس سلسلے میں دشمن سے معاہدہ کیا جس میں بعض ہونہار ممالک اور پشیمانی شریک ہو گئے۔

اوروز حسن: آق قویونلی ترکمان خانوادہ نے منگولوں کے زوال کے بعد دیارِ بحر سے فرات تک اپنی سلطنت قائم کر لی تھی۔ آق قویونلی کے ترکی میں مکی ہیں: "مظنیہ بیگیاں داسے"۔ ان کے حکمران اوروز حسن نے دارالحکومت دیارِ بحر سے تہران منتقل کر لیا تھا جس پر 1502ء میں مغربی قابض ہو گئے (السنجد فی الدعارجہ: 1458ء میں طرہیزدن کے آق قویونلی بادشاہ اچا نے اپنی بیٹی بیگم تہران (دسین) اوروز حسن سے بیاہ دی تھی۔ 873ھ/1468ء میں اوروز حسن نے سلطان ابو سعید تیموری اور اس کے خلیفہ شاہد ابراہان قریہ قویونلی حسن علی کو ایک الگ حکومت دی اور روزوں مارے گئے۔ دریں اثنا اوروز حسن کے امراء نے کرمان، فارس، ہمدان، کردستان اور خوزستان فتح کر لیے، نیز حاکم مومل شہل سے لے بعدا پر قبضہ کر لیا۔ اوروز حسن کی قیادت کے قبضہ نظر اہل دشمن نے 1482ء میں میں ملتان کے خلاف حملت آق قویونلی سے ملتان نہ علاقہ استوا کر لیے تھے۔ دریں اثنا، 1471ء میں دشمن کی بہت بڑی فوجوں نے اوروز حسن کی کئی بڑی فوجیں کاٹنے کے بعد ملتان کا ٹریڈ ریو تہران (امراں) سمیت اس معاہدے کے تحت دشمن سے 200 فوجوں کے ساتھ 600 توڑے دار بند دشمن (Spingandi) چلے گئے (Schoppott) اور گول بارود ابراہان بیک کا گیا۔ اوروز حسن کو تمام اشیائے کو پختہ پر قبضہ دلانے کی کئی فوجیں دی گئیں اور ان کی قیادت اوروز حسن نے تو قوت کو تاراج کیا اور پھر اس کی فوج قیصر پر حملہ آور ہوئی۔ دیکھ لالہ 878ھ/1473ء کی جنگ میں آق قویونلی فوج نے ملتان سے شکست کھائی تھی، اس کا سالار اہل کی فرائض (ناپستی) اوروزوز حسن کا چچا دیکھ (وزیر اعظم ہیں) مارے گئے۔ شب میرا فخر 882ھ میں اوروز حسن انتقال کر گیا (اردو دائرہ معارف اسلام: 545-537/3)۔ 1501ء میں مغلیوں کی فتح سے آق قویونلی سلطنت ختم ہو گئی۔

1 آٹھائوں سے مراد دریائے (Dardanelles) کے آٹھ پل ہیں جو یورپی ترکی کو ایشیائی ترکی سے الگ کرتی ہیں۔ آٹھ پلے ہاتھوں میں تھیں اور کو بیکر مورخ سے ملتی ہے۔ احتمال اس کے خوب میں بحیرہ مرمرہ کے کنارے واقع ہے۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر اور چوڑائی 600 میٹر سے 5 کلومیٹر تک ہے۔ دریائے ایل کی تھیں اور مرمرہ کو بیکر (فرائض) سے ملتا ہے۔ اس کا طول 70 کلومیٹر اور عرض 1270 میٹر سے 7 کلومیٹر تک ہے۔ دریا کا نال کے یورپی علاقے پر چلنے والی کئی بندرگاہیں واقع ہیں۔ (السنجد فی الدعارجہ: 147 و 242)

2 سلطان بیلگاری ایاطولہ کا ایک شاہی خانوادہ تھا جس کی بنیاد 1378/79ء میں ترکمان سردار عثمان اول نے رکھی تھی۔ ان کی ریاست آٹھ علاقہ دارا ابنا ابنا، ایس، آریس، اوسق اور طرس وغیرہ پر مشتمل تھی۔ دارالحکومت آٹھ تھا۔ اس کا آخری حکمران ابراہیم بیک بنی (سنہ 1092ھ/1594ء) کا بیٹا محمد بیک بنی تھا جو بے نام حکمران تھا۔ (اردو دائرہ معارف اسلام: 347/10)



دریاچال میں بھٹی قلعہ یا بازار (Bazcaada) شہنشاہان نے ازبک قبیلہ کو

اس معاہدے کا مقصد دہشت گردانہ کی باہم تقسیم اور یورپ سے عثمانیوں کا مکمل اخراج تھا، نیز امارت قرمان، تراز بند اور اناطولیہ کا کچھ حصہ اور دن سن کی عملداری میں شامل ہونے تھے۔ اور یہ وہ علاقے تھے جو تھیرے، اسود، تھیرے، سرمد، تھیرے، کرم، اور تھیرے، انجمن کے درمیان واقع تھے اور جن پر سلطنت عثمانیہ کا انحصار تھا، انہذا اختلافیہ ویش اور اناطولیہ ریاستوں میں قربت کی اجازت تھیں۔ اسے سکا تھا، چنانچہ جیسے ہی سلطان محمد فاتح کو کون طاقوں کے کھڑکی اطلاع ملی، اس نے فوری طور پر یمنان پر چڑھائی کر دی۔ یوں شہنشاہان 868ھ (اپریل 1463ء) میں یورپی محاذ پر جنگ چھڑائی جس کے دوران میں عثمانیوں کے لیے جنگی پر قبضہ کرنا ممکن ہو گیا۔ اس صورت حال میں اہل ویش پر یمنان ہونے۔ ان میں تھا سلطنت عثمانیہ کا سامرا کرنے کا پادار تھا، انصوفاً جبکہ چھپ کا بھی انتقال ہو گیا تھا۔ نئے پاپ نے سلطنت عثمانیہ کے خلاف رزم آرائی میں شرکت سے انکار کر دیا۔

ان حالات میں سلطان محمد فاتح نے جان لیا کہ ویش کی فوری قوت توڑنے کا بغیر کوئی چارہ نہیں، انہذا اس نے ویش کے قبضہ جزیرہ کر بوجہ پر جا ہل دیا اور 876ھ (1470ء) میں اسے فتح کر لیا۔ اس کے بعد عثمانی صفا کر تھیں (شرقی یونان) اور اسکا میں داخل ہو گئے۔ اور اناطولیہ میں عثمانی فوج فتح کے پرچم لہرائی ریاست رضوان تک جا پہنچی۔ یوں سلطان محمد فاتح کچھ کرم کے تمام شمال مشرقی ساحلوں پر اپنا اقتدار قائم کرنے میں کامیاب رہا۔ اب اسی کے سامنے اس کے سامنے کھلے پڑے تھے، دریائے کاکا، تراز بند اور ریاست قرمان جن پر کچھ عرصے کے لیے اوژون حسن

قائیں ہو گیا تھا، وہ پادارہ فتح کر کے عثمانی سلطنت میں شامل کر لیے گئے۔ دوسری طرف عثمانی افواج نے دریائے ڈینیوب کے ساتھ ساتھ چڑھائی کرتے ہوئے ہنگری کو خستہ و تاراج کیا اور زغرب فتح کر کے آسٹریا میں داخل ہو گئے، نیز ترکوں نے ویش کے ساحل اور شرقی اسی پر یمنان کر۔

ان عثمانی فتوحات کے نتیجے میں اہل ویش سلطنت عثمانیہ سے صلے کے فرائض کرنے پر مجبور ہو گئے (شمال 884ھ / 1478ء) اور انھوں نے پہلی بار وہاں اور سالانہ جزیہ کی ادائیگی کی شرط پر عثمانیوں سے صلے کر لی۔ علاوہ ازیں کئی مقامات سے ویش والوں نے اڈا کیا جن پر وہ ویش پہلے آ رہے تھے۔ انھوں نے آگرہ اور تمام اہلیانہ عثمانی کر دیے اور یمنان کے کھنچ چھڑا صلے مقامات ان کے تسلط میں باقی رہے۔



جزیرہ (جزیرہ) میں عثمانی مسجد

آگرہ پر بنا لیا گیا۔ کربت کے بعد یونان کا دوسرا جزیرہ ہے جو تھیرے، انجمن کی طرف واقع ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلام (54/3) کے مطابق "1469-70ء میں ترکوں نے یونان (Euboea) فتح کر لیا اور 264 برس تک اہل ویش کے قبضے میں رہا تھا۔"

کریسیا کی فتح

مشرقی یورپ میں تاریخی سلطنت آلتون اردو (سنہرا لشکر) کی شکست ورنیت سے جو ریاستیں وجود میں آئیں، ان میں اہم ترین ریاست کریسیا تھی جو مشرقی یورپ میں واقع تھی۔ چنگیز خان کے بڑے بیٹے جوچی خان کی اولاد میں ”جوچی اولوٹو“ کے نام سے جوچی کی خانوادہ حکمران چلا آ رہا تھا۔ اس کے ذوال سے جن ریاستوں نے جنم لیا، ان سے کریسیا کی بنیادی جڑیں بہت نمایاں تھیں۔

آلتون اردو: چنگیز خان کے فرزند کبیر چوہی (یا چوچی) کا دوسرا بیٹا ساتو (Satu) 1236ء سے 1241ء تک وہیں کے وسیع علاقے بشمول یوکرین زیر اقتدار لائے جس کا سیلاب 13۰۰ء آلتون اردو کے نام سے اس خانوادے کی حکومت 1502ء تک برقرار رہی۔ باتو کا آزاد کردہ دار الحکومت سرگی (سراسے) (زیریں دولاگ) کے کنارے واقع تھا۔ گو، قاف کا علاقہ بشمول چاریچمول 1260ء تک اور بلغاریہ 13۰0ء تک آلتون اردو کے تسلط میں رہا۔ اردو نے زوزس (Golden Horde) کا بدعز کی نام آلتون اردو یا آلتین اردو (Altin Ordu) ہے۔ مقامی آسانیت میں اس ملک کو گورنا رشت چٹیا کی کہا گیا ہے۔ باتو کے بڑے بھائی اوردا (Orda) نے مغربی سائبیریا میں ایک ریاست قائم کی تھی جسے چلی یا سفید لشکر (Blue Or White Horde) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ریاست اردو سے زوزس کے ماتحت تھی۔ 1268ء میں باتو کا بھائی بک (یا بکت) چاشین ہوا۔ دو پہلا غلہ خیز اور قاضی نے غریب اسلام (مشرقتہ) نقل و حرکت کے تباہیوں کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا آغاز کیا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے کمزور بھائی کو شان نے 1288ء میں خلافت بغداد کو چاہ کر کے ترکستان کی شدید غلہ خیز مہم لی، چنانچہ آلتون اردو اور ایران کے خانہ جنگی حکمرانوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ انہی میں گو قاف خانہ جنگی کے زیر اثر آ گیا۔ بک نے مصر کے منگ کھنڈوں سے خانہ جنگیوں کے خلاف معاہدہ بھی کیا تھا۔ مصر کے ممالک (عسکریوں) کی بڑی تعداد 13۰۰ء سے 13۰۳ء کے علاقے سے چلی گئی (دکن الدین جس کا نقشہ یوکرین سے تھا)۔ بک کے چاشین اگرچہ خانہ جنگی جدوجہد کے عہد کا دور رہا، تاہم اوز بک خان (13۰۳-۱۳۱۲ء) مسلمان تھا جس نے دو لاکھ کے علاقے میں اسلام کی بنیاد ڈھکی۔ اور بیکوں کا یا قیلاہ اس کی اور بیک (ڈولیک) کے نام سے مشہور ہوا۔



جوزاں میں تعمیر شدہ مسجد گمیش خان (Gümüş Hanı) جو مشرقی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے

1380ء میں ریاست مسکووی (Duchy of Muscovy) کے روسیوں نے دریائے ڈان (Don) کے کنارے مانڈی (Mamai) کی تاریخی فتح کو شکست کا شوق دیا اور مسکووی کے گریڈ ڈیپ نے اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ 1391ء میں تاتار نے اردو سے زوزس کے حکمران تختیش کو شکست دی اور مشرقی چاہو کر ۱۳۱۵ء اس کے بعد تاریخی سارا راچکو (Edilq) حکمران بن گیا۔ اس نے 1399ء میں تاتاروں کی (سختی) فوجوں کو شکست دے کر ان کی پیش قدمی روک دی تاہم اس کی موت (14۱9ء) کے بعد سلطنت کا شیرازہ بھرنے لگا۔ جوزاں اسزخان اور 1438ء میں کریسیا میں آزاد ریاستوں کے قائم نے اور تیز کر دیا۔ 1502ء میں پہلے ”آوردے عظیم“ نے آخری بار قبضہ کر شکست کھائی اور مسکووی اور کریسیا نے اس پر تاج حاصل کر لیا۔ جوزاں، اسزخان اور سائبیریا کی ریاستیں، بطوریں معدی بیسی میں (روسوں کے چاقوں) فتح ہو گئیں (1552ء میں روسیوں نے فتح کیا)۔ (اردو دائرہ منافع اسلام: 839/3-844) روس کے قبضہ مسلم اکثریتی علاقے داغستان، چچنیا، داغستان و چاچیریا اور یوکرین میں شام کریسیا آج بھی اسلامی ریاست ”آلتون اردو“ (اردو سے زوزین یا مشرقی لشکر) کی یاد دلاتے ہیں۔



قصر ثاقب (الچم سرے کریمیا) کا حصہ جس میں کچھ

ریاست کریمیا جزیرہ نما سے کریمیا میں قائم ہوئی تھی جو بحیرہ اسود کے اندر آج کل کے وسیع تر یوکرین میں شامل ہے۔ اس وقت یہ ریاست شمالی قفقاز اور روس تک پہنچی ہوئی تھی۔ کریمیا کے ساحل پر متعدد قلعے تھے جہاں اول جنوں نے بندرگاہیں کھول رکھی تھیں۔ یوں ترکوں کے ہاتھوں قسطنطنیہ (اسلامبول) فتح ہونے تک بحیرہ اسود کی تقریباً تمام تجارت جمہوریہ جنوں کے کنٹرول میں تھی اور وہ تجارتی لگن وصول کرتی رہی تھی کہ سلطان محمد فاتح نے آجائیس (آجائیس پائسوس اور دروہ وانیال) بندرگاہیں اور قسطنطنیہ کا علاقہ غلطہ^۱ اہل جنوں کے قبضے سے چھڑا لیا۔ جمہوریہ جنوں کے لیے یونانی طاقتوں (عثمانی اور پارتھین سلطنتوں اور روس) کی رزم آزمائی مشکلات کا باعث بنی اور اہل جنوں اور کریمیا میں اپنی نوآبادیوں کے باہمی آجائیس کے راستے سامان کی نقل وقل کے لیے دولت عثمانیہ کو لگن ادا کرنے پر مجبور ہو گئے۔



نقشہ 136

^۱ غلطہ (Galata) شائع زرین کے قریب واقع قسطنطنیہ کے اس نام کا قدیم نام Sykxae تھا اور ایک شہر نام Pera (دوسری طرف) بھی مختلف نقشوں میں استعمال ہوتا رہا۔ ۱۲۸۱ء میں قیصر میکائل پنجم نے غلطہ اہل جنوں کو دے دیا۔ انھوں نے یہاں دریائے سوفیہ کنارے قلعہ تعمیر کیا۔ اہل جنوں نے یہاں تعلقہ سرائے کی بنیاد رکھی جو شاہی عدم کی تربیت گاہ کے طور پر کام میں آئی جاتی تھی۔ اسے ۱۸۶۷ء میں شاہی ثانوی درس گاہ (Lycée Imperial) بنا دیا گیا۔ غلطہ سے متصل ساحل سمندر کی مشرقی سمت میں گمہ قلعہ نے بندرگاہیں ڈھالنے کا کام کیا (طوط خانہ) قائم کیا تھا۔ (اردو اور ترجمہ صوفیہ اسلامیہ: 560/2: 562)

اور سلطان محمد قاضی کو بحیرہ اسود سے بحر ہند تک کے علاقوں کی رازت تھیں، انھوں نے فتح قسطنطنیہ کے کچھ عرصہ بعد عثمانی 855ھ بمطابق 1454ء میں ایک بڑی بیڑا کریمیا بھیج دیا تھا جس نے کریمیا میں اہل جدو کی بڑی بندوق کھڑکھڑا کر سالانہ خراج کی ادائیگی پر مجبور کر دیا۔ یوں بحیرہ اسود کو بحیرہ مہابہ بنانے کی سلطان محمد قاضی کی سیاست ظاہر رہا۔ اس نے 856ھ بمطابق 1457ء کی گرمیوں میں اپنی تخت نشینی کے فوراً بعد اپنے قبو دان دریا (نہر) کا پلٹا اطلالیہ میں ایک 80 فٹ لمبی جہازوں کے صہرا بحیرہ اسود کے ساحلوں کی طرف روانہ کر دیا تھا۔ اطلالیہ ایک نئے جنوب میں اطلالیہ فتح کر لیا اور چھپتی بڑوں (آج ہمارے) پر عثمانی اقتدار کو کمزور کیا جو چار چار سال آدھے تھے۔ اسی طرح اس نے شمال میں قلعہ سوخوم پر بھی قبضہ کر لیا، نیز انٹاز میں نے اطاعت قبول کر لی جو اسامہ قبول کر چکے تھے۔ یوں چار چار کا تمام سال 856ھ بمطابق 1457ء سے سلطنت عثمانیہ کی مملکت اری میں شامل ہو گیا۔

884ھ بمطابق 1479ء میں اچارستان اور باطلیم قسطنطنیہ صہرا پر عثمانی سلطنت میں شامل ہو گئے۔ یہ اس شے پر عثمانی اقتدار کا نقطہ آغاز تھا جس کا سہرا سلطان محمد قاضی کے سر بندھا، چنانچہ اس نے انتہام کیا کہ بحیرہ اسود میں عثمانی پرچم کے سوا کوئی اور پرچم بلند نہ ہو۔ اہل جدو، جو کھد میں مقیم تھے، کریمیا سے اٹلی آئے جانے کے لیے ہنگری اور ایلانیہ کا راستہ اختیار کرتے تھے اور اس کی خاطر وہ خان کریمیا کو نگہبانی ادا کرتے تھے۔ اسی لیے سلطان محمد قاضی نے کھد - اٹلی تجارتی راستے کو کاٹ دینے کا فیصلہ کر لیا۔



گورجنگو (کریمیا) کے آثار

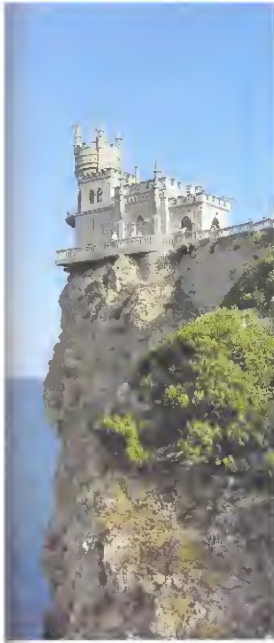


سورٹی سے بحیرہ اسود کا منظر



باطلیم کی ایک مسجد

- 1 باطلیم (Batumi): یہ چار چار کی جہد ہے یا چار چار کا دار الحکومت ہے اور بحیرہ اسود کے ساحل پر واقع ہے۔ (المسجد فی الاکادم)
- 2 سوخوم یا سوخومی (Su khumi): یہ چار چار کی بحیرہ اسود پر واقع بندرگاہ ہے اور جہد پر انٹاز پر کاردار حکومت ہے۔ (المسجد فی الاکادم)
- 3 انٹاز: یہ مغربی قسطنطنیہ میں بحیرہ اسود کے کنارے ایک باطلیم ہے۔ قسطنطنیہ میں انٹاز پر کریمیا تو وہاں کے لوگوں نے حمایت قبول کر لی۔ گرچہ ان (چار چار) داروں کی ریاست کے مطابق عرب سالار عثمان فر (مروان الناکم) نے دریاں اور درند کے دروں پر قبضہ کیا تھا کہ انٹاز پر چڑھائی کی۔ عام القس اعلیٰ (830ء، 853ء) کے جہد میں انٹاز کی عربوں کو فتح کر دیا۔ 1078ء - 1010ء کے دوران میں شاد چار چار حکمران تھے۔ انٹاز پر چڑھنے کے شاد انٹاز پر کا لقب اختیار کیا۔ عثمانی جہد میں انٹاز میں اسامہ قبول کر لیا۔ 1810ء میں انٹاز پر کے امیر سلطان نے اپنے چار چار بھائی ارسلان ایک کے خلاف دھن سے مدد مانگی تو کسی فرج نے سوخوم پر قبضہ کر لیا۔ دراصل سلطان نے کسلی مذہب اور چار چار نام اختیار کر لیا تھا۔ 1930ء میں روس نے انٹاز پر چار چار کا حصہ بنا دیا۔ (امداد داؤد و عارف اسلامیہ: 339/1-341)
- 4 اچارستان یا چار یا (Adjarskaja): یہ چار چار کے انور بحیرہ اسود پر واقع ہے جہد ہے جس کا دار الحکومت باطلیم ہے۔ (المسجد فی الاکادم: 27)



پائنلارکریا میں آرمیا کی پہلی پرقدہ امپائر کا گولڈن

عثمانی امپرائگرگدیک احمد پاشا نے 1571ء 1475ء کو آٹا بڑا جری پیرا لے کر فسطیہ سے لگا جو بحیرہ اسود میں اس سے پہلے کسی نہیں دیکھا گیا تھا۔ اس میں 183 جنگی جہاز اور 2800 چہار شاہیں تھے جن کی کل تعداد 473 تھی۔ اہل جزیرہ کی سالہاں کریمیا پر بندرگاہوں، سدھاق اور منکب نے جلد تھیوار وال دیے۔ کریمیا کے اہمائی جونی سالہ پر واقع بندرگاہ منکب، یانا کے کریم مغرب میں، کمان کے سامنے تھی۔ اس دوران میں بحیرہ اسود کے جونی سالہ پر بازنطینی سلطنت کا جو کچا کھیا علاقہ تھا وہ بھی عثمانیوں کے قبضے میں آ گیا۔ پھر عثمانی پیرا فتح چارچا سے بحیرہ اڈوف متعل ہو گیا اور اڈوف کی دریائی بندرگاہ جی جی جو بحیرہ اڈوف کے شمال مشرقی سالہ پر دریائے ڈون کے ڈیلن میں واقع ہے۔ اڈوف میں ایک منطیہ عثمانی قلعہ تعمیر کیا گیا جہاں فوجی دستے قیامات کیے گئے۔ لہذا میں ایک بڑے شہر کی بنیاد ڈالی گئی جس کی آبادی بتدریج سات لاکھ تک پہنچ گئی۔ یہاں بھی فوج قیامات کی گئی۔

دریس آٹا، خان کریمیا نے دولت عثمانیہ کی اطاعت قبول کرنی اور دو طرفہ معاہدہ طے پا گیا۔ ٹان کریمیا اور سلطان محمد ثالث نے معاہدے پر دستخط کیے۔ اگلے تین سو برس تک کریمیا کا نظام حکومت اسی معاہدے کے تحت چلتا رہا۔ اس معاہدے میں طے پایا کہ عثمانی سلطان کریمیا کی امارت پنچیر خان کی نسل میں رکھنے کی ضمانت دے گا۔ سلطان کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ کسی بھی شخص کو کریمیا کا ٹان (امیر) مقرر کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ پنچیر خان کی نسل سے ہو۔ عثمانی سلطان نے خان کریمیا کی عزت افزائی کے لیے یہ طے کیا کہ کریمیا کی مساجد میں ہماری طلیقہ اور عثمانی سلطان کے بعد خان کریمیا کا نام پڑھا جائے

1 افسانہ القو حات الاسلام (عربی) میں یانا کو افسانہ لانا لکھا گیا ہے، حالانکہ ٹان تو سالہ کریمیا سے تکریمیا اڑھائی چارکھویر دور بحیرہ روم کے وسط میں واقع ہے جبکہ "یانا سالہ کریمیا کی ایک بندرگاہ ہے جہاں فروری 1945ء میں اتحادی لیڈروں نے جیٹل وردا طیف اور اٹلان کی طاقت کوئی تھی جس میں یارپ کی سرحدی تقسیم کے فیصلے ہوئے۔" (کرسٹوفر اگلس، ریلرس ڈکشنری، 1974ء)

2 لہذا یا لہذا: یہ جرمہ نمائے کریمیا کے جونی سالہ پر (ازمہ و تھی کا ایک شہر ہے جو آج کل بحرا ہے قدیم نام تھیوڈوسیا (Thendiosia) سے شہر ہو گیا ہے۔ جرمہ میں صمدی صمدی کے آخر میں جنو (Genoa) کی خاندانی جمہوریت نے یہ جگہ تاریک سردار "اموران تھوڈوس" سے خریدی تھی جو قو کا تھوڈوس کا بیٹا اور جرمی (ان پنچیر ٹان) کا پوتا تھا۔ (اردو وکر معارف اسلام، 338,337/17)

باب سوم

سلطان محمد غزنوی کا دور

اور تان کر یہاں ہو سکے ڈھالے ان پر سلطان کے بند خاں کا نام رقم کیا جائے۔ یوں بیکر اسود پر عثمانی عہداری مسلم ہو گئی اور سلطنت عثمانیہ کی حدود یکبارہ لاسکو کے جنوب میں 55 درجہ عرض بلد تک پہنچ گئیں۔ اس دوران میں مشرقی تھیراؤ تھینا میں نریم دسیم فتح ہو گیا۔
880ھ/1475ء میں سافر¹ عثمانی عہداری میں داخل ہو گیا اور 884ھ/1479ء میں دریائے کوہان² کا باندھ فتح ہو گیا یہاں قلعہ آٹا یا کو مشہور بنا گیا جو سندر کی طرف چارو کس کا دروازہ تھا۔



غزنی قلعہ (پاکستان) کی ایک تصویر



مشرق وسطیٰ کے ایک دور (مشرق وسطیٰ) کی ایک تصویر

1۔ سافر: یہ جزیرہ تھیراؤ (Chios) کا ترکی نام ہے۔ یہاں ایک قوم دور (Pistacia Lentiscus) پائی جاتی ہے، چنانچہ عرب اس جزیرے کو جزیرہ لاسکس (Mastic Island) بھی کہتے ہیں (گورہ دار و معارف اسلام: 609/10)۔ تیس سالہ ترکی کے قریب تھیراؤ تھینا میں واقع ہوئی جزیرہ ہے۔ اس کا رقبہ 90.4 مربع کلومیٹر اور آبادی 65 ہزار ہے۔ (الحدود، ص 144)

2۔ دریائے کوہان: رواس کا یہ دریا قسطنطنیہ (Constantinople) کی پانی کی لائن (Eibrus, 5642m) کے درمیان سے نکلتا ہے۔ یہاں پر قراچائی چرکس اور کرمانیہ کی مسجدوں میں سے جتا ہوا تھیراؤ ازاد میں جا کرتا ہے۔ قراچائی چرکس کا دار الحکومت چرکس (Cherkesk) ہے۔ یہاں کے کوہان کے کنارے واقع ہے۔ (مغز اس آف دی ولڈ)

اطلی کی مہم

سلطان محمد فاتح کی بڑی خواہش تھی کہ وہ روم کو سلطنت عثمانیہ میں ضم کر لے، وہاں اس کا سکھ چلے اور عثمانی سلطنت کی فرمانروائی کے تحت تاج رومیہ اور تاج عثمانیہ ایک ہو جائیں۔ یہی ایلے وہ ضروری سمجھتا تھا کہ اٹلی (اطالیہ) اور اس کے ساتھ روم فتح کر لے۔ عثمانی اٹلی میں نیپلز کی بڑی ریاست تھی جس میں صقلیہ (سسیلی) بھی شامل تھا مگر اب سسیلی پر ہسپانیہ (سپین) کا عمل دخل چلا آ رہا تھا۔

جزیرہ نما کے اطالیہ کے نصف پر پایا کے روم کا حکم چھٹا تھا۔ اس جزیرہ نما میں ڈینی کلورنس اور ڈینی میلان (لہمارڈی) بھی چھوٹی ریاستیں تھیں۔

اٹلی، عثمانی عہد میں کچھ روم کے ساحل پر واقع چمکے ساحل ویا آسٹریا، ستریز، لیڈو اور آراس میں گمراہا ہے۔ اس کے مشرق میں بھیرا، لیڈو، ریونک اور بھرہ آئے ہیں تاکہ جب میں بھیرہ روم اور مغرب میں بھیرہ طریشیا واقع ہے۔ اس کا بقدر 2 لاکھ ۹ ہزار 250 مربع کلومیٹر اور آبادی 5۰ کروڑ 77 لاکھ ہے۔ دارالحکومت روم (Rome/Roma) ہے۔ میلان، نیپلز، ٹورن، جنوا (Genoa)، وینس، پادرو (سسیلی)، بولونا، پارلی ٹریسٹ اور فلورنس اہم شہر ہیں۔ اٹلی ایک جزیرہ نما ہے جو شمال میں کوہستان پیمس سے لے کر جنوب مشرق کی طرف پھیلتا چلا گیا ہے۔ اس کے شمال کی طرف جنوا، وینس اور ٹریسٹ کی سمیتیں ہیں اور جنوب میں فلج تارتو ہے۔ اس کے آتش فشاں ہیراڈیووس اور اونی (سسیلی) بہت مشہور ہیں۔ وینک اور سان ماریو کی ریاستیں اٹلی کے اندر واقع ہیں۔ سسیلی، سارڈینیا، کپیری اور ایلہا کے جزیرے اٹلی میں شامل ہیں۔ رومی تہذیب اٹلی میں پران چڑھی تھی۔ 753 ق م تا 509 ق م روم میں بادشاہت قائم رہی اور 800 ق م سے 3۱ ق م تک رومی جمہوریہ نے شہرت پائی۔ دوسری اور پہلی صدی ق م میں متحدہ وین، یونان، ایشیا کے کچھ، شام اور اردگرد کے علاقے رومی حکومت میں شامل ہو گئے۔ 3۱ ق م میں آکلیئس نے قیصر آگستس کے نام سے اٹلی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ رومی سلطنت 395ء میں مشرق اور مغربی رومی مملکتوں میں تقسیم ہو گئی۔ سامانی دور میں اٹلی کا بیزنٹیا اور بیزنٹیا اور حبشہ (ایثیوپیا) پر قبضہ رہا۔ اطالوی ریاستوں کے اتحاد (80-1859ء) سے

روم تیار ہوا ہے۔



جدید اٹلی وجود میں آیا۔ 1922-45ء میں اٹلی پر سوویت کی فاشسٹ پارٹی حکمران رہی اور نازی جرمنی کے نظریے اتحاد پر مبنی روم کو درجہ میں آج جس نے اتحادیوں کے خلاف دوسری جنگ عظیم (1939-45ء) لڑی۔ (جرمنی، اٹلی اور ان کا تیسرا گروہی سامانی جاپان اتحادیوں سے پار گئے۔) 1945ء میں سوویت کو چھائی دی گئی اور 1946ء میں اٹلی جمہوریہ قرار پایا (السنجد فی الاملاہ)۔ پانی تدبیر میں اٹلی روم کے مرکز کے تحت دوسری صدی ق م سے حیرت دہا تھا حتیٰ کہ 476ء میں سلطنت روم کا خاتمہ ہو گیا۔ قرون وسطیٰ میں اٹلی کی شہری ریاستوں اور پاپائیت میں بٹ گیا۔ اس زمانے میں یہاں گوتھک، ایلانے طوم (Renaissance) پران پڑی۔ انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں گرچالڈی کی قیادت میں قومی تحریک اٹلی اور 1861ء میں شاہ سارڈینیا نے اٹلی کو متحدہ اٹلی کا بادشاہ قرار پایا۔ 1915ء میں اٹلی اتحادیوں کی حمایت میں جنگ عظیم اول میں گورچا۔ (آسٹریا، ہنگری، بلغاریہ اور رومانیہ)

۱ عربی مصلحتیہ انتقامات اللہ ہے شاہ رومیہ کی جگہ تاج برٹانیہ اور ہے، مالاکہ، برٹش تاج (قصہ) 26 برس پہلے سلطنت عثمانیہ میں ہو چکا تھا۔

نہیں۔ یہ ریاستیں ایک دوسری کے تابع نہیں تھیں اور ان میں سے کوئی بھی جمہوریہ جنو کی سی اہمیت کی حامل نہ تھی۔ اس سلسلے میں سلطان محمد فاتح کی خواہش تھی کہ وہ جو فنی قلمی کا سلطنت عثمانیہ سے ملحق کر لے تاکہ سلطان محمد کی حیثیت سے اس کی سیادت قائم ہو جائے۔ جنگی کئی اطالوی شہزادے جیسے جنوں نے پہلے ہی سلطان محمد فاتح کی اس حیثیت کو تسلیم کر لیا تھا۔

اطالوی ریاستوں میں عثمانی سکوں کا اجرا

بعض ریاستوں نے تو سلطان محمد فاتح کے نام کے سکے بھی جاری کیے۔ ان پر اس کی شبیہ موجود تھی۔ ان پر مرقوم لاطینی عبارت یوں پڑھی جاتی ہے:

Svlani Mohammeth Othomani Vgvt Bzanlii Inperatoris 1481
Svltauus Mohammeth Othomans Trczorm Imperator.

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے:



سلطان محمد فاتح کے ہاتھ کا

”سلطان محمد فاتح کی بیوی (بارتھنی) بادشاہ 1481ء اور ”سلطان محمد بادشاہ ترکان“ سلطان محمد فاتح کے حکم پر سابق وزیر اعظم اور امیر البحر محمد کبک احمد پاشا نے تصف عثمانی بحری بیڑے کے ساتھ اٹلی کی طرف بخاری اور اٹلی دونوں کچا شہرہ رودس کی بحری بیڑے پر روانہ کیا۔ بحیرہ روم میں ان دو عثمانی بیڑوں کی نقل و حرکت سے عثمانیوں کی بحری قوت کا بے پناہ اظہار ہوتا تھا۔ اٹلی پر حملہ آور بیڑے میں 40 ہزار سے 52 چھوٹے جنگی جہاز شامل تھے۔ علاوہ ازیں 40 چھوٹے دھڑلے کے لیے تھے۔ یہ بیڑا پہلے آئے ان کے اتر اٹلی میں البانیہ کی بندرگاہ (کونیٹا)

میں داخل ہوا، پھر اس نے 18 مادی الاہی 885ھ 26 ریلٹی 1480ء کو کنگر اٹھایا اور 75 کلومیٹر عرض آئے ان کے اتر اٹلی میں منتر کرتے ہوئے 16 ہزار بیڑے، ایک ہزار گز سوار اور بہت سی توپیں اٹلی کے ساحل پر اتار دیں۔ یہ فوج قلعہ اتر اٹلی کے قریب اٹری اور اٹلی قلعہ نے 14 دن کی طبع مراعت کے بعد ہتھیار ڈال دیے۔ اس دوران میں قلعے کی کل 22 ہزار فوج میں سے 12 ہزار فوجی مارے جاتے تھے۔ سپہ سالار خیر الدین مصطفی بیگ نے قلعے میں ساڑھے چھ ہزار عثمانی بیاد فوج قیادت کی۔ تھیلز کے بادشاہ فریٹ کو اس قلعے پر بلا بولے کی جرأت نہ ہوئی۔



قلعہ اتر اٹلی (دہلی)

مسیحی طیب کی سازش اور محمد فاتح کی شہادت

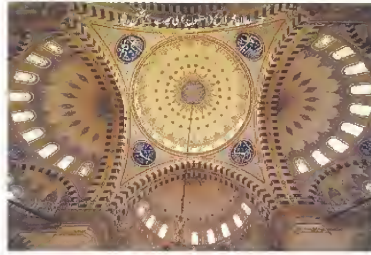
دیریں راجہ جبکہ سلطان محمد فاتح روم کی فتح کے لیے جنگی تیاریاں کر رہا تھا، اُسے اپنا تک طبعیت چھوڑنے آ گیا۔ یہ اس زہر کا اثر تھا جو لاکوہ نامی وحشی طیبہ سازش کے تحت سلطان کو بندھن کھانا دار ہاتھ اور اس کے پیٹھے میں اس فاتح اعظم کی موت واقع ہو گئی۔ لاکوہ نے مسیحی طور پر اسلام قبول کر لیا تھا اور اپنا نام یسوعوب یا شاکھ لیا تھا۔ اس بد بخت نے سلطان کی موت کی خبر فی الفور پش ارسلال کی جو وہاں سولہ دن بعد پہنچی۔ اس کے مکتوب کے الفاظ مسیحی لہرت کی عکاسی کرتے تھے الفاظ یہ تھے

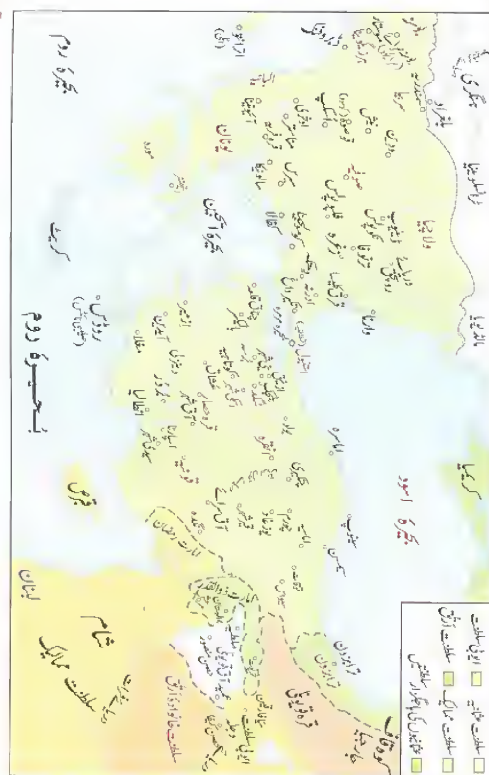
Le Grand Aquilae Morta (عظیم لکھ مر گیا)

یہ خبر پہنچتے ہی یورپ کے گرجوں کی گھنٹیاں بجنے لگیں اور یورپ کے حکم سے جن راتیں شہر ان کے محرم اسم ادا کیے جاتے رہے جبکہ عالم اسلام کے اطرافہ و اکواف میں فحش و فحش

سلطان محمد فاتح نے انکی بے مثال شہادت کے بعد انتقال کیا جو اس سے پہلے کسی حکمران کے حصے میں نہیں آئی تھیں۔ سلسلہ طاریہ فتح قسطنطنیہ کے وقت ۵۱۴ ہزار مربع کلومیٹر پر محیط تھی جس میں سے ۱۵۰ طو یو میں ۵۰ ہزار مربع کلومیٹر اور بلقان میں ۵۱۴ لاکھ ۵۴ ہزار مربع کلومیٹر کا علاقہ تھا۔ اور فتح قسطنطنیہ کے ۲۵ سال بعد جب اس کی وفات ہوئی تو سلطنت عثمانیہ کا رقبہ ۲۲ لاکھ ۱۴ ہزار مربع کلومیٹر تک پہنچ گیا تھا جس میں سے ۱۷ لاکھ ۳ ہزار مربع کلومیٹر کا علاقہ یورپ میں تھا اور ۵ لاکھ ۱۱ ہزار مربع کلومیٹر ایشیا میں۔

سلطان محمد فاتح نے اسلام اور مسلمانوں کے لیے جو کچھ کیا، اس کے عوض اللہ تعالیٰ سلطان پر اپنی رحمت فرمائے!





سلطنت عثمانیہ سلطان محمد فاتح کے عہد (1481ء) میں

سلطان بايزيد ثانی اور اُس کی فتوحات

سلطان بايزيد ثانی نے 22 ربیع الاول 866ھ / 23 مئی 1481ء کو زام باقتار سنبھالی۔ کچھ عرصہ وہ امور سلطنت چلانے میں مصروف رہا اور اس کے بعد سلطنت عثمانیہ کی فتوحات کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا۔

فتح بلغاریہ (مالدیو یا)



سلطان بايزيد ثانی نے فتوحات کا آغاز 868ھ / 1483ء میں ہنگری پر فتح حاصل کر کے کیا اور اگلے سال مالدیو یا¹ کا رخ کیا اور اس کے کئی شہر فتح کر لیے۔ قلعہ کیلی 20 مئی 868ھ / 15 جولائی 1484ء کو فتح ہوا اور قلعہ اکریان (آئی کرمان)² جو تھوڈا سو پر واقع تھا، 25 رجب 869ھ / اگست کو مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ اس سے پہلے عثمانیوں نے تین بار 822ھ /

1419ء، 858ھ / 1454ء اور 879ھ / 1474ء میں اس فتح کرنے کی کوشش کی تھی جو ناکام رہی۔ اب یہ فتح عثمانیوں کے دریائے ڈینیوب اور

1 مالدیو یا: بلغاریہ، ایلی یا: بلغاریہ، والچی صوبہ، بلغاریہ یا: مالدیو یا (Moldavia) کا ترکی نام ہے جو بلغاریہ و بلغاریہ کے نام پر رکھا گیا جس نے 760ھ / 1350ء میں جبال کارپاٹ (Carpathians) اور دریائے نیسٹر (Danester) کے مشرقی جانب ایک ریاست قائم کی تھی۔ ترکوں نے پہلی بار ناکام کوششوں کے بعد اب خان کریمیا سے اس کو فتح کیا۔ آئی کرمان اور کیلی (Kili) پر عثمانیوں نے اور کوٹان (Kawshan) اور توہاسر (Tombasar) پر خان نے فتح کر لی۔ سلطان کی طرف سے بلغاریہ پر موصوفی دہلی (Voy vade) بھیج دی گئی۔ دور دورے تھے۔ ان کا نشانہ حاکمیت، تعلیم، مصلحت اور ترغیب و ترہک (ترکی لفظی) تھا۔ 1189ھ / 1775ء میں آسٹریا نے مالدیو یا کے شمال مغربی حصے کو بونا (Bukovina) پر قبضہ کر لیا اور 1227ھ / 1627ء میں روس نے سربریا (Bessarabia) کا اہلی کر لیا (سربریا کا بونا حصہ ان دونوں مالدیو یا میں اور باقی کریمیا میں شامل ہے)۔ 1276ھ / 1859ء میں اتحاد (Walachia) اور بلغاریہ کو یکجا کر دیا گیا جسے 1878ء میں ترکوں سے آزادی ملی (روڈا کرہ، مغربی اسامیہ، 679/4)۔ خوب مشرقی صوبہ کا فسطی ننگ ملک بلغاریہ (Moldova) سابق مالدیو یا) رہا اور ترکوں کے درمیان واقع ہے۔ اس کا دار الحکومت چائناؤ (Chisinau) ہے۔ 1945ء میں، روس نے چائناؤ کے چھوڑے ہوئے علاقے سے بلغاریہ کو یکجا کر لیا جس پر سوویت روس کا تیسرا راجہ تھا کہ 1991ء میں یہ آزاد ہو گیا۔ (آکسٹروا، انکسٹروا، روسی 930)

2 آئی کرمان: ایک کریمیا کا یہ شہر دریائے نیسٹر کے دہانے کے بائیں کنارے واقع ہے۔ ترکی نام "آئی کرمان" کے قریبی چڑا، اسطیغ شہر، "چڑا" میں صدی بعدی میں Album Cestrum (اسطیغ شہر) کے نام سے ایک عیسوی قلعہ تھا۔ اور اس صدی کے آخر میں دولت مالدیو یا اس پر قابض ہو گئی تھی۔ 1806ء میں آئی کرمان پر روسی قابض ہو گئے۔ (روڈا کرہ، مغربی اسامیہ، 181/1) اب آئی کرمان بلہورڈ زسٹروفسکی (Bilhorod Dnistrovskyi) یعنی "مستطیع قلعہ" کہلاتا ہے۔

دریائے ڈینیوب کے دبانوں پر عثمانی قبضے کے باعث ممکن ہوئی۔ یوں عثمانی کریمیا کی طرف جانے والے جنگی کھیموں کے تمام راستے کے مالک ہو گئے اور ریاستِ مالڈویا اپنے تمام ساحلی علاقوں سے محروم ہو گئی اور اس کے پاس بحیرہ اسود کا کوئی ساحل نہ رہا۔ اس کے ساحلی علاقے سلطنتِ عثمانیہ کا حصہ بن گئے اور یوں بحیرہ اسود تمام ترک بحیرہ و عثمانی بن گیا۔

فلج سلاوا، چیچا و کریمیا

سن 886ء تا 1492ء کے اواخر میں گورز ہرنیا یعقوب پاشا نے آٹھ ہزار کے لشکر کے ہمراہ سلاوا چیچا پر یٹارگی۔ اس لشکر نے سلاوا چیچا اور ہنجر یا چیچے بعد دیگرے فتح کر لیے۔ اس کے بعد جب عثمانی لشکر وائیس آربا تھا تو صلیبی افواج نے کروشا میں ان پر حملہ کر دیا۔ لیکن یعقوب پاشا نے انھیں ہیریناک شکست دی۔ 6700 عیسائی مارے گئے اور 25 ہزار قیدی کر لیے گئے۔ یہ واقعہ 27 ذی قعدہ 899ھ / 9 ستمبر 1493ء کو پیش آیا۔ یعقوب پاشا کی اس شاندار فتح پر ایک مضمون تصدیق لکھا گیا۔



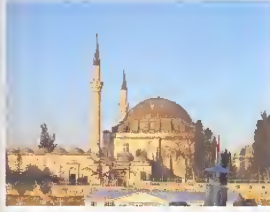
ڈیوولف (کریشا) کی بندرگاہ

اس کے بعد 902ء تا 909ء / 1498ء تا 1503ء کے دوران میں عثمانی حاکم کرکواہل و فیس پر کئی فتوحات حاصل ہوئیں اور ان کے زیر قبضہ کئی شہر مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے، لیٹوانا،⁴ وکرون،⁵ نورین،⁶ ڈوراڈو۔⁷ ان فتوحات کی بنا پر بھتان اور مشرقی یورپ پر عثمانی مسلمانین کا مکمل تسلط قائم ہو گیا۔

1. سلاوا چیچا (Slovenia): جنوب مشرقی یورپ کے اس ملک میں چھٹی صدی عیسوی میں جنوبی سلاو (Slav) آباد ہوئے۔ (عثمانی دور کے بعد) یہ سلطنت آسٹریا کا حصہ بن گیا۔ 1919ء میں اسے "سربوں، کروشیوں اور سلاواؤں کی سلطنت" (بعد میں یوگوسلاویہ) میں شامل کر دیا گیا۔ 1991ء میں سلاوا چیچا نے آزادی حاصل کر لی۔ اس کا دار الحکومت لیوبلیانا (Ljubljana) ہے اور کئی آبادی تقریباً 20 لاکھ ہے۔ (آکسفورڈ انکوائر ڈکشنری 1360)
2. ہنجر یا (Styria): یہ جنوب مشرقی آسٹریا کی ایک چھاؤں، ریاست ہے اور اس کا صدر مقام گراڈ ہے۔ (آکسفورڈ انکوائر ڈکشنری 1436)
3. کروشیا (Croatia): جنوب مشرقی یورپ کے اس ملک کا نام کرمت زبان میں اوراٹسک (Hrvaska) ہے۔ چھٹی ساتویں صدی عیسوی میں کروشیوں نے یہاں آباد ہو کر ایک بادشاہت قائم کی جو 1102ء میں منقرض ہوئی۔ سولہویں صدی عیسوی کے عثمانی تسلط کے بعد کروشیا منقرض (اور آسٹریا) سے منسلک رہا اور 1918ء میں یوگوسلاویہ کی مشترکہ سلطنت کا حصہ بن گیا۔ 1941-45ء میں یہاں نازی جرمنی کی کئی کئی سالہ سلطنت قائم رہی۔ 1991ء میں اس نے یوگوسلاویہ سے علیحدگی اختیار کر لی۔ کروشیا کا دار الحکومت زغرب (Zagreb) ہے۔ کئی آبادی تقریباً 48 لاکھ ہے۔ مشرق میں دریائے ڈینیوب اس کی سرحد پر بہتا ہے اور جنوب مغرب میں بحیرہ ایڈریٹک کا ساحل کروشیا میں شامل ہے جہاں سہل (Split)، ڈیوولف (Dubrovnik) اور رییکا (Rijeka) نامی بندرگاہیں ہیں۔ کروشیا کے شمال مشرقی میں منقرض، شمال مغرب میں سلاوا چیچا، مشرق میں سربیا اور جنوب میں یونانیہ جزیرہ وینڈیا واقع ہیں۔ (آکسفورڈ انکوائر ڈکشنری 339 اور نقشہ 2، یورپ)
4. لیپانٹو (Lepanto): ایٹان کی یہ بندرگاہ اس نام کی جنگ میں واقع ہے۔ پہلے یونان کا دوسرا مہم چلیا کا پتہ (Corinth) ہے۔ 1571ء میں بندرگاہ لیپانٹو (یونانی نام Navpakto) کے قریب ایک بڑی جنگ لڑی گئی جس میں روم، وینس اور اسپین کی کشتیاں نے ڈان جان آف آسٹریا کی کمان میں ایک بہت بڑے ترکی جہاز کو شکست دی جس سے مشرقی بحیرہ روم میں ترکوں کا بحری غلبہ ختم ہو گیا۔ (آکسفورڈ انکوائر ڈکشنری 821)
5. ڈوراڈو: اٹالیا کی اس بندرگاہ کو گنجرینی میں Durazzo لکھا جاتا ہے۔ ترک اسے ڈوران کہتے تھے۔ آٹو کلی یہ شہر وینس کہلاتا ہے۔

سلطان سلیم اول اور فتوحات مشرق عربی

سلطان سلیم اول 7 مفر 918ھ / 24 اپریل 1512ء کو مستر اقتدار پر فائز ہوا اور اس نے 9 شوال 926ھ / ستمبر 1520ء تک حکمرانی کی۔ جب اس نے زمام حکومت سنبھالی، اس وقت سلطنت عثمانیہ گنہگار حالات سے دوچار تھی۔ 897ھ / 1492ء میں اندلس کی اسلامی سلطنت کا ہسپانویوں کے ہاتھوں ستارہ قفل میں آیا تھا¹ اور محمد یلڈیرش (Acquisition) نے اندلس سے مسلمانوں کا مکمل طور پر ستلایا کرنے کی ہم شروع کر رکھی تھی۔² ہزار ہین اور پرتگالی پاپا سے روم کے حکم پر عالم اسلام کو اپنے تسلط میں لانے کے لیے مصروف تھے۔

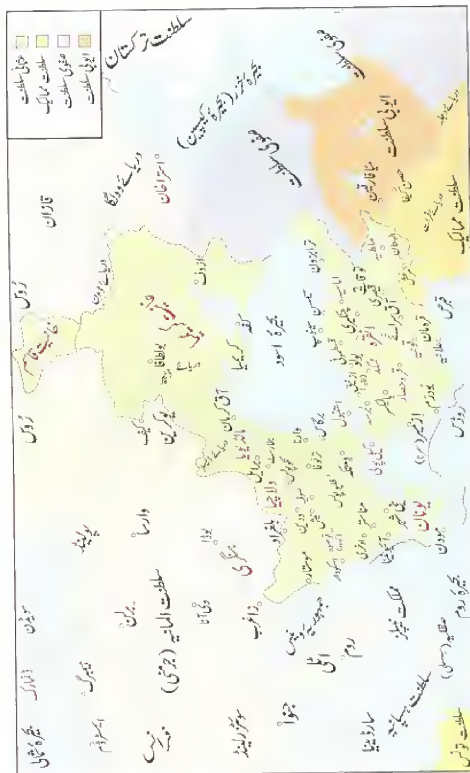


الحان یلمہ ہائے سہ (اسٹنبول)

اس وقت پرتگالی جنوب کی طرف سے عالم اسلام پر دباؤ ڈال رہے تھے اور مدینہ منورہ پر قبضہ کر کے محمد مصطفیٰ ﷺ کی قبر کھود ڈالنے اور آپ کا جسد مبارک یورپ لے جانے کی دہمکیاں دے رہے تھے۔ ان دنوں مصر و شام کے مملوک حکمران شغف و مجر کا شکار ہو چکے تھے۔ ان کی سلطنت زوال پانچ چڑھی اور پرتگالیوں کے مقابلے کی ان میں سخت نہ تھی۔ اس سے بھی زیادہ حقیقت یہ تھی کہ پرتگالیوں کو ایسے معاون مل گئے تھے جو اسلام سے اپنی نسبت جانتے تھے، چنانچہ مصلوحین نے

1 جنگ طغر (طغر) یا جنگ کتاب (16 جولائی 1512ء) میں مصر میں کی شکست کے بعد ہسپانیہ (اندلس) کے مختلف حصوں میں چھوٹی چھٹی اسلامی ریاستیں باقی رہ گئیں جن پر مسیحیوں نے بعد میں قبضہ کر لیا۔ صرف فرناط کی ریاست بچی جس پر 1532ء سے عوامی حکمران تھے۔ فرناط کے آخری حکمران ابو عبد اللہ نے جنوری 1492ء میں فرناط فروری ح (شام ارجون Aragon) اور کٹالونیا (کھراس بھیل Castle) کے حوالے کر دی (اسٹائیلو پیڈیا، تاریخ عالم 3711-39)۔ اندلس (افتاح عالم الاسلام) عربی) میں متروکہ فرناط کا آخری حکمران 1492ء کو دیکھا گیا ہے۔ دراصل شہنشاہ سلیم اول 1497ء 22 جنوری 1492ء کو فتح پانچ ہوا تھا۔ (توہم 2 دینی از محمد ابراہیم باقی 225)

2 قمر اکبر اور فرناط پر قبضے کے بعد میسائین نے تمام ملک میں اپنی مذہبی حالتیں قائم کر دیں جن میں روزانہ ہزاروں مسلمان گرجاؤں کے لائے جاتے اور چھوٹے الزامات لگا کر آگ میں جلا دیے جاتے تھے۔ 904ء میں حکم جاری کیا گیا کہ ہر شخص جو مسلمان ہے، وہیں جبری قبول کر لے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ بعض مسلمانوں کو زبردستی چھوڑ دیا گیا اور ان کے بچے عیسائی بنائے گئے۔ مسلمانوں نے ہر قسم کی اذیت برداشت کی مگر دین اسلام چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ غرض چند دہائیوں میں تو حید کا دم لیا ایک شخص بھی سرزمین اندلس میں باقی نہ رہا۔ (تاریخ اسلام از اکبر شاہ خان مجیب آبادی 260/2)





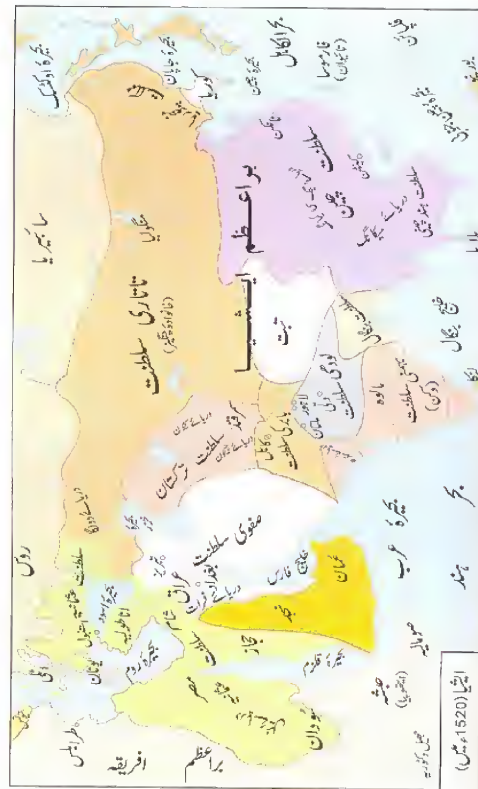
کدو سہ (تخریب)

تخریب: مثال مغربی ایران میں واقع تخریب ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ صوبہ مشرقی آذربائیجان کا دارالحکومت ہے۔ تخریب مغلوں، آق قویونلو اور صفویوں کا دارالحکومت ہوا (المستند فی الاعلام)۔ تخریب گیل آریمہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ حران بعد (میدان جاتی) اس کے وسط میں بنتی ہے۔ پانچویں صدی عیسوی میں اس شہر کا نام تہرہ (Thavrez) یا تہرہ، یعنی "پپ" (نار) گرانے (دیبا) والا تھا۔ 514ء میں قیصر ہرقل نے نوکر (کچر) کو دیوان کرانے کے بعد تہرہ میں (Thebarmais) میں تہرہ شہر اور آٹھ گھنٹہ کے نوکر کا دی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ہمدان الرشیدی بیوی نے بیعت تہرہ کو 175ء تا 791ء میں (ازسرفو) پہلی۔ داود بن محمود (نکست شہ) گھوچی 526ء سے 533ء تک دارالحکومت تہرہ سے آذربائیجان، امان اور رومیلیا پر مستقل وضع مصلحت پر حکومت کرتا رہا۔ پاکستان کے جارجین آباد (663ء تا 680ء) نے تہرہ کو دارالحکومت قرار دیا۔ 993ء تا 1294ء میں تہرہ میں کاغذی نوٹ چھپائی ہوئے یہ نمائندہ ہوگی۔ 705ء تا 1305ء میں آلمانیہ نے سلطان کے نام سے نیا پائے قوت پہنچا اور تہرہ کی باشندوں کو وہاں بٹھایا۔ جنگ چالدران (1154ء) میں فتح حاصل کر کے چلی سلطان سلیم تہرہ میں داخل ہوا اور وہاں جاتے ہوئے ایک جڑا ہمار کا نیکر قتل ہو گیا۔ اس پر شاہ عباس صفوی نے مشرق میں قزوین کو دارالحکومت بنالیا۔ 1610-1618ء میں تہرہ پر فوجی تاجکین رہی۔ تہرہ کی خصوصیت کدو صہ (تلی سہر) جہاں شہ کی تہرہ کدو ہے۔ (ارزو داگرہ معارف اسلامیہ: 98/6)

مغلیوں کے خلاف حمہ نماز بنانے کے لیے پرتگالیوں سے رابطہ کیا۔ چنانچہ فارس میں صفویوں اور پرتگالیوں کی حمہ آزمائی کے باوجود صفویوں کا یہ طرز عمل ناقابل فہم تھا۔⁹ سلیم اول نے جان لیا تھا کہ صفوی عثمانیوں سے مذہبی مخالفت کی بنا پر مشرق کی طرف سے آئے پرہیزگاروں اور عیسائی مسلک کے فروغ کے لیے جلد جوتی سے کام لے رہے ہیں۔ دوسرا اٹھ شاہ اسماعیل صفوی نے دیار بکر کی شرف چیل قدرتی کی اور تہرہ کو اپنا دارالحکومت بنالیا۔ علاوہ ازیں اس نے ممالیک مصر و شام کو غلام چیل کر عثمانیوں کے خلاف حمہ بنانے کی کوشش کی۔

یوں سلطان سلیم کے لیے دشمنوں سے جہاد کرنا لازم ٹھہرا تاکہ وہ عالم اسلام کی وحدت برقرار رکھنے کے فریضے سے عہدہ برہا ہو سکے اور مسلمان ایک قیادت، یعنی ایک خلیفہ کی سربراہی پر متفق ہو جائیں۔ یہ دشمنوں کو اسلامی مراکز سے دور رکھنے اور عالم اسلام کی حفاظت کا فریضہ تھا، چنانچہ سلطان سلیم نے صفویوں پر چڑھائی کر دی تاکہ انھیں ملت اسلامیہ کے دشمن پرتگالیوں کے حلیف بننے کی سزا دے۔ صفویوں کی سرکوبی کے بعد اس نے شام اور مصر کا رخ کیا تاکہ ممالیک کی قوت کو اسلام کی حمایت میں روک لے اور مسلمان پرتگالی مسیحیوں کے خلاف برسرِ پیکار ہونے کے لیے تیار ہو جائیں۔ مقصد یہ تھا کہ مسیحیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی قوت بھر پور نہ پاسکے۔

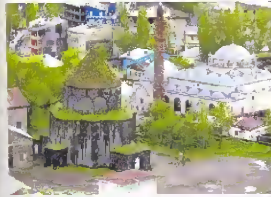
⁹ صفوی سلطنت: علی الدین ابراہیمی (1252ء تا 1304ء) کے پانچویں میں اسماعیل بن جعفر صفوی نے آق قویونلو خاندان کے بادشاہ اوزون کو 1501ء میں شکست دے کر جلد تہرہ پر قبضہ کر لیا اور اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اس کے عہد میں 1507ء میں پرتگالیوں نے صلیح فارس کی ایرانی بندرگاہ، ہرمز پر قبضہ کر لیا جو 1622ء تک اس کے تسلط میں رہی۔ صفوی سلطنت 1736ء تک گرمی، اس عہد میں شیخیت ایران (فارس) کا مرکزی مذہب قرار پایا۔ شاہ عباس اول (1507ء تا 1629ء) صفوی سلطنت کا سب سے بڑا انحراف تھا۔ آخری صفوی تھران عباس سوم تھا جس سے آخری نے حکومت مختاری اور تار شاہ کا لقب اختیار کر لیا۔ اس نے قوت اس شرط پر قبول کیا کہ ایرانی شیخیت سے دست بردار ہو جائیں لیکن وہ ایرانیوں سے شیعہ قبول کرانے میں کامیاب نہ ہو سکا اور 1747ء میں اسے قتل کر دیا گیا۔ (جنس ازائیا نیکیو پیل تاریخ نام: 199/126)



سلطان سلیم اول نے نئی حکمت عملی کے تحت سرحدوں کی طرف پیش قدمی کی اور صفویوں کے خلاف چالدران ¹ کے مقام پر معرکہ آرائی ہوئی جو مشرقی اناطولیہ میں شہر قارص ² کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ جنگ 20 ستمبر 920ھ / 14 اگست 1514ء میں لڑی گئی۔ اس میں صفویوں کو ہزیمت اور عثمانیوں کو فتح حاصل ہوئی جو آگے بڑھ کر تہران میں داخل ہو گئے۔

سلطان سلیم اول اور ممالیک کی اتحاد آرائی (معرکہ مرج دابق)

ایک وقت تھا کہ سلطنت عثمانیہ اور دولت ممالیک کے مابین تعلقات بڑے خوشگوار تھے، باہم تحائف کا تبادلہ ہوتا تھا اور عسکری فتوحات پر مبارکباد ارسال کی جاتی تھی، پھر وہ وقت آیا کہ ان کے مابین نفرت، متنازع اور تنازعات اٹھ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ دونوں میں فوجی تصادم تک فوج آگے نکلی۔ باہمی نزاع کے کئی اسباب تھے مثلاً: دونوں سلطنتوں کے مابین سرحدی خلاف ورزیاں، بعض عثمانی امراء کا سلطان سلیم سے بھاگ کر الفوری ³ کے ہاں پناہ لینا اور سلطنت عثمانیہ کے اندر بغاوت اور اضطراب کو برپا کرنا صفویوں کے خلاف عثمانیوں کی جنگ کے دوران میں الفوری کا غیر دوستانہ رویہ۔ الفوری عثمانیوں کے مخالف اور ایرانیوں کے مابین غیر جانبداری برقرار رکھ کر صفویوں کے حق میں اس کی جانبداری کا بیحد اس وقت تک عمل کیا جب صفویوں کے لیے اس کی گئی مدد سامنے آئی۔ اس نے ہندوستان سے اسلامبول (قسطنطنیہ) بھیجے جانے والے تحائف روک لیے تھے اور عثمانی لشکر کو روک دینے میں رکاوٹ ڈال کر اس کی پیش قدمی میں شکایت پیدا کی تھیں۔



کوساے مارین بجاہب، آرمینیا، کوساے مارین بجاہب کے جس خطے میں تھی اور یہی ہے (14ویں)



میدان چالدران (آرمینیا، ایران)

- 1 چالدران: یہ مغربی آذربائیجان (ایران) کا سرحدی شہر ہے جسے یہودیہ یا قرہ جدید بھی کہتے ہیں۔ اس کے واقعہ اہل سرحد پار ترکی کا قصبہ چالدران بھی مل دس کے شمال مشرق میں تقریباً 30 کلومیٹر پر اور قارص سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ (دی پیڈیا برائرس انس آف دی ورلڈ، 143)
- 2 قارص: شمال مشرقی ترکی میں آرمینیا کی سرحد کے قریب واقع یہ شہر 14م سے صدیہ کا دار الحکومت ہے۔ اٹلس انٹوجناٹ الاطاعیہ (مغربی) میں قارص کو شمال مغربی ترکی کا شہر بتایا گیا ہے جو درست نہیں۔
- 3 الملک الاشرف قاہرہ و الفوری مصر و شام کے ممالیک زجہ میں سے تھا، ممالیک کا 47ھ 906 تا 922ھ / 1501 تا 1518ء تھا۔

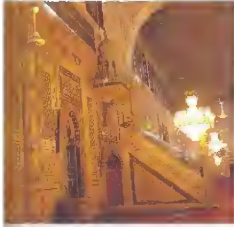
(اطلس التاریخ العربی، الاسلامی: 234)

حقیقت یہ تھی کہ چالدران میں سلطان سلیم کی فتح ممالیک مصر و شام کے لیے ایک ناک اور غیر متوقع فتحی اور مصری حکام اپنے بھراؤں کی ہمدردی اور ناکامی چھپائیں سکتے تھے۔ ایک طرف پورے عالم اسلام کے لیے فتحیوں کی یہ فتح حیرت انگیز تھی، دوسری طرف ممالیک اس پر خوش نہیں تھے۔ مملوک سلطان الغوری یہ سمجھتا تھا کہ فریقین میں سے جو بھی فاتح ہوگا وہ مشرقِ عربی میں ممالیک سے تصادم کی پالیسی اپنائے گا، چنانچہ ان سیاسی و فکری تبدیلیوں کے پیشِ نظر اس نے مملوک پالیسی اپنائی۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کی فوج بہتر اسلحے اور ساز و سامان سے لیس جاتی تھی۔ اس کے سامنے علم نہیں سکے گی، لہذا اس نے مملوکوں کے خلاف شاہ اسماعیل صفوی سے معاہدہ کرنے کی کوشش کی۔ اور شاہ قازن چالدران کی شکست کے بعد سلطان سلیم کے خلاف محاذ بنانے کے لیے مستعد تھا، شاید اسی لیے سلطان الغوری کو مدعوہ ہوا۔ پالیسی پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب ملی۔ لیکن سلطان الغوری کی اس کوشش کا کوئی مثبت نتیجہ برآمد ہوا بلکہ مملوکوں سے اس کے تعلقات پر مبنی اثرات پڑے جنہوں نے صفویوں سے اس کی سلسلہ جہاد کی کوششیں ختم کر دیں۔ مملوکوں نے سلطان الغوری کی کوششیں بے اثر کر دیں۔ مملوکوں نے سلطان الغوری کی کوششیں بے اثر کر دیں۔ مملوکوں نے سلطان الغوری کی کوششیں بے اثر کر دیں۔

مرحوم دائی: یہ نالی شام میں اعزاز اور طلب کے درمیان واقع ایک شہر ہے، مگر از طلب سے تقریباً 55 کلومیٹر دور ہے۔
(المجلس الملکۃ العربیۃ السعودیۃ و العالم، ص: 40)

شام، مصر اور حجاز کا خلافت عثمانیہ میں انضمام

مرحہ دینی میں ممالک کی ہزیمت کے بعد سلطان سلیم نے جنگی جوش رفت جاری رکھی۔ اس نے شام کے شہزادوں حلب، حماہ، حمص اور دمشق کو اطاعت پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد شہزادہ اعمان حکومت نے۔ نئے حکمرانوں کی اطاعت نہ ہونے میں سبقت کی۔ مسجد اموی (دمشق) میں سلطان سلیم کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ پھر سلطان سلیم نے مصر کے نئے حکمران طومان بائے کو خط لکھ کر اس شرط پر تسلیم کی پیشکش کی کہ وہ عثمانی سادت تسلیم کر لے۔ طومان بائے نے اس پیشکش کو تسلیم کرنے کا ارادہ کیا مگر مملوک امراء نے جنگ کا جوش کر رکھا تھا۔ انھوں نے سلطان سلیم کے قاصد کو قتل کر

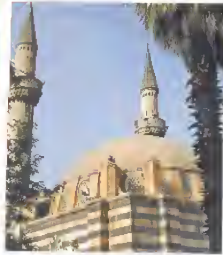


اموی مسجد (دمشق) کا تاریخی منظر

دیا۔ اس پر سلطان نے مصر کا رخ کیا۔ غزوہ کے پاس عثمانی ہراول کا مصری ہراول سے تصادم ہوا۔ مصری ہراول نے شکست کھائی اور سیم کی فوج مصر کی طرف ہلاکتی گئی۔ 29 ذی الحجہ 922ھ / 22 جنوری 1517ء کو مدینہ کے مقام پر مملوک فوج کو شکست فاش ہوئی اور اس کے بعد عثمانی عساکر قہرہ میں داخل ہو گئے۔ دریں اثنا، قہرہ کے قریب بولاق اور صلیب¹ کی باتیدوں اور جیزہ وغیرہ میں تصادم کے خوفناک واقعات پیش آئے۔ آخر کار، 10 ربیع الاول 923ھ / 2 اپریل 1517ء کو مصر کے وردان میں شکست کے بعد طومان بائے نے اپنے دوست حسن بن مرثی کے پاس پناہ لی جو عربان انجیر و (نیل کا ڈیلٹا) کا سردار تھا۔ اس نے طومان بائے کو سلطان سلیم کے حوالے کر دیا جس نے باب زویلہ پر اس کے گتے میں پتھرا ڈال کر اسے ہلاک کر دیا (2 ربیع الاول 923ھ / 13 اپریل 1517ء)۔ یہاں سلطنت ممالک کی بساط پھیل گئی۔

سلطان سلیم کے مصر پر تسلط کا مقصد یہ تھا کہ اس نے ایک واحد اسلامی سلطنت کے قیام کا جوا ہم منصوبہ بنایا تھا وہ پردے کا راز ہے۔ چونکہ اس کے خیال میں متحدہ اسلامی سلطنت کی تشکیل کے راستے میں ممالک سب سے اہم رکاوٹ تھے، اس لیے ان کا ہٹایا جانا ضروری ہو گیا تھا۔ مصر اور شرق (شام، فلسطین) پر عثمانی حملہ اس لیے عمل میں آیا تھا، چنانچہ جب مصر شام پر عثمانی اقتدار قائم ہو گیا تو سلطان سلیم اعلان ہوں کو اپنے وقت مہاسی غلبہ ستر علی اللہ اور اس کے دو بیٹے زیدوں اور کبر و احمد اور مصر کے شافعی قاضی القضاۃ کو اپنے ساتھ لے گیا۔

1 صلیب، یہ منجھرا مسجد و منب کے نزدیک قہرہ کا ایک محلہ ہے۔



1554ء میں تعمیر شدہ مسجدِ سلیمانیہ (دھن)

موتکلی علی اللہ سلطنتِ عثمانیہ، خلفائے عباسیہ کا 555 واں خلیفہ تھا اور 6 ہرہ کے مہاسی خلفاء کا 17 واں خلیفہ تھا۔ وہ اسلامبول پہنچ کر سلطانِ عظیم کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گیا اور انتقالِ خلافت کی رسم مسجدِ اقصیٰ میں ادا کی گئی۔ تاریخی روایات میں درج ہے کہ موتکلی نے اپنا صوبہ میں مراسم کی ادائیگی کے بعد جامع مسجدِ ابوالعباس افساری میں سلطانِ عظیم کے گھر میں تھوڑی لمبی اور اسے غصہ پہنایا۔ ان مراسم میں علما نے سلطنتِ عثمانیہ اور اتر کے علماء نے شرکت کی تو اس مشہد کے لیے اسلامبول چلے آئے تھے۔ یوں خلافتِ سلطنتِ عثمانیہ میں منتقل ہو گئی اور سلطانِ عظیم پہلا عثمانی خلیفہ بنا۔

تاجِ کا خلافتِ عثمانیہ میں انھام

سلطانِ عظیم کی فتح مصر کے بعد امیرِ مکہ پرکات جانی نے اپنے بیٹے محمد ابی بکر کو تاجِ ہرہ پہنایا تھا تاکہ وہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور روضہ مطہرہ کی پابیاں اور دیگر مقبوضات میں سلطان کے حوالے کرے جو اشرافِ مکہ کے پاس موجود تھیں۔ اس نے تاجِ کا سلطنتِ عثمانیہ میں ضم کرنے کی کوشش کی۔ یہ کارروائی 15 ہجری، 15 فروری 923ھ / 6 جولائی 1517ء کو مکمل میں آئی۔ اس کے بعد عثمانی اقتدارِ مسلمان، لیبیا اور الجزائر تک پہنچ گیا اور ان کی وفاداری اور اطاعتِ سلطنتِ عثمانیہ کے لیے وقف ہو گئی۔

23 شعبان 923ھ / 10 ستمبر 1517ء کو خلیفہِ عظیم مصر سے روانہ ہوا اور شام لوٹ آیا۔ پھر وہ عرب کے گرد و نواح کے علاقوں کی فتح کے بعد 924ھ / 15 اگست 1518ء میں اسلامبول چلا گیا۔ وہ خلافتِ عثمانیہ پر فائز ہو کر عربین، شیعین کا خادمِ خیمہ اور تفریحاً 9 سال بعد 9 شوال 926ھ / 22 ستمبر 1520ء کو خلیفہِ عظیم کا انتقال ہو گیا۔

۱ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر بغداد کے آخری عباسی خلیفہ مستعصم باللہ تک خلفاء کی تعداد 55 بنتی ہے۔ ان 55 خلفاء میں 4 خلفائے راشدین (14) اموی خلفاء (38) بغداد کے عباسی خلفاء شامل ہیں۔ طلحہ و قتیبہ (اسلامیہ) عربی میں عباسی خلفاء کی مجموعی تعداد 54 درج ہے، حالانکہ یہ تعداد 38 (بغداد) 17 (شام) 1 (مصر) 55 بنتی ہے۔ (دیکھئے: اعلیٰ تاریخ العربی الاسلامی)

سلطان سلیمان قانونی اور اس کی فتوحات

سلیمان قانونی اسپینہ والہ خلیفہ سلیم اول کی وفات کے بعد تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اس کی خلافت کا آغاز 926ھ 1520ء میں ہوا۔ اس نے 47 برس حکومت کی اور یہ عثمانی سلاطین میں سب سے لمبا عرصہ حکومت تھا۔ خلیفہ سلیمان قانونی کا عہد سلطنت عثمانیہ کا سہری دور تھا۔ شہزادہ جہادی کارروائیوں کے لحاظ سے دیکھا جائے گا چیرائی، چلی، وادی اور سنکری بیلاؤں سے، سلیمان قانونی کا عہد عثمانی سلطنت کا تھلہ عروج تھا۔ یہ سلطان پر ملی سیاست میں بے پناہ اثر و رسوخ رکھتا تھا کیونکہ وہ اپنے عہد کی سب سے بڑی قوت تھا۔ اس کے عہد میں سلطنت اسلامیہ عثمانیہ میں خوشحالی اور امن و سکون کا دور دورہ تھا۔

فتح بلغراد

عہد سلیمان میں عثمانیوں نے اپنی فتوحات کا آغاز یورپ کے اہم ترین شہر بلغراد کی فتح سے کیا جس پر ہنگری کی حکومت ختمی۔ ان دنوں ہنگری والوں سے عثمانیوں کے تعلقات کشیدہ تھے۔ سلیمان نے شاہ ہنگری کے پاس اپنا سفیر بھیجا جس نے شاہ کو اطلاع دی کہ عثمانی تخت پر اب سلطان سلیمان چلے آئے ہیں۔ ہنگری نے شاہ ہنگری سے سلیمان کے سفیر کو قتل کر دیا جس کا نام بہرام چاوش تھا۔ اس پر عثمانی سلطان نے ہنگری کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور عثمانی فوج نے جنگی اور دریائی (ڈینیوب) کی طرف سے بلغراد کا محاصرہ کر لیا۔ ایک ماہ کے محاصرے کے بعد بلغراد والوں نے ہتھیار ڈال دیے (927ھ 1521ء)۔ بلغراد کی فتح کے بعد عثمانیوں نے اسے اپنا جنگی مرکز بنا لیا جہاں سے یورپی فتوحات کے لیے ان کے لشکر روانہ ہوتے تھے۔ جنگ بلغراد کے بعد عثمانیوں نے بلغراد کے ارد گرد کے اہم قلعے فتح کر لیے، جیسے ساہاج (Sabacze) سلاواک اور زمین۔ ان کی فتح 928ھ 1522ء میں مکمل ہوئی۔



عہد سلیمان کا نام (بلغراد)

1 خلیفہ سلیمان اعظم نے شاہ ہنگری کوئی جی کے پاس اپنے سفیر بھیجے اور فریاد کیا کہ اس کی کوئی نے سزا کو قتل کر دیا، اس لیے سلیمان نے بلغراد پر چڑھائی کی جہاں سے محمد فاتح عہد سلیمان لپکا ہوا تھا۔ سات روز کی گولہ باری سے 25 رمضان المبارک 927ھ 29 اگست 1521ء کو پرستش ہو گیا۔ سلطان نے فتح کے بعد کسی کوئی بارہا کے افراد کو قتل نہ کیا بلکہ جہاں کے سب سے بڑے گروہ میں نماز ادا کی اور اسے حلیت کے بجائے عطا وادی کی پرستش کا مرکز بنادیا۔

(تاریخ ترکہ اور ذکر کوشیہ ص 2 ص 3 ص 4 ص 104)

روڈس اور ہنگری کی فتح

سلطان سلیمان نے روڈس پر قابض سینٹ جان کے ہتیس کو شکست دے کر اس جزیرے کو سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لیا۔¹ پھر 1526ء/932ھ میں 60 ہزار سے زائد عثمانی فوجیں وینڈیل سے روانہ ہوئی اور یونینس مارٹا ہنگری کی سر زمین میں داخل کیا۔ موباس کے میدان میں 29 اگست 1526ء کو مسلمانوں اور مسیحائیوں میں سرکہ کارزار گرم ہوا۔ جنگ 2 گھنٹے جاری رہی اور عثمانیوں نے کمال جنگی فراست سے ہنگری کے لشکر کو شکست دی۔² سلطان سلیمان قانونی نے مملکت ہنگری کے سلطنت عثمانیہ کے پانچواں ہونے کا اعلان کیا، پھر حکم صادر کیا کہ اہل ہنگری میں سے ایک شخص ان کا بادشاہ ہوگا۔ یہ صوبہ اردن (ترکمانوینا) کا گورنر جان زاپا پانچواں تھا جسے عثمانی اقتدار کے ماتحت بادشاہت عطا کی گئی۔ مشرقی مونوٹن اس کا نام جانوس (Janus) رکھتے ہیں۔³



جنگ موباس کی دہائی میں شہر گرہ (Votive Church, 1529ء)



ہنگری کے شہر پیس (Pecs) کی عثمانی سپر

- 1 سلطان نے یکم اگست 1522ء کو روڈس کا محاصرہ شروع کیا۔ پانچ ماہ بعد 6 مئی 1522ء کو اہل روڈس نے ہتھیار ڈال دیے اور بارہ روز کے اندر اپنا سامان اور واسطے لے کر مسلمان کی اجازت سے کربہ کی طرف گئے۔ (تاریخ ترکیہ از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر، ص 104، 105)
- 2 چارلس پنجم (شاہ اکیلیں) نے صفیہ فرانسس اول کو 1526ء میں جو باکے مقام پر شکست دے کر قید کر لیا تھا۔ فرانس نے سلیمان سے ہنگری پر حملہ کرنے کی استدعا کی تاکہ چارلس کو ہنگری کی جانب توجہ مبذول کر دی جائے۔ جس کی سلطنت آسٹریا تک ڈالتی تھی۔ 20 ذی قعدہ 932ھ/29 اگست 1526ء کو موباس کے میدان میں 2 گھنٹے کی جنگ میں ہنگری کے آخری اسقف اعلیٰان ہنگری کی بیوی قعدہ اور چھ بیویاں زبردستی مارے گئے۔ لونی (شاہ ہنگری) بھاگتا ہوا دریائے ڈیوب مرآ۔ (تاریخ ترکیہ از نصیر احمد ناصر، ص 105)
- 3 جنگ موباس کے بعد چارلس پنجم کے بھائی فرڈینانڈ نے آسٹریا سے زاپا کو شکست دے کر ہنگری پر قبضہ کر لیا۔ زاپا نے پوینٹ میں جانا دلی اور سلطان سلیمان کو مدد کے لیے درخواست کی۔ سلطان 10 مئی 1529ء کو زاپا کو 3000 فوجیں لے کر روانہ ہوا اور 5 ستمبر کو زاپا کو فتح کیا۔ چھ روز کے محاصرے میں قلعہ ستر ہو گیا اور زاپا کو ہمال کر دیا گیا۔ اس کے بعد سلطان نے آسٹریا کی طرف کوچ کیا۔ اکتان، انڈر لینڈ، کسٹی، جزیرہ اور آسٹریا کی مملکتوں کا تاجا، لک شاہ چارلس پنجم اور اس کا بھائی فرڈینانڈ قرار ہو گئے، اہل بیت اکتان اور ہیرٹی کے آسٹریا کو دے کر آسٹریا کی فوج کی مدد کے لیے آ پہنچے تھے۔ سلطان سلیمان نے 27 ستمبر کو وی آنا فتح کر شہر کا محاصرہ کر لیا۔ طوئالی پاشا کے باعث اسے بڑی فوجیں ہنگری میں چھوڑنی پڑی تھیں۔ ادھر حضورین کی مدافعت ختم تھی۔ اس پر موسم کی شدت برداشت سے باہر ہوئی اور سردی بھی مچی تھی، لہذا سلطان محاصرہ اٹھا کر واپس آ گیا۔ (تاریخ ترکیہ از نصیر احمد ناصر، ص 105، 106)

فتح سوباہس کے بعد کی عثمانی مہمات

تاریخ اسلام کی بحری جنگوں میں سے معرکہ پرلویو¹ بڑا نمایاں واقعہ ہے۔ 945ھ/1538ء میں پیش آیا۔ یہ دو طوئیں صدی عیسوی کی مسلم جنگوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ پوپ پال سوم نے عثمانیوں کے مقابلے میں یورپ کے مسیحی لشکروں کے اتحاد کی پکار بلند کی۔ چنانچہ ایک صفحہ چلیسی بحری جہازیں پاپا جس میں 300 بحری جہاز شامل تھے۔ اس صدی کا بدترین یورپی بحری کمانڈر راجنڈوریا اور اس جہز سے کی کمان کر رہا تھا۔ ادھر عثمانی بحری جہز 120 جہازوں پر مشتمل تھا جس کی قیادت امیر البحر خیر الدین باربروسا کے پاس تھی۔ دونوں بحری جہزوں میں 4 ہزاری (4000) پہلے 281 ستمبر 945ھ/1538ء کو پرلویو کے بالمقابل جنگ ہوئی جس میں خیر الدین باربروسا کے بحری جہز نے ملٹی میٹر سے کنگسٹ فاش دی۔

اس یورپی شکست کی خبر شاہ چارلس² کو ملی تو اس کا بیانیہ مہربان ہو گیا۔ اس نے ایک طاقتور بحری جہز اختیار کیا اور اس کی خود قیادت کرتے ہوئے عثمانی علاقے الجزائر پر حملہ آور ہوا (948ھ/1541ء) لیکن خیر الدین باربروسا کے متعلق حسن آغا حاکم الجزائر نے شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے ساحل الجزائر کے قریب نہ پہنچنے دیا اور چارلس خانہ و عناصر بیکار واد فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔



تین کھمبے کے ساحل پر 'پریوےزا' سے دیکھا، اور عثمانی گردانی چاکا کے قبر کو رولف انڈرکاور کے قلم (1807ء)

¹ پرلویو (Preveza) پر شیر جوان کے مغربی ساحل پر ملحق امورہ ایکوں سکے ہانے کے قریب واقع ہے۔ (جنس اسٹریٹو لیس آف دی ورلڈ، 88)

² چارلس پنجم (1556ء تا 1558ء) جو سپانیہ (اسپین) کی تاریخ میں چارلس اول کہلائے، ہے۔ یورپ کا بہت بڑا بادشاہ تھا۔ وہ فریڈرک اور اراگیا (فرینڈ فریڈ) کا داماد تھا۔ 1521ء میں اسپین کی فرانس سے لڑائی جھڑکی اور کنگسٹ کاکرٹھ فرانس نے اٹی پر تمام عماری مجبور دیے۔ 1535ء میں چارلس پنجم نے ایک کم پینشن بخشی۔ اس نے اپنے چارہ سالے بھائی کو کپٹن برگ کے تخت (آسٹریا) کا نائب بنادیا۔ اس کو ان مہمات پر کثیر خرچ چھ افسوس نہ ہوا کیونکہ اس پر کب سے یہ اعزاز سزا آ رہا تھا۔ (اسٹریٹو لیس آف دی ورلڈ، 276/2)

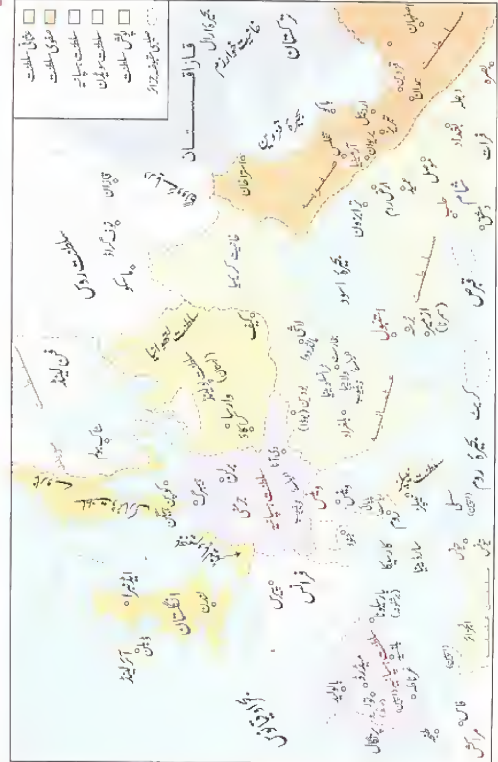


ماتیس چرچ، وین، آسٹریا

1947ء/1540ء میں آسٹریا¹ کے آریچ ایک فرڈی نڈ نے، جو ہنگری پر قبضے کی طبع رکھتا تھا، بوڈا² کا آن حاصرہ کیا۔ ادھر سے عثمانی لشکر سلطان سلیمان ثانوی کی قیادت میں ہیزی سے بوڈا کی طرف بڑھا۔ جب آسٹریوں نے عثمانی لشکر کے قریب آن پہنچنے کی خبر سنی تو وہ حاصرہ چھوڑ کر ہٹا گئے۔ 1541ء/1648ء میں سلطان سلیمان بوڈا میں ڈھانڈا دہا۔ اس نے شہر کے بڑے بڑے گرجوں کو مساجد میں بدلنے کا حکم دیا، نیز ہنگری کے اس دہم علاقے کا دولت منیہ سے الحاق کر لیا اور اسے "ولایت بودین" کا نام دیا گیا۔ سلطان نے شاہ ہنگری جانوس کے کم عمر بیٹے سکندر کو فرانسوینا (اردل) کی گورنری پر فائز کیا۔ اس کا باپ جانوس شاہ ہنگری بننے سے پہلے فرانسوینا پر حکومت کرتا رہا تھا۔

1 آسٹریا: اسے مغربی میں لہما لکھا جاتا ہے۔ یہاں کی سرکاری زبان جرمن میں اس کا تلفظ اوسٹریچ (Osterreich) ہے۔ یہی یورپ کی اس سمیرہ کی آبادی 77 لاکھ (199ء) ہے۔ دارالحکومت وی آ ہے۔ اس کے شمال میں چیک سمیرہ، یورپ، جنوب میں سلاویا اور آری، مشرق میں سلاویا اور ہنگری اور مغرب میں ہونڈورلینڈ واقع ہے۔ اسے کسی طرف کوئی سمندر نہیں لگتا۔ پانچویں صدی میں اس علاقے میں جرمانک اور کٹیل گئے تھے۔ قرونِ آہلی کے دوران 1282ء میں یہاں سمیرہ برگ خاندان کی حکومت قائم ہوئی جو 1452ء میں ہولی رومن امپائر کا حصہ بن گئی اور بعد میں آسٹریا پہلی یورپ کی ایک بڑی طاقت بن گیا جس میں ہولی سمندر، لینڈ، ہائی آری اور ہونڈورلینڈ بھی شامل تھے جن کا 1504ء/1700ء میں آسٹریا کی سمیرہ برگ خاندان کی نظرائی رہی۔ 1806ء میں ہولی رومن امپائر کے خاتمے پر اسے آسٹریا سمیرہ میں سلطنت کہا جانے لگا۔ 1918ء میں اس سلطنت کی حکومت وریلڈ پر آسٹریا، ہنگری، چیکو سلاویا اور یوگوسلاویا کے مراک دہم میں آئے۔ 1938ء میں نازی جرمنی نے آسٹریا پر قبضہ کر لیا۔ 1945ء میں جرمنی کی شکست پر اتحادیوں نے آسٹریا پر تسلط ختم کیا اور 1955ء میں اسے آزادی ملی۔ 1994ء میں آسٹریا پر اپنی یونین میں شامل ہو گیا۔ (آسٹریا رائل ریلزس آکٹری، 674,630,911، مختص: 3)

2 بوڈا: جسے ترک جوین کہتے تھے، ہنگری کا قدیم دارالحکومت ہے۔ آسٹریا رائل ریلزس ڈسٹری کے سلطان 1873ء میں دریائے ڈینیوب (مغربی میں "عقدہ") کے دائیں کنارے واقع ہواڈی شہر بوڈا اور بائیں کنارے واقع شہر پست کے علاقے سے بوڈا پہنچ کر پانچویں صدی میں ہنگری کا دارالحکومت ہے۔



عروج اور خیر الدین باربروسا کی بحری فتوحات

مشہور جہازران خیر الدین اور اس کا بھائی عروج کثیرہ آئینوں کے زیرہ متلین (Metellin) کے تہائی تھے۔ وہ دونوں سمندری ڈاکو تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور وہ مشرق پر اسلام ہو گئے۔ مسلمان ہو کر انھوں نے سلطان تینس محمد انصاری کی ملازمت اختیار کر لی اور ہسپانوی اور پرگالی جنگی بحری جہازوں سے معرکہ آرائی کرنے لگے۔ ان دونوں نے عثمانی سلطان سلیم کی خدمت میں ایک بحری جہاز روانہ کیا جو انھوں نے چمائیوں سے چھینا تھا۔ سلطان نے جہاز کا تھیر قبول کیا اور ان دونوں بھائیوں کو عطیات سے نوازا۔ اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ جب سلطان سلیم مصر پہنچا تو انھوں نے اس کی خدمت میں قاصد بھیج کر سلطنت عثمانیہ سے اپنی وفاداری کا اعلان کیا۔

عروج اس قدر جرأت مند تھا کہ اس نے شہر الجزائر کو دشمن سے آزاد کرالیا اور چارلس پنجم نے جو لشکر عروج کے مقابلے میں بھیجا اسے شکست فاش دی، نیز اس نے مغربی الجزائر کے شہر تلمسان کو چمائیوں کے تسلط سے بچھڑایا، پھر ہسپانویوں کے خلاف ایک جنگ میں عروج شہید ہو گیا۔

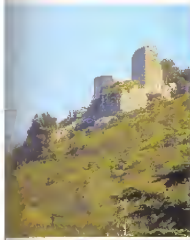
اس کے بعد خیر الدین باربروسا نے عثمانی غلطیہ سلیم اول کے پاس قاصد بھیجا۔ سلیم اس وقت مصر میں تھا جب اسے معلوم ہوا کہ شہر الجزائر



سیدہ شہار (الجزیرہ)

الجزیرہ یا الجزائر (شہر): اسے عربی میں الجزائر، اردو میں الجزیرہ اور انگریزی میں الجزیرہ (Algiers) کہتے ہیں۔ یہ ملک الجزائر کا صدر مقام ہے اور بحیرہ روم کی پہلی الجزائر میں واقع ہے۔ آبادی 20 لاکھ سے اوپر ہے۔ اسے کلکتہ بن زوری نے 1349ء-1000ء میں ایک رومی شہر کے طور پر تعمیر کیا تھا۔ ملک الجزائر، جسے عربی میں الجمهورية الجزائریة الديمقراطية الشعبية کہتے ہیں، شمالی افریقہ میں بحیرہ روم کے جنوبی ساحل پر واقع ہے۔ اس کے مشرق میں تونس اور لیبیا، مغرب میں المغرب (مراکش) اور جنوب میں ناہیر، مالی اور سوریہ واقع ہیں۔ الجزائر کا رقبہ 23 لاکھ 81 ہزار 74 مربع کلومیٹر (پاکستان سے تین گنا) ہے اور آبادی 3 کروڑ 60 لاکھ ہے۔ دار الحکومت کے نام دیران، قسطنطنیہ، معیاہ، طلیف، سعیدہ، تلمسان اور مستطام مشہور شہر ہیں۔ ساتویں صدی ق م میں الجزائر قرطاج (تونس) کے ماتحت تھا۔ جولیس سیزر نے اس پر 42 ق م میں قبضہ کیا۔ 429ء میں پرپ کے زوال الجزائر پر حملہ آور ہوئے۔ الجزائر کے 9 لاکھ 95 ہزار مربع کلومیٹر رقبے پر سترائے اٹلم پھیلا ہوا ہے۔ یہ تیل اور گیس برآمد کرنے والا ایک بڑا ملک ہے (المنہج، فی الاحیاء)۔ (1830ء سے 1962ء تک) الجزائر فرانسیسی سامراج کے تسلط میں رہا۔

1 "باربروسا (Barbarossa) کے معنی ہیں "سرخ ڈانگی والا"۔ اس نے پہلی بار 70 ہزار عظیم مسلمانوں کو اپنے جہازوں میں لاوا اور الجزائر پہنچایا۔ سلطان نے اسے عثمانی بحریہ کا امیر اعظم منتخب کر لیا۔ ("تاریخ ترکیہ" ص 108، 107 اور "تیسرا اٹھ مصر)



قلعہ پالرمو (سیریلیا)



زہول موزیم (پالرمو)

خلیفہ کے نام پر فتح کرایا گیا ہے، تو اس نے حکم صادر کیا کہ خیر الدین کو صوبہ الجرداؤ کا ولی مقرر کیا جاتا ہے۔ خیر الدین نے اپنی بکری مہمات جاری رکھیں۔ اس نے انکی کے جنوبی ساحل پر اٹراونٹ¹ اور فرانس اور ہسپانیہ کے ساحلوں تک رسد کارڈیاں کیں اور جنوں نامی قلعہ کو آزاد کرایا جو خیر الدین کے بالعمیل ایک جڑ سے یہ ایسا دو تھا اور اس پر ہسپانوی قابض تھے، پھر اس نے اپنی مہمات ہسپانیوں سے انتقام لینے پر مرکوز کر دیں جنہوں نے 997ھ 1492ء میں صطوطیہ غارت کے بعد انڈرس (ہسپانیہ) میں مسلمانوں پر ہشتیانہ مظالم ڈھائے تھے۔

939ھ 1532ء میں خیر الدین پادروسا نے خلیفہ ہلیمان کے حکم پر ایک بکری جیزا تیار کیا تاکہ مسیحیوں کے خلاف جہاد کرے جنہوں نے آخری قطعی حکمران مولائے حسن کے عہد حکومت میں تینیس پر قبضہ کر لیا تھا۔ خیر الدین نے صطوطیہ سے بکری جیزے کی قیادت کرتے ہوئے دروہا تھیل پار کیا اور کثیرہ کرم میں سڑک سے ہوئے مالاکا کا رخ کیا تاکہ اس کے عزام وٹن سے پوشیدہ درجیں۔ مالاکا سے اس نے جنوبی انکی کی پہلی بندرگاہوں پر حملہ آور ہو کر جیسائیوں کو شکست دی، پھر 941ھ 1534ء میں وہ پلٹ کر تینیس پہنچا، اسے آسانی سے آزاد کرایا اور وہاں بھی مٹائی خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے لگا۔ یورپی مسیحی جنہوں نے یہ طے کر رکھا تھا کہ ایسے مسلمانوں کا حقیقاً کرنے اور انہیں دہش دکا لا دینے کے بعد ان کا دوسرا فریقہ مٹائی افریقہ پر قبضہ ہوتا ہے، وہ مٹائی جیزے کے صطو کی تاپ نہ لا کر تینیس سے فرار ہو گئے۔ دریں اثنا، چارلس پنجم، برشلونہ (Barcelona) کے ہسپانوی امراء اور مالاکا کے مسیحی ایک معاہدہ کر کے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تجاویز کرنے لگے۔ چارلس نے ایک جم فیئر اکٹھا کر لیا اور تینیس کے ساحل پر اتر کر شہر تینیس میں داخل ہو گیا۔ اس نے انتقام کے طور پر اہل تینیس پر انتہائی گھٹا آنے سے مظالم ڈھائے² اور وہاں مولائے حسن قطعی کو دوبارہ حکمران بنا دیا۔ مولائے حسن نے ایک معاہدہ سے تحت جیسائیوں کو ملک تینیس میں آباد ہونے کی اجازت

- 1 اٹراونٹ: جنوبی انکی کے ساحل پر اٹراونٹ (Citranto) اور تارانتو (Taranto) نامی دو بندرگاہیں ہیں۔ اٹراونٹ آجائے اٹراونٹ کے ساحل پر ہے جو انکی اور اہلیان کے درمیان واقع ہے جبکہ تارانتو تارانتو کے جنوبی ساحل پر آباد ہے (رہنمائی آف اہلیان)۔ چوتھی صدی عریلی شہرستان کے بھی حکمرانوں نے تارانتو تک پھار کی تھی۔
- 2 خلیفہ ہلیمان اعظم نے 933ھ میں خیر الدین کا "کیوان باخا" (ایمر یا کمر) کا دیا قلعہ (اردو) اور وہ حارثہ اسامہ (81/9)
- 3 چارلس 500 ہزار ڈن کا جیزا اور 30 ہزار روپے لے کر تینیس پر حملہ آور ہوا۔ خیر الدین کو تینیس چھوڑنا پڑا۔ چارلس کا تاج تینیس شہر میں داخل ہوا اور اپنے جیسائیوں کو شہر اوت لینے کی اجازت دے دی۔ اہل صطو کا بیان ہے کہ شہر کے 30 ہزار باشندے قتل کر دیے گئے اور 20 ہزار مقام بنا کر فروخت کیے گئے۔ "سید"۔ خاص خاص عمارتیں اور کتب خانے برادہ کر دیے گئے۔ راستے میں چری تباہوں کے ڈیرہوں کو روندے بغیر کوئی چاہے سید کنگ جس پہنچ سکتا تھا۔ لوگوں کو جیزا جی مائی دیا گیا۔ مسلمانوں کی سب جائیدادیں جیسائیوں کو دی گئیں اور مولائے حسن نے انہیں کی باغی قبول کر لی۔ ("تاریخ ترکیہ" ص 1108 ریسرچر ہسپانیا)



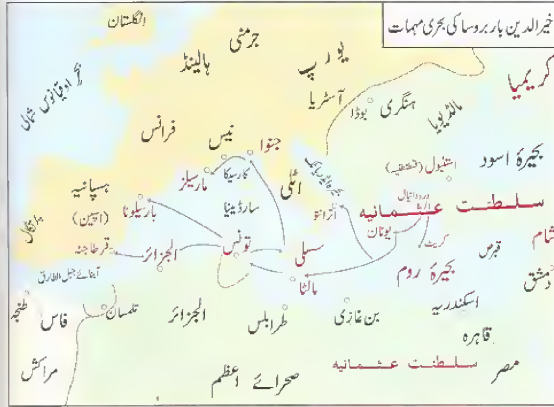
1683ء میں عثمانی سلطنت کی سرحدیں (1683ء میں)

سلطنت عثمانیہ

صفوی سلطنت

۱۔ دہلی۔ کچھ عرصہ بعد خیر الدین نے تنہا ہی پر ایک بار پھر یلغار کی اور ۹۴ھ ۱۵۳۷ء میں چارلس پنجم کے بھائی کے کشت کاٹ دی۔^۱ اسی دوران میں اس نے کریو کریت کے بیسائیوں کے خلاف بھی جہاد کیا۔^۲

خیر الدین باربروسا نے ۹۵۳ھ ۱۵۴۶ء میں وفات پائی۔ وہ ایک عظیم جہاد تھا۔ اس نے یورپ کے کئی ممالک اوروں کو بار بار شکست دی اور اپنے بھائی کے بیٹے کے ساتھ دہلی، فرانس اور اسپین کے ساحلوں پر ترکان زیاں میں جا کر اسلام کے دشمنوں کی قوت تار تار کر دی۔ یہی نہیں، اس نے فرانسیسی بندرگاہ مارسیلز اور صقلیہ کے ساحلوں پر بھی یلغار کی اور ۲۰ جمادی الاولیٰ ۹۵۰ھ ۲۲ اگست ۱۵۴۳ء کو اپنی قوت کے ٹٹا پر فرانس کی بندرگاہ جس میں داخل ہو گیا (اور فرانسیسیوں کو اس پر قبضہ کر دیا)۔

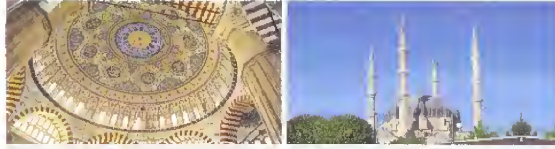


نقشہ ۱۴۴

- ۱۔ چارلس پنجم نے خیر الدین باربروسا کو اپنے ماسکھلانے کے لیے قیصر طور پر بلا کر دو ہفتہ سا فرانس بھیجے کے بعد اسے تمام عثمانی افریقہ کا بادشاہ تسلیم کرے گا۔ باربروسا نے سلطان سلیمان کو ان باتوں سے آگاہ کر دیا پھر چارلس پنجم نے الجزائر میں حکیم ردا لکی (۱۵۴۱ء) اس کے چاچا کن ایہام نے خیر الدین کی موت کا ہمار چاہا لگا دیے مگر اس نے الجزائر کی حالت میں خود مصروف نہیں کیا تھا۔ (درویش و محارب اسلام: ۸۱/۹)
- ۲۔ مسکرتہ پرتگیزی (۹۴۵ھ ۱۵۳۸ء) میں خیر الدین باربروسا کے انھوں نے پرتگیزی امیر (پھر ایڈمرل) ڈی کی شکست کاٹ کے بعد ۱۵۳۹ء میں بہرہ ور دہلی (دہلی) نے ایک مسکرتہ دے کے قوت و وقار باربروسا کے لئے کیے تھے اور اس میں (دہلی شہزادہ) کے حدود مملکت سلطان سلیمان کے حوالے کر دیے، پھر دہلی نے ۱۵۳۸ء کو دہلی کا تختہ پلٹا۔ (تاریخ ترکیہ: ص ۱۵۹) مگر فیصلہ احمد (مصر)

سلطان سلیم ثانی کی فتوحات

سلیم ثانی خلیفہ سلیمان بن سلیم اول کا بیٹا تھا۔ وہ دولت عثمانیہ کے سلاطین میں سے گیارہواں سلطان اور عثمانی خلفاء میں سے تیسرا خلیفہ تھا۔ وہ 930ھ مطابق 1524ء میں عہد ابراہیم سے اسے کسبی بی سے امور حکومت کی تربیت دی گئی تھی، چنانچہ وہ بیچہ سال قرآن (لارندہ) کا دل رہا، پھر 14 سال صارو خان (مانیسا) پر نکلے اور اس کے بعد اس نے کوتاہیہ پر پانچ سال سے زیادہ عرصہ حکومت کی۔ سلطان سلیمان کا کوئی نہ لڑائی دقت سے تیرہ سال پہلے اسے اپنا ولی عہد نامہ کر دیا تھا۔ سلیم ثانی اپنے والد خلیفہ سلیمان اول کی وفات کے تقریباً 23 دن بعد تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا۔ اس دن تاریخ 15 مارچ 974ھ/30 ستمبر 1568ء کی۔



پاٹن مسجد سلیم ثانی کے عروجی نقشہ کار

پاٹن مسجد سلیم ثانی (اورن)

1. قرمان یا قرہ مان: ساتویں صدی ہجری کے وسط میں سلطان مرکن الدین کلجی نے قرمان سردار قرہ مان کو کھلیا (Cilicia) کا علاقہ عطا کر دیا تھا۔ ان کے زیر حکومت شیر لارندہ اور گردواران کا علاقہ قرہ مان کے ہم سے مشہور ہوا تھا۔ اس کا اطلالیہ کے سارے جنوبی ساحلی علاقے کو بھی قرہ مانہ (Caramania) کہتے ہیں۔ قرہ مان اٹلی کا آبی علاقہ اور پناہ گاہ، کھلیا اور قرہ مان (Lyconia) کا درمیانی پہاڑی علاقہ تھا جہاں شیر اور منک (تھیم جزیرہ، نیس) تھا۔ 788ھ/1386ء میں دنگ قوچ کے بعد سلطان مراد اول نے قرمان کا عثمانی سلطنت سے الحاق کر لیا، پھر جب تودو نے آل عثمان کو شکست دی تو اس کے پوتے مرزا محمد نے علاء الدین قرمانی (توفی 793ھ) کے بیٹے محمد کو برسر کچھ خانے سے دبا کر دیلی میں قرمان اٹلی کی حدود عہد کا تیسرا دور شروع ہوا۔ ایسا ہیہ قرمانی (توفی 868ھ) سلطان مراد جی کا بیٹا تھا جس نے شاہ انگری تیسرے سے سلطانہ معراجہ کر لیا تو سلطان مراد نے ذالقدر (ریاست) سے ایک معاہدے کے تحت آبی شہر اور کبک شیری (آبی سلطنت) میں تمام کر لیے۔ جبکہ اصریریک علاقہ (ذالقدر) نے چھین لیا۔ قرہ مان اٹلی کے اہل حق سے معاہدے کے بعد 872ھ/1467ء میں عثمانی ترکوں نے قرہ مان پر مستقل قبضہ کر لیا۔ (ماخذ: ازاد وادکر، محارف اسلامیہ: 16-18/2-16)

2. صارو خان: یہ ایک ترک شاہی خاندان تھا جو صلاطین کی سلطنت کے سقوط کے بعد آٹھویں (اٹلی) میں خود مختار ہو گیا تھا۔ اس کا پائے تخت مغلیہ (قدیم میٹیشیا) تھا۔ "ایہر مغلیہ" صارو خان نے 1313ء میں مغلیہ (مانیسا) پر قبضہ کر کے اسے اپنا پائے تخت بنایا تھا۔ وہ پانچویں سلطنت کے امیر اٹلی کے کھانوی (Catalan) سپاہیوں سے چار کرنا رہا۔ اہل انوار کی ایک بستی فرچ (Foca) اسے سالانہ خراج ادا کرتی تھی۔ اس کے پوتے قسطنطین کے عہد (792ھ/1390ء) میں یازچہ ملے۔ (ریاست صارو خان کا صدر مقام) مغلیہ صبح کر کے آج بھی اٹلی اور میٹیشیا کی مکہ مارتا رہتے ہیں۔ سلیمان کو سبیلہ (دور وادکر، محارف اسلامیہ: 12/14، 13/12)



دار مصطفیٰ (شاہ جاس) (ق) کوہ، اہل قریہ



کعبہ نامہ سلطان محمد دہلی (کھنڈا قریہ)

فتح قریہ

828ھ 1424ء سے قریہ، مصر کی مملوک سلطنت کی اچھا دار رہا۔ جہاں جو مملوک سلطان کو ہر سال مشورہ خراج ادا کرتی تھی۔ پھر جب یہ جزیرہ ریاست ویش کے زیر تسلط آ گیا تو یہ مسیحی ریاست تاجرہ کو خراج ادا کرنے لگی تھی۔ اور جب 923ھ 1517ء میں سلطان سلیم اول نے مصر کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تو بہرہ یہ ویش نے سنے کیا کہ وہ قریہ کا خراج اپنا استعمال کو ادا کیا کرے گی۔ اس کے بعد سلطنت عثمانیہ اور ویش میں جب بھی لڑائی ہوتی قریہ ان میں یا عیش نزار ضرور بناتا تھا۔ اس وجہ سے سلیم چاہتی کے ذہن میں قریہ کو فتح کرنے کا خیال برہوش پا رہا تھا، چنانچہ اس نے مراد بیگ کو مارچ کے مہینے میں قریہ کے سمندر کی طرف بھجوا تاکہ وہاں کی خبریں معلوم کرے، پھر 931ھ 1517ء مئی 1570ء کو بیالہ پاشا عثمانی بیڑے کی قیادت کرتے ہوئے استعمال سے روانہ ہوا۔ اس کے ہمراہ ایک لاکھ لاکھ تھوڑے تھوڑے 60 ہزار پیادے تھے۔ اپنی بحری فوج تھی اور بحری جہاز تھے۔ عثمانی بیڑا 27 محرم 978ھ 1 اکتوبر 1570ء کو لیماسول (قریہ) کی بندرگاہ میں داخل ہوا اور اگلے روز عثمانی لشکر ساحل پر آ کر آڑا۔ 30 محرم 41 جولائی کو عثمانی لاکھ (تڑا) کی بندرگاہ میں لشکر انداز ہوئے۔ 5 صفر کو انہوں نے کیریا (سربینا) فتح کر لیا اور 8 ربیع الاول 9 مہینہ کو "قلو سا" (کوشیا) فتح ہو گیا۔ اس مصر کے میں قریہ کا حاکم "دیکھو دیکھو" ہمارا گیا۔ کچھ عرصے بعد قریہ کے بیشتر شہروں نے عثمانیوں کی اطاعت قبول کر لی۔⁹

شہر ذر کے والی مصطفیٰ پاشا کو قریہ کا گورنر مقرر کیا گیا، پھر سلطان سلیم ثانی نے مصطفیٰ پاشا کو 2 ہزار لشکریوں کے ہمراہ قلو سا میں رہنے دیا اور بیالہ پاشا کو بہت مضبوط قلعہ بند شہر "ماگوسا" (ماگوسا) کی طرف روانہ کیا۔ بیالہ پاشا کے ہمراہ 7 ہزار فوجی اور 75 توپیں تھیں۔ اس نے ماگوسا کا محاصرہ کر لیا اور 10 ربیع الاول 979ھ 1 اکتوبر 1579ء کو شہر والوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ یوں قریہ کی فتح 13 ماہ میں مکمل ہوئی۔

⁹ قرہ مصطفیٰ پاشا نے ایک لاکھ فوج سے قریہ پر چڑھائی کی۔ ایک خط کے عرصے کے بعد پاپے تختہ کو سنا فتح ہو گیا (1570ء)۔ مگر قلعہ "قلا کوسا" طویل عرصے کے بعد اگست 1571ء میں فتح ہوا۔ قریہ کے خروار، سہ سالہ، براکھا، بیڑا کوئل کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ جزیرہ 1728 تک ترکوں کے پاس رہا۔ ("مارچ ترکہ" ص 115، از نصیر احمد ناصر)

فتح ماسکو



1579ء کے موسم بہار میں کریمیا کی گرائی سلطنت¹ کے حکمران (خان) نے ایک لاکھ 20 ہزار کے لشکر کے ہمراہ روس کا رخ کیا۔ اس لشکر میں بیانی فوج اور توپخانہ بھی شامل تھا۔ اس کا مقصد روس کی ہوں ملک گیری کا سہہ باب تھا۔² اس حملے میں 8 ہزار روسی مارے گئے اور ان کی فوج تخریب ہو گئی۔ روسی ماسکو کا دفاع بھی نہ کر سکے اور 27 ذی الحجہ 979ھ 24 مئی 1571ء کو بیانی ماسکو میں داخل ہو گئے۔ خان کریمیا ماسکو سے پندرہ ہزار قیدیوں کے ساتھ لوٹا۔ اس فتح کے بعد اس کا لقب ”نصرت آلان“ یعنی ”نصرت حاصل کرنے والا“ پڑ گیا۔

980ھ 1572ء میں گرائیوں نے روس پر دوسرا حملہ کیا اور دریائے وگا تک جا پہنچے۔ اس فتح کا نتیجہ یہ ہوا کہ روسیوں نے 60 ہزار مغلانی لہرے سالانہ خراج ادا کر دے قبول کیا۔ کریمیا اور روس میں مسلح طے پائی۔ اس جنگ میں تاریخی ہندوؤں کے حملے کی تاب نہ لا کر زاروس آرمین چہارم 30 ہزار گھوڑا سوار اور 6 ہزار پیادے پیچھے چھوڑ کر ماسکو سے

1. زبان روس کے دارالحکومت مسکو، پیراگراف 15

فرار ہو گیا تھا۔ قسطنطنیہ میں موجود زار کا خزانہ مسلمانوں کے ہاتھ لگا تھا (لفظ کریمین ترکی الاصل ہے) اور زار بیکروں (مکد) کے ذریعہ بھی جنگ میں مارے گئے تھے۔ ان واقعات سے روس کا حکمران خانوادہ ”گورک“⁴ چلتی کے کنارے پہنچ گیا۔ سلطان سلیم ثانی نے اس فتح پر گرائی حکمران کو مبارکباد پیشی اور مرثعہ کو اور غلغلیہ اور شادی فرمان سے نوازا۔

1. گرائی، تاریخی قریب ہواؤں کے اس خاندان نے چند سو فیصد آبادی میں صدی تیسویں قریب کے قریب کریمیا (اور پرتگیز کے بڑے حصے) پر حکومت کی۔ اس کا بانی آتھن اردو کا ایک شہزادہ حاجی گرائی بن فرات الدین بن تاج محمد تھا۔ اس کے ایک بیٹے منگلی نے گرائی کا لقب اختیار کیا جو اس کے بعد ہزار ہا کے نام کا جو قرار پایا۔ حاجی گرائی، نور دولت گرائی اور منگلی گرائی ”سلطان“ کا لقب استعمال کرتے تھے لیکن 880ء 1475ء میں ترکوں کے ہاتھ مار بیٹے کے بعد گرائی حکمران صرف ”خانی“ کے لقب پر اکتفا کرتے رہے۔ 1771ء میں روسیوں نے کریمیا فتح کر لیا اور 1783ء میں اسے سلطنت روس میں شامل کر لیا گیا۔

(اردو دائرہ معارف اسلام، 543/177)

2. زاروس آرمین چہارم نے 1552ء میں تازان کی مسلم تاجرانہ ریاست پر قبضہ کر لیا، نیز استراخان کی اسلامی ریاست بیکین کی بھی جس کا صدر مقام استراخان شہر تھا جو دریائے وگا کے پائے کے قریب کھیرا کھیتان کی بندرگاہ ہے۔

3. اوگا، یہ زاروں کے سر پرانے وگا کا ایک ”مادان“ (Tributary) ہے جو ماسکو کے مغربی میدان میں بیٹا ہے۔ دریائے ماسکو، اوکولونا کے قریب دریائے وگا سے آتا ہے۔ (المحمد فی الآحاد، ص: 88)

4. گورک (Rurik) اس شاخ خانوادے نے مسکو (Muscovy) کی چھوٹی سی روسی ریاست کو دست و پا کر ایک بڑی سلطنت بنا دی۔ یہ خانوادہ 1598ء تک حکمران رہا۔ (آکسفورڈ انکس ریفرنس ڈکشنری، ص: 1265)

سلطان مراد ثالث کی فتوحات

سلطان سلیم ثانی کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مراد ثالث تخت سلطنت پر بیٹھا۔ اس کے عہد میں عثمانی بیڑے نے سپانوی بیڑے کو چپے پہنچے شکستیں دیں۔ دریں اثناء مملکت قاسم¹ نے سلطنت عثمانیہ سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ اس طرح پورا المغرب، العربیہ² خلافت اسلامیہ عثمانیہ میں ضم ہو گیا۔



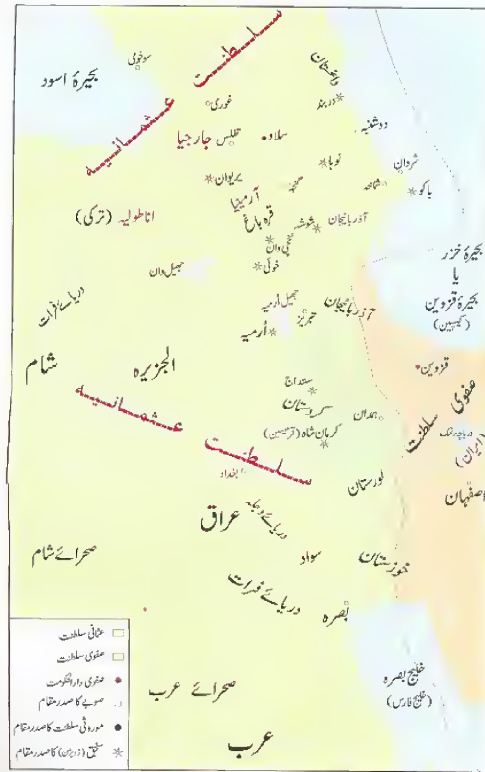
قاسم (مرآئیں) کی سید خدیجہ جس سے مکتبہ چاندی دیکھی گئی تھی۔

سلطنت قاسم عثمانی سلطنت میں

ریاست قاسم کا سلطنت عثمانیہ کی اطاعت کرنا معمولی بات تھی۔ اب سلطان قاسم مراد ثالث عثمانی غلبہ کی باتیں میں آ گیا تھا۔ یہ کسی اور ریاست کے ماتحت نہیں تھی جو دیوان جماعتی (سلطنت عثمانیہ) سے براہ راست اکام لیتی ہو۔ قاسم کے بولائے امیر امیر عثمانی نے اسے اپنے خارجی معاملات تمام تر سلطنت عثمانیہ کے سپرد کر دیے تھے، چنانچہ اس نے مالازخرج اختیار کیا، دیا جو اس کی طرف سے اطاعت کا واضح اظہار تھا۔ اس نے اپنے ملک میں عثمانی نظام نافذ کر دیا اور دستوری و معاشرتی اصلاحات کا بیڑا اٹھایا، تاہم اس نے عثمانیوں کو اپنی مملکت کے اندرونی معاملات میں دخلت کی اجازت نہ دی۔ الجزائر کے عثمانی گورنر قاسم کے اندرونی

- 1 قاسم (Fez) مراکش (المغرب) کا یہ شہر دیرینے سے ایک معادن غنی 'وانقلی قاسم' کے کنارے واقع ہے۔ اس کی آبادی 8 لاکھ ہے۔ یہ شہر قاسم البانی (قدیم قاسم) اور قاسم الجہیزہ میں تقسیم ہے۔ قاسم البانی کی بنیاد اور قاسم نے 609ء میں رکھی تھی۔ قاسم الجہیزہ کو بائیں مغرب بن مہدائیں مرینی قاسم نے اسے 1276ء میں تعمیر کرایا۔ قاسم شروع سے مغربی صمدی تھی۔ تک متفقہ شاہی خاندانوں کا دار الحکومت رہا۔ مومعدان نے اسے نظر انداز کیا جبکہ مرینی دور میں یہ عروج کو پہنچا، پھر صمدی اور افغانی یہاں حکمران رہے۔ 1672ء میں ممالک نے انہیں نے قاسم کے بجائے تکریش کو دار الحکومت بنا لیا۔ قاسم کے مدبر ابو عثمان، مدرسہ فقہاء زین اور جامعہ الفرقان تاریخی تعلیمت رکھتے ہیں۔ (المسجد فی الاعلام، ص: 403,402)
- 2 المغرب العربی، نامی میں طرابلس (لیبیا)، تونس، الجزائر اور مراکش کو بھی مدبر المغرب کہلاتے تھے۔ حکمران دنوں صرف مراکش کو مرینی میں السلطنت السعویہ یا صرف المغرب کہا جاتا ہے۔ شہنشاہی عرب مراکش (Morocco) کہتے ہیں۔ دیکھئے آن کل کی عربی لفظوں میں تونس، الجزائر، مراکش اور موریتانیا کو مارک المغرب العربی کہا جاتا ہے۔ (دیکھئے المجلس المملکۃ العربیۃ السعویۃ والاعلام، ص: 51)
- 3 امیر انصوری قاسم (مرآئیں) کے صمدی خاندان سے (947ھ-1071ھ/1540ء-1660ء) کا ایک حکمران تھا۔ اس خاندان کے بانی محمد الفتح المہدی نے 1550ء میں یوسف قاسم سے قاسم کا اقتدار چھین لیا تھا۔ (المسجد فی الاعلام، ص: 300)





اس دور میں دہلی اور مراٹھی کا حق حاصل کرنا چاہتے تھے مگر مولائے غاس نے انھیں اس کی اجازت نہ دی۔

مولائے احمد لکھنوی دہلی کی وفات کے بعد اس کے بیٹے کے بعد لکھنوی سلطان بنے۔ ان میں سے ایک نے اٹھارہ سال 1012ھ-1037ھ/1603ء-1627ء) میں اپنے بیٹے کی کوشش کی کہ سلطنت عثمانیہ سے علیحدگی اختیار کر کے دو جاگیروں نے اپنی کوئی کاوش نہ کی اور مراد پام کے ساتھ دولت غاس سلطنت عثمانیہ سے علیحدگی اختیار کرتی گئی۔ دریں اثنا، اشراف خانی، جو حکمران خاندان سعد یہ بی کی ایک شاخ تھے، غاس کے اشراف سعد یہ سے جھگڑ پڑے (1050ھ/1640ء)۔ پھر 1099ھ/1658ء میں اشراف لالہ کو غاس میں علی القدر حاصل ہو گیا اور انھوں نے سلطنت عثمانیہ سے اتحادت مکمل طور پر منقطع کر لیے۔

دولت عثمانیہ کی دہلی اور مراٹھی افریقہ میں بدست

دسویں صدی ہجری میں سلطنت عثمانیہ نے دہلی افریقہ کی حبشی مملکتوں میں اپنا اثر و نفوذ بڑھا دیا شروع کیا جو اس وقت اپنی انتہا کو پہنچ گیا جب طرکوب پاشا نے 957ھ/1650ء سے یوروپ میں داخل ہو کر اسے عثمانی اثر و نفوذ میں لانے کی کوشش کی جو کہ اس قلعے کی چابی اور اہم اسلامی مملکت تھی۔ یوروپ کے حکمران سلطان اور لیس ٹائٹ نے 985ھ/1577ء میں تین سفیر ارسال بھیج کر سلطنت عثمانیہ کی اطاعت کا اظہار کیا۔ یہ سلسلہ



بھیل چاؤ کا قریب منظر

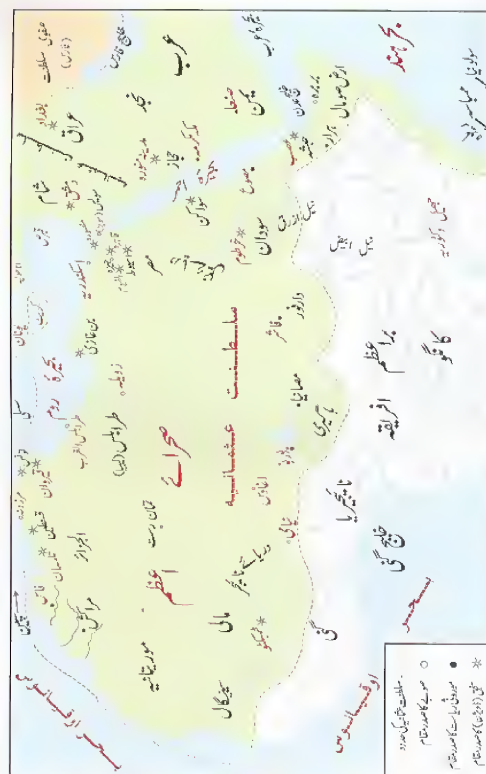
مستقل حیثیت اختیار کر گیا۔ تاریخ میں پہلی بار 985ھ میں دیوان ہالائی اسٹینول کی طرف سے یوروپ کو تو چیں بھیجی گئیں جو طرادل (ایلیا) سے یوروپ پہنچیں کیونکہ یوروپ کو بہت پرستوں سے متاثرہ درجہ تھا جبکہ یہ اسلامی مملکت افریقہ میں فروغ اسلام کے لیے کوشاں تھی۔

999ھ/1590ء میں کنینا اور آنگا کیلے کے مابین واقع ریاست مہاسہ عثمانیوں کے زیر اقتدار آ گئی۔ یوں ترکوں کے بحری بیڑے المدیجہ اٹلانسی (مکر ہوائی) اور المدیجہ اٹلانسی (مکر بند) دونوں میں چہرے لگے۔

1 یوروپ، ایشیائی و وسطی ریاست یوروپان دونوں شمالی ڈیکریا کا ایک علاقہ ہے۔ یہاں کی سلطنت "کاف" میں دسویں صدی مسیحی تک مشرق پر اسلام ہو چکی تھی اور یہ دسویں صدی مسیحی میں اس کا اثر مضبوط کیلے گیا۔ ان ظہور "شاہ کاف" اور "لک ہیرا" کا ذکر کرتا ہے اور یوروپ سے مراد سلطنت کاف کا جوبلی حصہ یعنی بحر، شاہ (جہیں پل) سے روکنے کا علاقہ ہے۔ سلطنت کاف کا پایہ تخت نجی (Njimi) تھا (جوان لوں) انجینا Njemina کے نام سے چاؤ کا دار الحکومت ہے۔ 1470ء میں برلی (Birni) یوروپ کی مملکت اور کنویری قوم کا دار الحکومت، خاورین صدیوں تک اسے یہ حیثیت حاصل رہی۔ دسویں صدی مسیحی میں مین (کنویروں) کے تحت سلطنت یوروپ طرف بہت وسیع ہو گئی۔ 1040ء میں خاندان سلف کا ایک الٹ کر بیٹے والے نے کنویروں کو "لے" کے بجائے "لیمو" (شیخ) کا لقب اختیار کیا۔ 01-1900ء میں مقامی کنویروں کی باہمی آویزش سے قائمہ اٹھائے ہوئے فرانسیسی اور برطانوی سامرائی اس علاقے پر مسلط ہو گئے۔

(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 1009/4-1013)

2 مہاسہ (Mombasa): یہ کینیا کے جنوب مشرق میں بحر ہند کے ساحل پر مہاسہ نامی جزیرے پر آباد بندرگاہ ہے۔ آدلی سا) چاؤ کا حصہ زیادہ ہے۔ قدیم عرب اسے منہہ کہتے تھے۔ یہ (یورپی کے بعد) کینیا کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ برطانویوں نے 1893ء میں اس پر قبضہ کر کے اسے نظم بند تجارتی مرکز بنایا تھا (السنجدہ ص: 14)۔ آکسفورڈ انٹرنیشنل ڈکشنری)۔ یہیں سے مسلم جہاز ران احمد ابن ماجہ نے 1498ء میں پہلی جہاز ران واسکو ڈے گاما کو بندہستانی بندرگاہ کالی کہہ پہنچا دیا تھا۔



اور پھر سلطنت عثمانیہ ضعف کا شکار ہو گئی

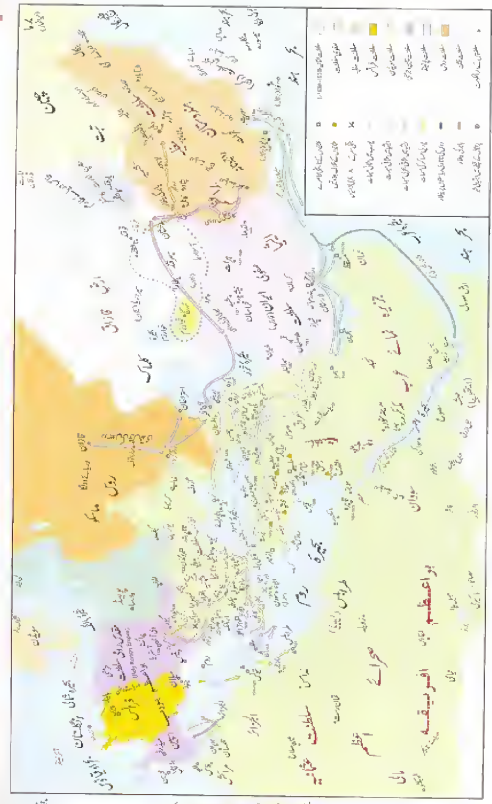
مراد ٹائٹل کے عہد^۱ میں دولت عثمانیہ اپنی قوت، عظمت اور حدود کی انتہا کو پہنچ چکی تھی، مگر اس کے عہد سلطنت کے آخری ایک دو برسوں میں اتھوٹا لے کے واضح آواز رکھائی دینے لگے جبکہ سلطنت مالی اثرا بھارت کے پورے حصے دہلی ہوئی تھی اور حرم سرسے کی خواتین ملکی سیاست پر اثر انداز ہونے لگی تھیں۔ نظام حکومت میں رخصت، کرہن کے اظہار، اسراف اور کھپت، جاہ کا چاہن عام تھا، نیز ایسے افراد حواس مناصب پر فائز ہونے لگے تھے جو ان کے ہرگز اہل نہ تھے۔ فتوحات اور اعلا کے کلہیز الحق کا فریقہ فراموش کر دیا گیا تھا۔ آسراہ طور طریق و ذراہ کی شناخت بن گئے تھے جن کی کوہ شیخ الاسلام بتی معزز اور کھیل استراہم شخصیتوں کو عام خازنین کی طرح کھڑے کھڑے معزول کر دیتے تھے۔ علانے وین، نکل پفسا رہتے تھے۔ اصحاب مراحب نرود اور سرکشی کا اظہار کرنے لگے تھے۔ ان تمام باتوں نے سلطنت کے اتھوٹا و زوال میں اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں اگرچہ سلطنت مشہور بناؤں پر قائم تھی مگر یہ پہلے کی طرح استوار نہ رہ سکی۔ اس کے باوجود اصلاح احوال کی کوششیں بھی جاری رہیں اور وقتے وقتے سے سلطنت کی کمزوریاں دور کرنے کی سعی کی جاتی رہی۔ اس وجہ سے سلطنت کا عرصہ حیات قدرے طویل ہو گیا۔

فیضہ ملہمدان قانونی نے 974ھ/1566ء میں اپنے پیچھے نو سلطنت چھوڑی تھی اس کے طول و عرض کا رقبہ یوں تھا:

④ یورپ:	19,98,003 مربع کلومیٹر (آفریقا)
⑤ ایشیا:	41,69,177 مربع کلومیٹر (آفریقا)
⑥ آفریقا:	87,25,720 مربع کلومیٹر (آفریقا)
سلطنت کا مجموعی رقبہ:	1,48,92,900 مربع کلومیٹر (آفریقا)
اور مراد ٹائٹل کے عہد کے اواخر میں سلطنت عثمانیہ کی وسعت کچھ یوں تھی:	
④ یورپ:	28,48,940 مربع کلومیٹر (آفریقا)
⑤ ایشیا:	48,16,832 مربع کلومیٹر (آفریقا)
⑥ آفریقا:	1,22,37,419 مربع کلومیٹر (آفریقا)
مجموعی رقبہ:	1,99,02,191 مربع کلومیٹر (آفریقا)

۱۔ ملیم تائی کا بنا مراد ٹائٹ 982ھ/1674ء سے 1003ھ/1696ء تک حکمران رہا۔ اس کے عہد میں مارینا، شرودان، شیمیریز اور آذربائیجان کا ایک حصہ عثمانی سلطنت میں شامل ہو گیا۔ ملک انکھان انڈر تھو نے جنگ ارماسا (Armaca) (آرمینیا اور اصل انکھان کے بکری بیڑے کا نام تھا) سے پہلے وہاں سے کھانے میں ترکی بکری بیڑے سے اعداد طلب کرنے کے لیے چار خطوط بھیجے۔ تیسرے خط (3 جون 1587ء) میں سلطان سے گھر پر قیدی رہا کرنے کی درخواست کی گئی۔ چوتھے خط (7 جولائی 1588ء) میں جنگ ارماسا میں اپنی بھیمانی کا ذکر اور ترکوں کی امداد کا شکریہ ہے۔ گھر پر ملازموں نے انھوں میں عثمانی امیر مارینان کا نقشہ پیش (نور بار انکھان) میں امیر مارینان کے اہمیر بانگور بیٹے کی مدد کے لیے اپنے بیڑے کے ساتھ آنے کا ذکر کیا ہے۔ ("آرمینیا ترکی" اور "تیسرے امیر مارینان" 1922ء)





سلطنت عثمانیہ کی وسعت کے یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ایک خاص وقت میں اس کا زیادہ سے زیادہ رقبہ کتنا تھا۔ دوسرے علاقے جو دیگر ترکوں اور تاتاریوں کے قبضے میں آئے، وہ اس میں شامل نہیں۔ یہ سلطنت عثمانیہ کی زیادہ سے زیادہ وسعت تھی۔ مختلف ادوار میں جو نئے سلطنت عثمانیہ میں شامل رہے، ان کا مجموعی رقبہ تقریباً 30 لاکھ مربع کلومیٹر تھا جو مختلف براعظموں میں اس طرح تقسیم تھا:

* یورپ:	35,43,662	مربع کلومیٹر (تقریباً)
* ایشیا:	57,29,285	مربع کلومیٹر (تقریباً)
* افریقہ:	137,27,464	مربع کلومیٹر (تقریباً)
کل رقبہ:	2,30,00,411	مربع کلومیٹر (تقریباً)

ان اعداد و شمار میں وہ علاقے بھی شامل نہیں جو چھاپہ مار فوجوں اور بحری قزاقوں کے ہاتھ لگے تھے وہاں انھوں نے اپنی حکومتیں قائم کر لی تھیں اور پھر انھیں خلیفہ اسلام کے اقتدار اعلیٰ کے تحت دولت عثمانیہ میں ضم کر دیا تھا، چنانچہ 1592/ھ 1001ء میں یورپ میں پولینڈ (رقبہ 6,96,737 مربع کلومیٹر) اور افریقہ میں سلطنت لاس اور سودان کے علاقے (رقبہ 30,51,699 مربع کلومیٹر) سلطنت عثمانیہ میں ضم ہو گیا اور سلیم ثانی کے عہد میں قبرص اور شامی چوٹوں کا الحاق عمل میں آیا اور آپ (انڈونیشیا) نے نظام حمایت کے تحت سلطنت عثمانیہ کی اطاعت اختیار کر لی۔ پھر مراد چارٹ کے دور میں قفقاز کے شمال اور جنوب کے جو علاقے سلطنت عثمانیہ میں ضم ہوئے ان کا رقبہ 5 لاکھ 90 ہزار مربع کلومیٹر تھا۔ اور مشرقی افریقہ کے بہت سے مقامات اور وسطی افریقہ بھی عثمانی مملداری میں آ گئے۔

یہ بھی دولت عثمانیہ اور اس کی فتوحات اور اس کی خدمات جو اس نے اکثاف عالم میں دین اسلام کے فروغ کے لیے انجام دیں۔ یہ فتوحات عثمانی خلفاء کی اسلام سے محبت اور چارواک عالم میں اسلام کے نشر و فروغ میں ان کے ذوق و عشق کی سب سے بڑی دلیل ہیں۔



حکومت کالج برائے آرٹس اور کامرس لاہور کے دروازے کا منظر

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے
(عالمِ اقبال ص ۵۷)

خلافت عثمانیہ: زوال اور اختتام ایک نظر میں

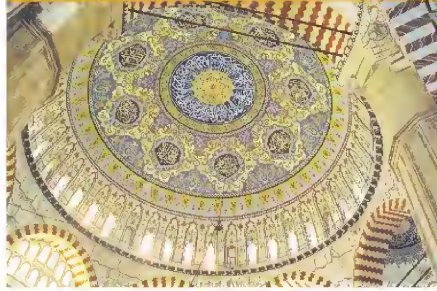
سلطنت عثمانیہ کے عروج کے بعد سترھویں صدی کے اواخر میں اس میں ضعف کے آثار نمودار ہوئے۔ وی آ کے آخری عاصم سے (1683ء) اور عثمانی عساکر کی شکست کے بعد منگولی آزاد ہو گیا۔ اگلی صدیوں میں زوران روس نے کریمیا، البانویا، یوکرین، چینچیا، چارچیا، داغستان اور آرمینیا ترکوں سے چھین لیے۔ 1630ء میں فرانس نے الجزائر اور 1840ء میں برطانیہ نے عمان (یمن) انتصیا لیا۔ 1830ء میں یونان، 1854ء میں رومانیہ اور 1878ء میں مونٹی نگرو اور بلغاریہ آزاد ہو گئے۔ یونانیا، ہرزیگووینا اور کروشیا، آسٹریا نے چھین لیے۔ 1681ء میں سپیس فرانس اور مصر و سودان پر برطانیہ قابض ہو گیا۔ 1885ء میں صومالیہ کو برطانیہ اور اٹلی نے باہم بانٹ لیا۔ 1904ء میں برطانیہ نے قبرص اور اٹلی نے صومالیہ انتصیا لیا۔ صومالیہ کا ایک حصہ برطانیہ کے اور ایک فرانس کے ہاتھ لگا۔ 1911ء میں اٹلی لیبیا (طرابلس) پر قابض ہو گیا۔ جنگ بھٹان (1912-13ء) کے نتیجے میں الیابہ کو سو اور دیگر علاقے ہاتھ سے جاتے رہے اور پہلی جنگ عظیم کے نتیجے میں فلسطین، شام، اردن اور عراق برطانوی و فرانسیسی سامراجیوں کے تسلط میں چلے گئے۔ یوں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت ”خلافت عثمانیہ“ سکڑتے سکڑتے اناطولیہ اور استنبول کے مضائقہ تک محدود ہو گئی۔ آخر کار مغربی سامراجیوں کے آلہ کار مصطفیٰ کمال نے نومبر 1922ء میں سلطنت کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ 1923ء کو ترکی میں جمہوریت رائج ہوئی، 3 مارچ 1924ء کو خلافت منسوخ کر دی گئی اور آخری عثمانی خلیفہ عبدالعزیز عثمان اور خاندان عثمان کے تمام افراد وچلن کر دیے گئے۔ مصطفیٰ کمال اتاترک نے پہلے کچھ ملک میں سیکولرزم کے نام پر شرعی قوانین منسوخ کر کے مغربی قوانین رائج کر دیے لیکن پان صدی کی سیکولر دہشت گردی کے بعد ترکی میں تدریج اسلام کا احیاء ہو رہا ہے جو عالم اسلام کے لیے خوش آئند ہے۔

حصہ پنجم

اشاریہ (سن وار)

■ خلافت راشدہ اور اموی و عباسی دور کی تاریخی واقعات

■ سلطنت عثمانیہ کے تاریخی واقعات



فتوحات اسلامیہ ایک نظر میں

مؤرخین نے فتوحات کے بیان میں بعض واقعات کی تاریخ متعین کی ہے اور بعض کو یحییٰ بغیر تاریخ کے بیان کر دیا ہے۔ اسی طرح کچھ واقعات کے متعلق مختلف مؤرخین نے مختلف تاریخیں بیان کی ہیں۔ ہم نے واقعات کی تحقیق کرتے ہوئے اس پہلو کو قصہ مصیبت سے پیش نظر رکھا ہے اور اس میں ہر ممکن ذریعے سے مدد لی ہے، جیسے راویوں کی چھان بین، واقعات کی درمیانی مدتوں کا تعین، ان مسافروں کی پیش جو نظروں اور ڈاک کی نقل و حرکت میں طے ہوتی رہیں، نیز نقل و حرکت کی رفتار اور موسمی حالات کے ساتھ اس کی تحقیق۔ کچھ واقعات کو بیان کرتے ہوئے راویوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ واقعہ غفے کے فلاں دن رونما ہوا۔ کچھ واقعات کی تاریخوں اور دنوں کے تعین میں کسی تقویم سے مدد لی گئی ہے۔ تحقیق کے دوران میں ہم نے نہایت احتیاط سے ان تمام ذرائع کو بروئے کار لا کر کوشش کی ہے تاکہ ہر واقعے کی صحیح تاریخ متعین کی جائے۔

اس ضمن میں ہماری تحقیق اور اس کے حلقہ مصداق و مراجع کی تفصیل فتوحات اسلامیہ کی ان کتابوں پر مبنی ہے جو ہمارے مطالعے میں آئیں۔ یہاں ہم صرف واقعات کو مختصراً ان کی تاریخی ترتیب کے اعتبار سے ایک جدول میں پیش کر رہے ہیں جو فتوحات کے تمام محاذوں پر محیط ہے۔ اس جدول کی ترتیب صحافتی جرائد کے عنوانات کی ترتیب کے مانع ہے کہ اگر فتوحات کے زمانے میں ان صحافت کا کوئی وجود ہوتا تو قریب قریب یہی نقشہ پیش کیا جاتا۔ ہمیں امید ہے کہ ہم اپنی کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔

خلافت راشدہ اور اسلامی و عباسی دور کے تاریخی واقعات

تاریخی واقعہ	عیسوی تاریخ	تفصیلات
ذی القعدہ ۱۰ھ	628ء	نبی کریم ﷺ نے ہجرت کو شروع کیا۔
ذی الحجہ ۱۰ھ	628ء	نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کو پہنچا۔
ربیع الاول ۱۱ھ	629ء	شام کی سرحدوں پر سرینہ "ذات اطلحہ" چلی آئی۔
ربیع الثانی ۱۱ھ	629ء	زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں شام کے علاقے موتہ (موجودہ اردن) کی جانب سریرہ روانہ کیا گیا۔
شعبان ۱۱ھ	629ء	عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں "ذات اطلحہ" کی جانب سریرہ روانہ کیا گیا۔
کعبہ رجب ۱۱ھ	630ء	غزوہ جوکب چلی آئی۔
ربیع الاول ۱۲ھ	632ء	نبی کریم ﷺ نے وفات پائی۔
ربیع الاول ۱۲ھ	632ء	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوئے۔
کعبہ رجب الآخر ۱۲ھ	632ء	جیش اماس کی موتہ کی جانب روانگی۔
حرم ۱۲ھ	633ء	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی عراق کی فتح کے لیے نواح سے کابل کو روانگی۔ یہ قاصد تقریباً 500 کلومیٹر ہے۔
حرم ۱۲ھ	633ء	کابلہ (کوت) میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور اہل کابل کے ایرانی گورنر حرج کے مابین جنگ ذات اطلحہ لڑی گئی۔
حرم ۱۲ھ	633ء	زید بن کعب رضی اللہ عنہ ذات اطلحہ کے حالات کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔
کعبہ رجب ۱۲ھ	633ء	کابلہ سے 250 کلومیٹر دور (عراق میں) خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حارث بن قریظ کے مابین جنگ ہمار لڑی گئی۔
5 صفر ۱۲ھ	633ء	ہمار کی شکست کی خبر 400 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایرانی دارالحکومت مدائن پہنچی۔
14 صفر ۱۲ھ	633ء	امروزر گراہک ایرانی لشکر لے کر مدائن سے 350 کلومیٹر دور دیر لے آئے۔
17 صفر ۱۲ھ	633ء	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ہمار کے ساتھ دیر پہنچ گئے۔ یہاں کی جانب جیش قدری کر رہا ہے۔
21 صفر ۱۲ھ	633ء	سید بن امان رضی اللہ عنہ ہمار کی فتح کی خبر لے کر مدینہ پہنچے۔
22 صفر ۱۲ھ	633ء	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور امروزر کے مابین دیر میں جنگ ہوئی۔ یہاں سے واپس آئے۔
24 صفر ۱۲ھ	633ء	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ 40 کلومیٹر دور اہلس کے مقام پر عیسائی عرب تہہ ہو رہے ہیں۔
25 صفر ۱۲ھ	633ء	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہلس کی جانب چلی گئی اور ان کے وہاں 27 صفر تک قیام کیا۔

تقریبی تاریخ	تقریبی تاریخ	تقریبی تاریخ
28 صفر 12ھ	14 مئی 633ء	خالد بن ولیدؓ نے انیس سے 60 کومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک بڑے شہر مغلیہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
20 صفر 12ھ	15 مئی 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے واقع غرقہ کی جانب روانہ ہو گئی۔
ربیع الاول 12ھ	مئی / جون 633ء	دریائے فرات کی شاخ (فرات باغی) کے دہانے پر خالد بن ولیدؓ اور ابنی آزادہ کے مابین جنگ منظر اڑی گئی۔ ابنی آزادہ نے شکست کھائی۔
ربیع الاول 12ھ	مئی / جون 633ء	خالد بن ولیدؓ نے انیس سے 60 کومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک بڑے شہر مغلیہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
27 ربیع الاول 12ھ	11 جون 633ء	غرمطی بن حسنہؓ نے خالد بن ولیدؓ اور مغلیہ کی فوج کی خبر سے عراق سے مدد پہنچائی۔
30 ربیع الاول 12ھ	14 جون 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
2 ربیع الآخر 12ھ	16 جون 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
6 ربیع الآخر 12ھ	20 جون 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
2 جمادی الآخرہ 12ھ	14 اگست 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
4 رجب 12ھ	14 ستمبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
11 رجب 12ھ	21 ستمبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
11 رجب 12ھ	21 ستمبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
16 رجب 12ھ	27 ستمبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
21 رجب 12ھ	2 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
23 رجب 12ھ	4 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
24 رجب 12ھ	5 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
27 رجب 12ھ	8 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
7 شعبان 12ھ	17 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
10 شعبان 12ھ	20 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
11 شعبان 12ھ	21 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔
14 شعبان 12ھ	24 اکتوبر 633ء	خالد بن ولیدؓ نے مغلیہ سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع غرقہ کی جانب پیش قدمی کی اور دشمن کو شکست فاش دی۔

تقریبات	تاریخ	تاریخ
ملتان میں زیادہ تر تہذیبی نوے کے 1000 افراد کے سرادشاہ کی جانب روانہ ہوئے۔	633ء	17 شعبان 12ھ 27 اکتوبر
یہ تین بنی ہاشمیانہ تہذیبی (آردن) پہنچے۔	633ء	18 شعبان 12ھ 28 اکتوبر
شرعیہ بنی ہاشم کے سرادشاہ کے شہر ہاشمی کے نواح میں پہنچے۔	633ء	19 شعبان 12ھ 28 اکتوبر
خاندانِ سعید پہنچا، چاہے پہنچے۔	633ء	20 شعبان 12ھ 28 اکتوبر
عراق میں جنگِ نہجِ لڑی کی مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔	633ء	21 شعبان 12ھ 29 اکتوبر
ہرقس نے فلسطین میں خطاب کے بعد دمشق کی جانب کوچ کیا۔	633ء	22 شعبان 12ھ 2 نومبر
عراق میں جنگِ نہجِ لڑی ہوئی۔	633ء	23 شعبان 12ھ 2 نومبر
ہرقس نے دمشق میں خطاب کیا، بعد ازاں فص (شام) کی جانب کوچ کیا۔	633ء	24 شعبان 12ھ 7 نومبر
ابو سعید خدریؓ نے (نہجِ لڑی) کے قریب وحوار میں اترے اور انہیں ہرقس کی قتل وحرکت کا علم ہوا۔	633ء	25 شعبان 12ھ 8 نومبر
ہرقس نے فص میں خطاب کیا، بعد میں انطاکیہ کی جانب کوچ کیا۔	633ء	26 رمضان 12ھ 13 نومبر
ہرقس انطاکیہ پہنچا اور اسے اپنا صدر مقام بنادیا، کوفیہ کی نصرت اسکی کرنے کے لیے دو دروازہ کھولے۔	633ء	27 رمضان 12ھ 18 نومبر
ابو سعید خدریؓ نے غطفہ رسول ابو بکر صدیقؓ کو پہنچا، کوفیہ کی نصرت کی خبریں لکھیں۔	633ء	28 رمضان 12ھ 25 نومبر
ہاشم بن قیس بن ابی وقاصؓ نے غطفہ رسول ابو بکر صدیقؓ کے لشکر میں شامل ہونے کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے۔	634ء	29 شوال 12ھ 5 دسمبر
سید بن عامرؓ نے 700 افراد کے سرادشاہ بند سے شام کی جانب روانہ ہوئے۔	634ء	30 ذی قعدہ 12ھ 13 دسمبر
حزرو بن مالکؓ نے اپنی بیویوں کے 3000 افراد کے سرادشاہ بند آئے۔	634ء	31 ذی قعدہ 12ھ 14 دسمبر
حزرو بن مالکؓ نے اپنی بیویوں کے سرادشاہ بند سے مدینہ آئے۔	634ء	1 ذی قعدہ 12ھ 21 دسمبر
خالد بن ولیدؓ اور رومیہ بن ابی ایمن اور ان کے وفادار پورے قحط کے بائیں جنگ فرما دی۔	634ء	2 ذی قعدہ 12ھ 21 دسمبر
ابو بکرؓ نے غطفہ شام کے چہرہ میں شمولیت کے لیے مدینہ آئے۔	634ء	3 ذی قعدہ 12ھ 23 دسمبر
مسن بن یزیدؓ (نہج سے) مدینہ آئے۔	634ء	4 ذی قعدہ 12ھ 29 دسمبر
ہاشم بن قیسؓ نے غطفہ شام میں ابو سعید خدریؓ سے ملے۔	634ء	5 ذی قعدہ 12ھ 27 دسمبر
خالد بن ولیدؓ نے غطفہ رسول ابو بکر صدیقؓ کو پہنچا، کوفیہ کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے۔	634ء	6 ذی قعدہ 12ھ 31 دسمبر
مدینہ سے سکرانہ ہوئے۔ خالد بن ولیدؓ کا لشکر قرآن سے تیرہ کی جانب روانہ ہوا۔		
خالد بن سعیدؓ نے غطفہ شام (آردن) پہنچے۔	634ء	7 ذی القعدہ 12ھ 8 فروری
غطفہ رسول ابو بکر صدیقؓ کو پہنچا، کوفیہ کے لیے مدینہ آئے۔	634ء	8 ذی القعدہ 12ھ 12 فروری
غطفہ رسول ابو بکر صدیقؓ کو پہنچا، کوفیہ کے لیے مدینہ آئے۔	634ء	9 ذی القعدہ 12ھ 19 فروری

404

ہجری تاریخ	میلادی تاریخ	تفصیلات
22 شعبان 13ھ	22 اکتوبر 634ء	حمر کے معرکے میں یمن جاوہ سے کامیابی حاصل کی اور ابو عبیدہ بن جراح نے حمر کے بادشاہ کو قتل کیا۔
24 شعبان 13ھ	23 اکتوبر 634ء	مثنیٰ بن حارثہ بن ابی سفیان نے جنگ اُتس میں یمن اور مردان شاؤ کو فتح کیا۔
رمضان 13ھ	نومبر 634ء	یہاں کے معرکے میں مثنیٰ بن حارثہ نے یمن کے بادشاہ کے خلاف شام فتح حاصل کی۔
شوال 13ھ	دسمبر 634ء	مثنیٰ بن حارثہ نے خنافس کے بازار پر حملہ کیا۔ یحزوق بن حارثہ اور یحزوق بن حارثہ کے قتل ہوئے۔
ذی قعدہ 13ھ	دسمبر 635ء	یہاں کے بادشاہ ابو عبیدہ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
24 ذی قعدہ 13ھ	23 دسمبر 635ء	یہاں کے بادشاہ ابو عبیدہ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
محرم 14ھ	25 دسمبر 635ء	ایرانی حملے کے نتیجے میں عراق میں اسلام کی فتح ہو گئی۔
15 ربیع الاول 14ھ	9 جنوری 636ء	ابو عبیدہ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
16 ربیع الاول 14ھ	10 جنوری 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
17 شعبان 14ھ	11 اکتوبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
27 شعبان 14ھ	18 اکتوبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
1 ذی قعدہ 14ھ	15 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
2 ذی قعدہ 14ھ	16 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
3 ذی قعدہ 14ھ	17 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
4 ذی قعدہ 14ھ	18 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
5 ذی قعدہ 14ھ	19 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
6 ذی قعدہ 14ھ	20 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
7 ذی قعدہ 14ھ	21 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
8 ذی قعدہ 14ھ	22 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
9 ذی قعدہ 14ھ	23 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
10 ذی قعدہ 14ھ	24 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
11 ذی قعدہ 14ھ	25 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
12 ذی قعدہ 14ھ	26 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
13 ذی قعدہ 14ھ	27 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
14 ذی قعدہ 14ھ	28 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
15 ذی قعدہ 14ھ	29 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
16 ذی قعدہ 14ھ	30 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
17 ذی قعدہ 14ھ	31 دسمبر 636ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
18 ذی قعدہ 14ھ	1 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
19 ذی قعدہ 14ھ	2 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
20 ذی قعدہ 14ھ	3 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
21 ذی قعدہ 14ھ	4 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
22 ذی قعدہ 14ھ	5 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
23 ذی قعدہ 14ھ	6 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
24 ذی قعدہ 14ھ	7 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
25 ذی قعدہ 14ھ	8 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
26 ذی قعدہ 14ھ	9 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
27 ذی قعدہ 14ھ	10 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
28 ذی قعدہ 14ھ	11 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
29 ذی قعدہ 14ھ	12 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
30 ذی قعدہ 14ھ	13 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔
31 ذی قعدہ 14ھ	14 جنوری 637ء	مثنیٰ بن حارثہ نے مثنیٰ بن حارثہ کو قتل کیا۔

تاریخ	میلادی تاریخ	توضیحات
12 ذی قعدہ	15 ھ 16 دسمبر	636ء زہرہ بن عوف بن جندبہ ہلال دے کو سلا کر سورہ سے کوئی کی جانب بڑھے اور سعد بن جندبہ کا لشکر ان کے پیچھے روٹا تھا۔
13 ذی قعدہ	15 ھ 17 دسمبر	636ء جابر بن جعفر، عربی قبائل کے کوئی میں شہر پار۔ سے دو چار لاکھ کر کے آئے تھے۔
20 ذی قعدہ	15 ھ 24 دسمبر	636ء سعد بن جندبہ کوئی سے ساہی کی جانب بڑھے۔ زہرہ بن جندبہ ہلال دے کو سلا کر ان کے آگے آئے چلے۔
28 ذی قعدہ	15 ھ یکم جنوری	637ء ساہی کے حکام شیر زاد نے جڑے کی ادا جلی جلی کی اہل کی۔
3 ذی الحجہ	15 ھ 6 جنوری	637ء ساہی کا تمکد، خیر صحر کر۔ ہاشم بن جبہ بن جندبہ نے کسری کے شیر کو قتل کر کے شاہی محافظ دے کو شکست سے دو چار کیا۔
4 ذی الحجہ	16 ھ 7 جنوری	637ء مدائن کے دو لاکھ مشرقی علاقے ہیریر (مدائن الدہلیہ کے محاصرے کی ابتدا ہوئی۔
عشر	16 ھ مارچ	637ء سعد بن ابی وقاص قبائل نے ہیریر فتح کر لیا۔
14 عشر	16 ھ 17 مارچ	637ء دریائے وادیہ کور کے مدائن کا مشرقی حصہ مدائن القصبہ (اسلامی وادیہ بن فتح کیا گیا۔
26 عشر	16 ھ 29 مارچ	637ء مدائن کے اہل ان کسری میں بھٹکی لہذا ادا کی گئی۔
ربیع الآخر	16 ھ مئی	637ء القدر کا شہر (بیت المقدس) فتح کیا گیا اور اس کی چابیاں امیر المومنین عمر بن خطاب (انصار کے ہر کی گئیں۔
نہارۃ اولی	16 ھ جون	637ء سعد بن ابی وقاص بن جندبہ کی فوج کے ایک ہونہار سردار عبداللہ بن مسعود نے کسریہ (مراق) فتح کر لیا۔
		رہی بن انکلی قبائل نے مہل اور بنی کے وہاں قلعہ فتح کر لیے۔
		نصیب بن زکری (کا شہر صلح کے ذریعے سے عبداللہ بن مسعود بن جندبہ بن جندبہ کے حوالے کیا گیا۔
رجب	16 ھ اگست	637ء حبشہ بن عمرو بن جندبہ نے اجد اور خط العرب کے علاقے فتح کر لیے۔
یکم ذی قعدہ	16 ھ 24 نومبر	637ء جندبہ کا صحر کر لیا گیا، ہاشم بن جبہ بن جندبہ نے مدائن کو فتح کر کے چلے۔
	16 ھ	637ء قنصل بن عمرو نے قنصل بن عمرو بن جندبہ کے شہر فتح کیے۔
	16 ھ	637ء عمرو بن مالک بن جبہ نے قنصل بن عمرو بن جندبہ کے شہر فتح کیے۔
شوال	16 ھ اکتوبر	637ء معاویہ بن ابی سفیان (نہارۃ القصبہ) فتح کر کے چلے۔
	17 ھ	638ء کوثر بن جندبہ کی ادا مدائن کے بجائے اسے دار الحکومت قرار دیا گیا۔
	17 ھ	638ء شہر العرب کے کوثر سے نصر فتح کر لیا گیا۔
	17 ھ	638ء حبشہ بن عمرو بن جندبہ نے اجد اور مدائن کے علاقے فتح کر لیا اور امالی سید سالار ہجران مسلمانوں کی قید میں آ گیا۔
ذی الحجہ	17 ھ دسمبر	638ء عباس بن علی بن جندبہ کے ہاتھوں 'الحجرہ' فتح ہوا۔
	17 ھ	638ء سہیل بن مدی بن جندبہ کے ہاتھوں صلح کے ذریعے سے رقیہ (شام) فتح ہوا۔

40

تاریخ	مسیحی تاریخ	تاریخ
23 مئی 1923ء	20 دسمبر 1941ء	641
28 مئی 1923ء	21 جنوری 1942ء	642
29 مئی 1923ء	22 فروری 1942ء	643
30 مئی 1923ء	23 مارچ 1942ء	644
31 مئی 1923ء	24 اپریل 1942ء	645
1 جون 1923ء	25 مئی 1942ء	646
2 جون 1923ء	26 مئی 1942ء	647
3 جون 1923ء	27 مئی 1942ء	648
4 جون 1923ء	28 مئی 1942ء	649
5 جون 1923ء	29 مئی 1942ء	650
6 جون 1923ء	30 مئی 1942ء	651
7 جون 1923ء	31 مئی 1942ء	652
8 جون 1923ء	1 جون 1943ء	653
9 جون 1923ء	2 جون 1943ء	654
10 جون 1923ء	3 جون 1943ء	655
11 جون 1923ء	4 جون 1943ء	656
12 جون 1923ء	5 جون 1943ء	657
13 جون 1923ء	6 جون 1943ء	658
14 جون 1923ء	7 جون 1943ء	659
15 جون 1923ء	8 جون 1943ء	660
16 جون 1923ء	9 جون 1943ء	661
17 جون 1923ء	10 جون 1943ء	662
18 جون 1923ء	11 جون 1943ء	663
19 جون 1923ء	12 جون 1943ء	664
20 جون 1923ء	13 جون 1943ء	665
21 جون 1923ء	14 جون 1943ء	666
22 جون 1923ء	15 جون 1943ء	667
23 جون 1923ء	16 جون 1943ء	668
24 جون 1923ء	17 جون 1943ء	669
25 جون 1923ء	18 جون 1943ء	670
26 جون 1923ء	19 جون 1943ء	671
27 جون 1923ء	20 جون 1943ء	672
28 جون 1923ء	21 جون 1943ء	673
29 جون 1923ء	22 جون 1943ء	674
30 جون 1923ء	23 جون 1943ء	675
1 جولائی 1923ء	24 جون 1943ء	676
2 جولائی 1923ء	25 جون 1943ء	677
3 جولائی 1923ء	26 جون 1943ء	678
4 جولائی 1923ء	27 جون 1943ء	679
5 جولائی 1923ء	28 جون 1943ء	680
6 جولائی 1923ء	29 جون 1943ء	681
7 جولائی 1923ء	30 جون 1943ء	682
8 جولائی 1923ء	1 جولائی 1944ء	683
9 جولائی 1923ء	2 جولائی 1944ء	684
10 جولائی 1923ء	3 جولائی 1944ء	685
11 جولائی 1923ء	4 جولائی 1944ء	686
12 جولائی 1923ء	5 جولائی 1944ء	687
13 جولائی 1923ء	6 جولائی 1944ء	688
14 جولائی 1923ء	7 جولائی 1944ء	689
15 جولائی 1923ء	8 جولائی 1944ء	690
16 جولائی 1923ء	9 جولائی 1944ء	691
17 جولائی 1923ء	10 جولائی 1944ء	692
18 جولائی 1923ء	11 جولائی 1944ء	693
19 جولائی 1923ء	12 جولائی 1944ء	694
20 جولائی 1923ء	13 جولائی 1944ء	695
21 جولائی 1923ء	14 جولائی 1944ء	696
22 جولائی 1923ء	15 جولائی 1944ء	697
23 جولائی 1923ء	16 جولائی 1944ء	698
24 جولائی 1923ء	17 جولائی 1944ء	699
25 جولائی 1923ء	18 جولائی 1944ء	700
26 جولائی 1923ء	19 جولائی 1944ء	701
27 جولائی 1923ء	20 جولائی 1944ء	702
28 جولائی 1923ء	21 جولائی 1944ء	703
29 جولائی 1923ء	22 جولائی 1944ء	704
30 جولائی 1923ء	23 جولائی 1944ء	705
31 جولائی 1923ء	24 جولائی 1944ء	706
1 اگست 1923ء	25 جولائی 1944ء	707
2 اگست 1923ء	26 جولائی 1944ء	708
3 اگست 1923ء	27 جولائی 1944ء	709
4 اگست 1923ء	28 جولائی 1944ء	710
5 اگست 1923ء	29 جولائی 1944ء	711
6 اگست 1923ء	30 جولائی 1944ء	712
7 اگست 1923ء	31 جولائی 1944ء	713
8 اگست 1923ء	1 اگست 1945ء	714
9 اگست 1923ء	2 اگست 1945ء	715
10 اگست 1923ء	3 اگست 1945ء	716
11 اگست 1923ء	4 اگست 1945ء	717
12 اگست 1923ء	5 اگست 1945ء	718
13 اگست 1923ء	6 اگست 1945ء	719
14 اگست 1923ء	7 اگست 1945ء	720
15 اگست 1923ء	8 اگست 1945ء	721
16 اگست 1923ء	9 اگست 1945ء	722
17 اگست 1923ء	10 اگست 1945ء	723
18 اگست 1923ء	11 اگست 1945ء	724
19 اگست 1923ء	12 اگست 1945ء	725
20 اگست 1923ء	13 اگست 1945ء	726

تہذیبی تاریخ	تہذیبی تاریخ	تہذیبی تاریخ
26 ذی الحجہ	131 اکبر	644ء
کرم	4 نومبر	644ء
	24	645ء
	25	646ء
	25	646ء
	27	648ء
	27	648ء
	29	649ء
	29	650ء
	32	653ء
	33	654ء
	34	655ء
ذی الحجہ	35	656ء
ربیع الاول	38	658ء
	40	661ء
3 ذی قعدہ	41	662ء
کرم شال	43	664ء
	47	667ء
	49	669ء
	52	672ء
	54	674ء
	55	675ء
رجب	59	680ء
	60	680ء

تاریخ	تاریخ	تاریخ
62ھ	681ء	مسلمانوں کی پہلی ہجرت مدینہ سے مکہ کی طرف ہوئی۔
84ھ	683ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
69ھ	689ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
71ھ	690ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
70ھ	687ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
83ھ	702ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
84ھ	703ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
86ھ	706ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
89ھ	708ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
90ھ	709ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
92ھ	711ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
92ھ	711ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
92ھ	711ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
93ھ	712ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
94ھ	713ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
102ھ	720ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
103ھ	720ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔
104ھ	721ء	یزید بن معاویہ نے معاویہ کے بیٹے یزید کو خلیفہ بنایا۔

ہجری تاریخ	میلادی تاریخ	تفویحات
108ھ	726ء	قطع بن عوانہ نے عقیقہ پر یخمار کی۔
109ھ	727ء	بشر بن صفوان عقیقہ پر حملہ آور ہوئے۔
113ھ	751ء	مستقیر بن مارث نے عقیقہ پر ہجری حملہ کیا۔
116ھ	754ء	حسین بن ابی سعید بن قیس بن ثعلبہ نے عقیقہ پر یخمار کی۔
117ھ	755ء	حسین بن ابی سعید بن قیس نے ساراڑینا پر حملہ کیا۔
122ھ	739ء	حسین بن ابی سعید نے عقیقہ پر یخمار کی اور سر قمر (سیرا کیڑا) شہر نے جزیرہ کی ادائیگی قبول کر لی۔
130ھ	747ء	عبد الرحمن بن حنیبلہ بن علی بن عبد العزیز (تھیس) اور عقیقہ کے درمیان جزیرہ کو قمر پر قابض ہوئے۔
135ھ	752ء	عبد الرحمن بن حنیبلہ نے عقیقہ پر یخمار کی۔
190ھ	805ء	حمید بن عقیف کریم نے حملہ آور ہوئے، پھر اسے قتل کر دیا۔
201ھ	810ء	تھیس (افریقہ) کے اقبالہ کے لشکر نے ساراڑینا پر حملہ کیا۔
13 رمضان 202ھ	818ء	ابولس شامی قرطبہ کے اہل راہب نے حکم بن ہشام اموی کے خلاف بغاوت کر دی۔ بغاوت کی ناکامی پر ان میں سے کچھ لوگ اسکندریہ چلے آئے۔
206ھ	821ء	محمد بن عبد اللہ جعی نے ساراڑینا پر یخمار کی۔
210ھ	825ء	محمی کوثر عبد اللہ بن طاہر نے ریشم کو اسکندریہ سے چلا وطن کر دیا اور ریشمی جزیرہ کریمہ کی طرف نکل گئے اور اسے فتح کر لیا۔
15 ربیع الاول 212ھ	827ء	اسد بن فرات عقیقہ پر حملہ آور ہونے کے لیے سوسا (تھیس) سے ہجری جزیرے کے ساتھ روانہ ہوئے۔
18 ربیع الاول 212ھ	827ء	اسد بن فرات عقیقہ کے مغربی شہر مارہ پر قابض ہو گئے۔
شعبان 213ھ	828ء	مشرقی ساحلی شہر قرطہ کے سامنے اسد بن فرات نے وفات پائی۔
214ھ	829ء	جزیرہ قاسوس کے قریب کریمہ کے ہجری جزیرے نے ریشمی جزیرے کو شکست دے دو چار کیا۔
216ھ	831ء	عقیقہ کے شمال مغربی ساحل پر بارہ مشرچ ہوا۔
220ھ	835ء	کیلیا کی لہن لہن کے ہاجرہ وینکیز (آلی) کی ریاست نے عقیقہ پر قابض مسلمانوں کے ساتھ اتحاد قائم کر لیا۔
225ھ	839ء	مسلمانوں کے ہاتھوں عقیقہ کے شمال میں قلعہ تھرامی کا سقوط ہوا۔
225ھ	840ء	جزیرہ عقیقہ میں قلعہ، مکدہ، بوط، ایچ، قرقول، مرکا اور ان کے علاوہ دیگر مقامات فتح ہوئے۔
228ھ	843ء	فضل بن یحضر بعدائی نے عقیقہ میں مسیحی کی ہڈیاں کاوش کر لی۔
12 جمادی الآخرہ 228ھ	843ء	قیسہ کیسٹ کی قیادت میں ریشمی جزیرہ کریمہ پر حملہ آور ہوا مگر شکست کھائی۔

تاریخی تاریخ	میلادی تاریخ	تفصیلات
232ھ	846ء	فطیل بن یقظب نے مصلیہ میں لیبی کا شہر فتح کیا۔
232ھ	846ء	اولیٰ کا جنوبی شہر تاج فتح ہوا۔
234ھ	848ء	امیر عبداللہ بن اوسطہ والی اندلس بلنارک کے جزیروں پر حملہ آور ہوا۔
235ھ	849ء	امیر اندلس اوسطہ نے اہل بلنارک کے لیے مصلیٰ کا احداث کیا۔
238ھ	852ء	مصلیہ میں شہر تعمیر ہوا۔
238ھ 22 مئی	852ء	رومی بحری بیڑا (مصر) پر حملہ آور ہوا اور وہاں کے کچھ لوگ قیدی بنا لیے، پھر وہ دمشق میں پر حملہ کر کے لوٹ گئے۔
243ھ 5 فروری	858ء	مہاس بن فطیل نے مصلیہ کا دار الحکومت تعمیر کرنے شروع کر لیا۔
247ھ 15 اگست	861ء	مہاس بن فطیل نے وفات پائی۔
248ھ	862ء	کریم کا اسلامی بحری بیڑا جزیرہ آؤس اور جزیرہ کنون پر حملہ آور ہوا۔
252ھ	866ء	امیر ابن العقب نے مصلیہ کا شہر سقوط شروع کر لیا۔
256ھ	869ء	ابو خراش محمد بن العقب نے مالکا کا بیڑہ فتح کر لیا۔
266ھ	879ء	بلنارک (جہان) میں رومی بحری بیڑے نے کریم کے اسلامی بحری بیڑے کو تباہ کر دیا۔
288ھ	900ء	ابو مہاس بن امیر اہم آجائے صلیبا پار کے کارہ یا پچھلے صولہ کی کا جنوبی شہر را فتح کر لیا۔
289ھ 3 ستمبر	902ء	ابو مہاس کے والد امیر اہم بن احمد نے بھی آجائے صلیبا پار کے کارہ یا پچھلے صولہ کی کا فتح کر لیا۔
289ھ 12 اکتوبر	902ء	امیر ابن احمد نے "کارہ یا صلی" کو فتح کر کے "کریم" پر حملہ کیا اور اہل کو فتح کرنے پر جی کی اور اہل قتل کی۔
289ھ 24 اکتوبر	902ء	امیر ابن احمد نے "کریم" کے سامنے وفات پائی اور سلطان دہلی مصلیہ آ گئے۔
290ھ	902ء	عصام بن جلالی نے اندلس سے جزائر بلنارک فتح کر لیے۔
291ھ	904ء	کریم اور طرفین (شام) کے بحری بیڑے باہمی قہودن سے راولینچ (پانان) کی ایف سے ایف بجاتے ہیں۔
298ھ	910ء	رومی بحری بیڑے نے کریم پر بلنارک کی اور گت کھائی۔
312ھ	924ء	جزیرہ کنون کے قریب رومی بحری بیڑے نے طرفین کے بحری بیڑے کو گت دئی۔
316ھ	928ء	صالحی اور سالم بن ابی راشد نے انرا فتح (فتح) کر لیا اور اہل "کارہ یا" کی لٹی پر رضا مند ہو گئے۔
360ھ 20 فروری	961ء	نظور و مستک رومی کریم پر اپنا ایک حملہ آور ہوا۔

ہجری تاریخ	میسوی تاریخ	قوت مامت
16 محرم	350ء 7 مارچ	961ء تختہ روم مستحکب کرینف کے اسلامی شہر دمشق (کا ٹیپا) پر قابض ہو گیا۔
	354ء	965ء بازنطینیوں نے قبرص پر قبضہ کر لیا۔
	372ء	982ء فوجی مصلحہ کے شہر میلایہ (Milazo) پر قابض ہو گئے۔
ربیع الاول	406ء ستمبر	1015ء داعیہ (اٹلی) اور مشرقی ہزار کے امیر ابو بکیش نے کالیڈی اور سارا جینا کے دیگر قلعے فتح کر لیے، نیز وہ آئی کے مغربی ساحل پر میلہ آہر ہو کر لوٹی پر قابض ہو گیا، اور چچا اور ۱۶۲۰ کے قلعوں پر یٹھارگی۔
	461ء	1088ء اٹلی کا دارن نجران راجہ مصلحہ کے علاقے ہرہنت پر قابض ہو گیا۔
	484ء	1098ء راجہ مصلحہ میں مسلمانوں کے آخری قلعہ قصر یازہ پر قبضہ ہوا۔

سلطنت عثمانیہ کے تاریخی واقعات

ہجری تاریخ	میسوی تاریخ	قوت مامت
617ء	1220ء	چنگیز خان کے دو چہ سالہ اردو بی بی نوٹون اور سوجانی نوٹون نے ترکستان (سلطنت خوارزم) کا 3۰۰ رومڈا لیا۔
629ء	1233ء	عثمانیوں کا چہا چہا سلیمان فوت ہوا۔
II	II	ارطغرل اسچہ سلیمان کی چہہ سردار ہوا۔
680ء	1281ء	ارطغرل نے وفات پائی اور اس کی چہہ اس کا بیٹا عثمان سردار ہوا۔
701ء	1301ء	عثمان نے آتھون چہا دہ چہہ میہ (ازمیت) اور بی بی شہر فتح کر لیے۔
7۵4ء	1304ء	عثمان نے اسچہ مصلحہ چہا علاقے کو خود مختار مملکت قرار دے کر "ایڈم" کا لقب اختیار کیا۔
نمازی الاولی	727ء اپریل	۱326ء اور خان بن عثمان نے برسرہ (برسرہ) شہر فتح کر لیا۔
	727ء	۱326ء اور خان بن عثمان نے برسرہ (برسرہ) شہر فتح کر لیا۔
	758ء	۱358ء اور خان نے رکا داغیل ہو کر کے چہہ میں قدم رکھا۔
	758ء	۱358ء سلیمان بن اور عثمان نے قلمبر (Tzype) اور بی بی چلی فتح کیے۔
	761ء	۱360ء اور خان بن عثمان نے وفات پائی اور اس کا بیٹا مراد عثمان ہوا۔
	763ء	۱362ء اور (تھریس) کا شہر فتح ہوا۔
	772ء	۱370ء سلطان مراد قوت مامت حاصل کرتا ہوا اور نے ڈینیوب تک چاہا۔
	775ء	۱373ء مراد مقدونیہ و لمباٹیا (کروشی) متاثرہ، بیل اور استیپ کے علاقوں پر قابض ہو گیا۔

تاریخ	تیسویں تاریخ	قوات
785ء	1383ء	صوبہ (پنارہ) کا شہر بنوا۔
788ء	1386ء	نیش (سربیا) کا جنگی اہمیت کا شہر بنوں کے ہاتھ لگا۔
798ء	1387ء	سلاویکا (چھان) فتح ہوا۔
790ء	1388ء	نگو پلس (پنارہ) کی جنگ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔
791ء	1389ء	کودو کے شہر کے میں سلطان مراد اول نے فتح حاصل کی، بعد ازاں جام شہادت لڑائی کیا۔
		ذہابہ افتخار پانچ ہول کے ہاتھ میں آئی۔
23 ذی قعدہ 798ء	1396ء	نگو پلس میں عثمانیوں نے یورپی اتحاد کے خلاف کامیابی حاصل کی۔
805ء	1402ء	جنگ انکوروہ میں امیر تیمور نے پانچ اول (خدرم) کو شکست دے کر قیدی بنا لیا۔
810ء	1413ء	محمد اول نے دور اخطار کے بعد سلطنت کی جاودہ شہادت کوئی۔
818ء	1415ء	مرائے ہست (مراچیو) کا شہر فتح ہوا۔
818ء	1415ء	ازسیر (مغربی ترکی) کا شہر فتح ہوا۔
819ء	1416ء	آسٹریا کا علاقہ سٹیریا (Styria) فتح ہوا۔
824ء	1421ء	محمد اول نے وفات پائی اور مراد ثانی نے ذہابہ افتخار سنبھالی۔
833ء	1430ء	سلاویکا دوبارہ فتح ہوا۔
14 ذی الحجہ 843ء	1439ء	سربیا کا شہر سندریہ (ہوائے ایڈریا) فتح ہوا۔
تہار کی لادنی 848ء	1444ء	سلطان مراد ثانی اپنے بیٹے محمد ثانی کے حق میں حکومت کے منصب سے دستبردار ہوا۔
848ء	1444ء	یورپ نے سلطنت عثمانیہ کے ماتھے کے لیے اتحاد قائم کر لیا۔
شعبان 848ء	1444ء	سلطان مراد ثانی نے دوبارہ حکومت سنبھالی اور یورپی اتحاد کو شکست سے دو چار کیا۔
12-10 ذی قعدہ 852ء	1448ء	مراد ثانی نے کوسو میں یورپی اتحاد کے خلاف کامیابی حاصل کی۔
855ء	1451ء	سلطان مراد ثانی نے وفات پائی اور اس کا فرزند محمد ثانی تخت حکومت پر برآمد ہوا۔
857ء	1453ء	محمد کاخ سے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا۔
270 شمادی اولیٰ 857ء	1453ء	قسطنطنیہ فتح ہوا اور اس کا نام اسلامبول (استنبول) رکھا گیا۔
865ء	1460ء	سوائے بلغراد کے سربیا کے تمام علاقے فتح ہو گئے۔
865ء	1460ء	ایجنٹر (یونان) فتح ہوا۔
867ء	1462ء	سلطنت افریق (الجزیر) فتح ہوئی۔

ہجری تاریخ	مسیحی تاریخ	قیمات
868ھ	1463ء	یوسن (ایسٹ) اور ہرسک (ہرزگووینا) فتح ہوئے۔
868ھ اپریل	1463ء	ہنگری کا علاقہ فتح ہوا۔
872ھ	1467ء	طرابلس اور اماسزس (Amasins)، جنوب اور ترابزون کے علاقے فتح ہوئے۔
872ھ	1467ء	جوزا اور میل (تھیراکین) کے جزائر فتح ہوئے۔
875ھ	1470ء	ریاست ویش کے متعلقہ علاقے جزیرہ کریکوس (کریکوس) اور آئینہ کا فتح ہوئے۔
880ھ	1475ء	تھیراکوس کے کنارے واقع کھنڈر کریکوس کی بندرگاہ فتح ہوئی۔
880ھ	1475ء	جزیرہ سیس اور جزیرہ ماسٹر سلطنت عثمانیہ کے زیرِ تسلط آئے۔
884ھ	1479ء	ریاست چرس میں دریائے کوبان کا دلت فتح ہوا۔
884ھ دسمبر	1479ء	ریاست ویش نے سلطنت عثمانیہ کے ساتھ صلح کے معاہدے پر دستخط کیے جس کے نتیجے میں سلطنت ویش، ارگوس اور المانیہ سے دستبردار ہو گئی۔ بعض مقامات کے۔
884ھ	1479ء	ریاست کریکوس کے علاقے آبارا اور باطیم فتح ہو کر حکومت عثمانی میں شامل ہوئے۔
885ھ 17-19 اپریل	1481ء	سلطان محمد فاتح نے وفات پائی۔
888ھ 23 ربیع الاول	1481ء 22 مئی	پاپہ چوتھی نے زمانہ ارماتھ میں لڑی۔
889ھ مئی	1484ء	پاپہ یوحنا (الادوا) کی طرف منسوب ہوا۔
889ھ 15 جولائی	1484ء	قلعہ کینی فتح ہو گیا۔
889ھ 26 دسمبر	1484ء 19 اگست	قلعہ آکرمان فتح ہوا اور عثمانیوں کو دریائے انیچوب اور ڈینپر کے دہانوں پر کنٹرول حاصل ہوا۔
898ھ 27 ذی قعدہ	1493ء 9 ستمبر	سلطنت عثمانیہ فتح ہوا۔
898ھ	1493ء	کرڈشیا فتح ہوا۔
898ھ	1493ء	سلطان سلیم اول تخت حکومت پر رہتی افراد ہوا۔
900ھ	1514ء	چالدران کے معرکے میں عثمانیوں نے مملوکوں کے خلاف کامیابی حاصل کی اور تہریر کے شہر میں داخل ہو گئے۔
922ھ 24 اگست	1516ء	مصر (دائم) میں عثمانیوں نے ممالیک کے حاکم علی شامیائی کو مملوک سلطان قعود غور کی قتل ہوا۔
922ھ 22 جنوری	1517ء	میرا ایس میں عثمانیوں نے ممالیک کی فوج کو شکست دی۔
923ھ 13 اپریل	1517ء	قازو کے باب زبیلہ پر آخری محاصرہ سلطان عثمانیہ نے کوچا کی دی گئی اور مصر عثمانی حکومت کے زیرِ تسلط آ گیا۔
923ھ 16 نومبر	1517ء	امیر کبریا کا قتل کے بعد محمد اول کی لڑائی، مدینہ اور کھدی کی چابیاں سلطان سلیم کے حوالے کی گئیں اور تہریر

ہجری تاریخ	میسوی تاریخ	تو حات
23 شعبان 923ھ	10 ستمبر 1517ء	سلطنت عثمانيہ کا صدر بن گیا۔
9 شوال 926ھ	22 ستمبر 1520ء	سلطان سلیم اول مصر سے اسلامبول چلا گیا۔
927ھ	1521ء	سلطان سلیم اول نے ولایت پالی اور اس کا بیٹا سلیمان قانونی طائف بنے۔
928ھ	1522ء	ہنگری (سرینا) فتح ہوا۔
20 ذی قعدہ 932ھ	28 اگست 1526ء	ہنگری کے علاقے مہاچ (Zemlin) فتح ہوئے۔
		موباکس (Mohacs) کے معرکے میں عثمانیوں نے ہنگری کی فتح کے خلاف کامیابی حاصل کی اور ریاست ہنگری سلطنت عثمانیہ کے زیرِ نگیں آ گئی۔
941ھ	1534ء	پولیس فتح ہو کر عثمانی حکومت میں شامل ہوا۔
944ھ	1537ء	خیرالدین بارہوسا نے چارلس پنجم کی زیرِ قیادت ہریریکارہ پیانو کی بکری جڑے کو گھست دی اور جزیرہ کریمٹ پر چلناری۔
945ھ	1536ء	عثمانیوں نے پریمار (یونان) کے صدر کی معرکے میں یورپی فکھروں کے خلاف کامیابی حاصل کی۔
948ھ	1541ء	ہوڈاشیر (ہنگری) فتح ہوا۔
20 جمادی الاولیٰ 950ھ	22 اگست 1543ء	خیرالدین بارہوسا نے ہارنیز (فرانس) کی بندرگاہ اور ستادیہ (سلی) کے ساحلوں پر چلناری۔
960ھ	1552ء	قائد صیہوار (رومانیہ) متوجہ ہوا۔
23 ربیع الاول 974ھ	7 ستمبر 1566ء	سلطان سلیمان قانونی نے 48 برس کی بھرپوری کیمہ و قات پائی۔
15 جمادی الاولیٰ 974ھ	30 ستمبر 1566ء	سلطان سلیم چالیسے اقتدار میں آیا۔
27 محرم 974ھ	1566ء	عثمانی جزائر قبرص کی بندرگاہ لیماسول میں داخل ہوا۔
6 صفر 978ھ	1570ء	عثمانی حاکم ابن لارنکا (نیزا) کی قبر میں بندرگاہ میں آترے۔
8 ربیع الاول 978ھ	1570ء	قبرص کا شہر سرینا فتح ہوا۔
28 ذی الحجہ 978ھ	1570ء	لقوسا (کوشیا) فتح ہوا۔
10 ربیع الاول 978ھ	1571ء	عثمانی فکھر ہاسکو میں داخل ہوا اور خان کریمینا 15 ہزار قیدیوں کے ساتھ ہاسکو سے لٹا۔
10 ربیع الاول 978ھ	1571ء	ہانوسا (اکوستا) فتح ہوا۔
10 ربیع الاول 979ھ	1571ء	قبرص کی فتح کی تکمیل ہو گئی۔
985ھ	1577ء	آخری ریاست ہولڈ (ناہیریا) نے عثمانی حکومت کی اچھی اختیار کرنے کا اعلان کیا۔
999ھ	1590ء	کیلیا اور ناگنیکا (ہنزارین) کے مابین واقع مہاسا عثمانیوں کے زیرِ اقتدار آیا۔

دُعا

یہ عادی یہ تیرے پُراسرار بندے
 دوہم ان کی شوکر سے صحرا و دریا
 وہ عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
 شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
 کیا تو نے صحرا نشینوں کو پکا
 طلب جس کی مدیوں سے تھی زندگی کو
 کشادہ در دل سمجھتے ہیں اس کو
 دل مرد مومن میں پھر زندہ کر دے
 جنہیں تو نے بھٹا ہے ذوقِ ندائی
 سمٹ کر پہاڑ ان کی بییت سے رائی
 عجب چیز ہے لذتِ آشٹائی!
 نہ مالِ نبیرت، نہ کشورِ کشائی!
 خبر میں، نظر میں، اذانِ سحر میں!
 وہ سوز اس نے پایا انہیں سے جگہ میں!
 ہلاکت نہیں موت ان کی نظر میں
 وہ بجلی کہ تھی نعرۂ لا تُذَر میں

عوہم کو سینوں میں بیدار کر دے

نگاہِ مسلمان کو تلواریں کر دے!

(ترجمہ)



■ باب اول مسلم شخصیات و مشاہیر (فارسی خاک)
■ باب دوم غیر مسلم شخصیات و مشاہیر (فارسی خاک)



■ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
■ رافع بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
■ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
■ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
■ عقیقہ بن نافع رضی اللہ عنہ
■ طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ
■ محمد بن قاسم ثقفی رضی اللہ عنہ

■ یزدگرد سوم
■ رستم بن فرخزاد
■ ہرمزان
■ الیثو عیاب جزائی
■ ہرقل اول
■ مقوقس



حصہ ششم باب اول

مسلم شخصیات و مشاہیر (تاریخی خاکہ)

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شہرہ آفاق اور انتہائی معروف سپہ سالار اسلام ہیں، بلکہ یہ کہنا ہے جا نہ ہوگا کہ وہ باہموم فتوحات کے سب سے زیادہ شہرت یافتہ سپہ سالار ہیں۔ ان کی یہ شہرت اور ناموری ان کا رہائے نمایاں کا نتیجہ ہے جو انہوں نے اپنی فطری اور نہایت متنازعہ خصوصیات کی بدولت انجام دیے۔ یہاں ہم ان کی اگلی خصوصیات پر روشنی ڈالیں گے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے چھوٹے بڑے کل میں معرکوں میں شرکت کی۔ ان میں دو و چالیس اور اسلام میں لڑے گئے معرکے، اہل ارتداد کے خلاف لڑی گئی جنگیں اور عراق و شام کی فتوحات شامل ہیں۔ اس تمام عرصے میں آپ کسی معرکے میں پیچھے نہیں رہے۔

جنگی صلاحیتیں

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک بہادر سپاہی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نمایاں ترین سپہ سالار تھے۔ وہ فطرت سے ہی بہادری، جفاکشی اور عقیدے کے کچے تھے۔ اپنے رب پر، اپنے آپ پر، اپنے کام پر، اپنی فوج اور اپنے ہمراہوں پر بہت اعتماد رکھتے تھے۔ اپنے ساتھیوں پر فخر کرتے تھے اور ان کی صلاحیتوں سے باخبر رہتے۔



قیامت ان کی متاعِ گمشدہ تھی۔ جہاں بھی موجود ہوتے، اس کے سب سے زیادہ حقدار رہی ہوتے۔ اور جب زمانِ قیامت ان کو سونپی جاتی تو پہلے تر اختیارا استعمال کرتے۔ اس کے سبب انہیں بڑی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اسی طرح جب وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو کوئی ذمہ داری سونپتے تو اسے بھی پہلے تر اختیارا دیتے تھے۔ نون ترب پر ان کی نظر بہت گہری تھی۔ وہ ہاکے ڈچن، ہوشیار اور زورِ فہم تھے۔

جنگ کے دوران میں ان کی نقل و حرکت اور کارروائی کی رفتار بہت تیز ہوتی اور وہ مواقع سے بہت فائدہ اٹھاتے۔ مشہور ارادے کے حامل، نہایت سہلے پاک اور اپنی سہلے پاک میں کامیاب تھے۔ اپنے دشمنوں پر بہت بھاری تھے۔ خوش قسمت اور مبارک آدمی تھے۔ وہ اپنی جسمانی صلاحیتوں کے مالک اور اپنے زمانے کے تمام انھیل رواں کے استعمال کی مکمل قدرت رکھتے تھے۔ جدت پسند اور بیدار مغز، جنگی منصوبہ ساز اور نہایت ہمتور تھے۔

خالد بن ولیدؓ کو اپنے اعصاب پر بے پناہ قابو تھا۔ کامیابی انھیں تکبر میں مبتلا نہ کرتی تھی اور نازک حالات ان کو پریشان نہ کرتے تھے۔ وہ فوری طور پر ایسے فیصلے کن اقدامات کرنے پر قادر تھے کہ آج جب باہرین جنگ ان کا مطالعہ کرتے ہیں تو صدیوں بعد بھی تاریخ ان کی حکمت عملی کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ اپنے اہلِ آب کو پکارتے اور ان کی جوتوں میں گتے رہتے تھے۔ وہ فوری طور پر اقدامی مزاح رکھتے تھے۔ میدانِ جنگ میں یکا یک دشمن پر حملہ آور ہو کر ایسی شہنشاہی پیدا کرتے کہ وہ تعداد میں برتری کے باوجود حواسِ باختہ ہو کر مقابلے کی صلاحیت کو گود بٹا اور بالکل بے بس ہو کر رہ جاتا تھا۔ انھیں میدان میں تدبیری جنگ کی اہمیت کا بھی مکمل ادراک تھا۔ فوج کی افرادی قوت بٹا کر رکھنے میں انھیں کمال حاصل تھا۔ ان کی طبیعت میں حد وچر استعمال تھا۔ وہ جنگ کو با ضرورت قبول نہ دیتے۔ ان پر بھی اُس جانب سے حملے نہیں ہوا جہاں سے انھیں خطر کا گمان نہ ہوتا۔ وہ چست اور چاقی چوبند تھے۔ ان کے جسم میں بے مثال ٹپک تھی اور اعصابِ نہایت متناسب تھے۔ انتظامی معاملات میں بھی ان کی صلاحیتیں میدانِ جنگ ہی کے نام نہ نہت نمایاں تھیں۔ انہی خصوصیات کی بنا پر مسلمانوں کو یہ بات پسند تھی کہ خالد بن ولیدؓ ان کی قیادت کریں۔

خالد بن ولیدؓ کا تعلق قریش کے قبیلے بنو خزیمہ سے تھا۔ قریش کے دفاعی و جنگی معاملات اسی قبیلے کے سپرد تھے۔ ان کے والد ولید بن مغیرہ کا شمار قریش کے دانشمندانہ سرداروں میں ہوتا تھا۔ دورِ جاہلیت میں خالد بن ولیدؓ نہ ہونے کے باعث کسی خاص چیز سے وابستہ نہ تھے، چنانچہ وہ گھڑ سواری اور ہتھیاروں کی مشق کی طرف مائل ہو گئے۔

خالد بن ولیدؓ نے غزوہ بدر میں شرکت نہیں کی، البتہ غزوہ اُحد میں وہ قریشی گھڑ سواریوں سے کما حقہ تھے۔ اس غزوے کے پہلے دور میں مسلمانوں کے حیرانغازہ دستے نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ خالد نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کی پشت خالی ہے تو وہ اپنا دست لے کر گھومتے اور پہاڑ پر چڑھ کر پیچھے سے حملہ کر رہا۔ یکا یک میدانِ جنگ کا پانسا پلٹا اور قریش کی گھنٹ ایک طرح کی جج میں بدل گئی۔

غزوہ اُحد پہلا معرکہ تھا جس میں خالد بن ولیدؓ نے شرکت کی اور عمرِ مجاہد کے لیے یہ سبق حاصل کیا کہ "جنگ میں فتح و شکست کا تمام اثر اُحد ہی فوری نتائج پر ہے نہ کہ درمیانی مراحل پر۔" انھوں نے سیکھا کہ اگر جنگ میں کوئی مصیبت آن پڑے تو اسے ان مراحل ہی کا ایک حصہ سمجھتے ہوئے اپنی شجاعت کو قائم رکھا جائے۔ مذاہنہ فکر درست رہے، نفسیاتی طور پر انسان کے اعصاب پر سکون رہیں اور ذہن میں کسی قسم کا پتہ اپنی ہمتان پیدا نہ ہونے دیا جائے۔



کوہ اُحد (بدر، غزوہ)

جب جنگ کا میدان گرم ہو جاتا ہے اور اس کا بعد فوجوں سے تو قدرتی طور پر دونوں طرف کی صفوں میں ایک قسم کا انتشار اور غلط واقع ہو جاتا ہے۔ خالد بن ولید ہمیشہ فوجوں کے اسی لئے کی فوج میں رہتے اور موقع ملنے ہی دشمن پر کسی تردد کے بغیر کاری ضرب لگاتے اور اس لئے کامیاب رہا۔ خالد بن ولید کا یہ تھوڑا سا تجربہ تھا۔

یہاں تا مارا مشورع بنت "فوجات اسلامی" ہے، لہذا ہم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سیرت کے صرف دو امور پر فوج دیں گے:

① ان جنگوں کا مختصر تعارف جن میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے راولپنڈی میں دیکھا۔

② وہ نصیب وصال جن کی بدولت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان جنگوں میں ممتاز رہے۔

احمد کے محرم کے میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پایا اور ایک خاص طرح کا نظریہ بنایا جو بعد کے تمام محرموں میں بھی کارفرما رہا، چنانچہ مسلمانوں نے یہاں محرم کے احمد میں خالد کی وجہ سے نقصان اٹھایا، وہاں اس محرم کے سے خالد نے وہ تجربات بھی حاصل کیے جن کی بنیاد پر انھوں نے اور بعد کی جنگوں اور دیگر فوجات میں مسلمانوں کو کئی گنا فائدہ پہنچایا۔

مشرکین کے دوں بادوں

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ 627ھ میں مشرکین کے عہد غزوہ احزاب میں شریک ہوئے۔ جب حملہ آور قبائل ملت مروی میں خندق کے پار کچھ عرصہ بے بس تھیں، یہ تو پہلی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس غزوے میں خالد کو مشن کے جنگی وقت بسر کرنے اور بعد کے دنوں میں بھی۔ انھوں نے ان میں سے بیشتر کابلی مشن میں پایا جن میں عمرو بن عاص، مہاجر بن خطاب، مکرہ بن ابی ہاشم، ابوہشام بن عتبہ، عثمان بن امیہ اور سہیل بن عمرو وغیرہ شامل ہیں۔ بعض سے ان کی ملاقات اپنے دشمنوں کی صفوں میں ہوئی جن میں عتبہ بن خویلد اور بنو اسد کے لوگ شامل ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ 628ھ میں خالد قریش کے گھڑ سوار دستے کے کمانڈر ہیں اور حدیبیہ کے دن نبی ﷺ اور مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روکا رہے ہیں۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسلام قبول کر سکتے ہیں

اس سے اگلے سال 629ھ میں جب عمرہ تھا ادا کیا گیا، خالد بن ولید غائب تھے اور ان کے بھائی ولید بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو مسلمان ہو چکے تھے، ان کے لیے مکہ میں ایک خط چھوڑا جس میں انھیں اسلام کی دعوت دی۔ انھوں نے خط پڑھا تو اسلام کے لیے سیدہ کشفہ ہو گیا۔ انھوں نے مکہ کو خیر باد کہا اور وہ اپنے ہجرت کر گئے۔

مشرقت کے دوران میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں: "ہم اس لومڑی طرح ہیں جس پر ڈول بھر پائی والا جائے تو وہ (اپنی خود سے) بھاگ نکلے۔" ان کی مراد یہ تھی کہ مکہ میں مسلمانوں نے قریش کا محاصرہ کیا اور ان پر دائرہ حیات لگ کر دیا، چنانچہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے، ہر صورت میں ملحق ہو جائیں۔ سو ان کا حال اس لومڑی کے مانند تھا جو کسی مل میں گھسور ہو اور اس پر پانی ڈالا جائے تو وہ پھر نکل آئے۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو بات اس وقت اپنی فراموشی سے کہی تھی، اس کا اور ایک قریش کے سرداروں کو نہ ہوسکا لیکن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے صورت حال ٹھیک ٹھیک بھانپ لی تھی اور اس کا تذکرہ انھوں نے اپنے شریک سفر سے کیا۔

سے ہاتھ کھینچ کر واپس ہو جائیں لیکن یہ بھی آسمان نہ تھا، بالآخر خالد بن ولیدؓ کو لڑا آئے ہوئے صحیح سلامت میدان جنگ سے نکال کر لے آئے اور مسلمان ایک بڑے نقصان سے بچ گئے۔

فتح مکہ میں شرکت

10 رمضان 8 ھ 11 دھکیل جنوری 630ء کو مسلمان فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے اور خالد بن ولیدؓ اس دست کی کمان کر رہے تھے جو مکہ کے جنوب میں لیا کی جانب سے خیر میں داخل ہوا۔ اسی طرح انہوں نے نبی ﷺ کی ہمراہی میں تین اور غزوات کے عزائم میں شرکت کی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرماتے تھے:

[يَعْتَمِدُ عَلَيْنَا وَأَخُو الْعَتَبَةِ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَتَسَيِّفُ عَنْ شَيْفِيفِ اللَّهِ سَلَّةً عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ]

”خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ اور اچھے خاندان کا ہے، اللہ کی تمہاروں میں سے ایک تلوار ہے جو اس نے کافروں اور منافقوں پر سونپی ہے۔“ (مسند احمد 8/1)

اس کے بعد خالد ”سیف اللہ“ کے لقب سے معروف ہو گئے۔ نبی ﷺ کے وفات پائے 11 ھ 632ء میں ارداد کی آگ بھڑک اٹھی، چنانچہ مرتدین کی سرکوبی کے لیے لڑی گئی جنگوں کے ہیرو خالد بن ولیدؓ ہی ہیں جنہوں نے ارداد کے مضبوط ترین بازوؤں کو مسدود، جویم اور بنو حنیظہ کو کاٹ ڈالا۔

فتح عراق میں شرکت

پھر خالدؓ کو عراق کے جنوب سے جرہمک کے علاقوں کو فتح کرنے کی مہم سونپی گئی اور ان کے مقابلے میں عیاض بن غنمؓ تھا جو یہ فہم راداری ڈالی کہ وہ شمال میں سخت سے شروع ہوں اور جرہمک کے علاقے فتح کر سکتے ہیں۔ اور یہ طے ہوا کہ ان دونوں میں سے جہ سہ سالار پہلے جرہمک پہنچ جائے وہ اگلے مرحلے، یعنی فتح مدائن کے لیے دوسرے کا کارہوگا۔

چنانچہ خالدؓ نے چند ہفتوں میں فتح حاصل کی جبکہ عیاض بن غنمؓ کو سڑک کے آٹھ زخموں میں دو ہفتے لڑنے کے پاس بھیج دیے اور خالد سے حد طلب کی۔ خالد عراق سے ان کی جانب روانہ ہوئے، معاذ جہ کیا اور عیاض کو ان کے لشکر سیت اپنی فوج میں شامل کر لیا۔

فتح شام میں شرکت

بعد ازاں فتح شام کی جنگی کارروائیاں میں خالدؓ کی ضرورت پیش آئی، چنانچہ علیہؓ رسول ابو بکر صدیقؓ نے جہلائے انیس حکم دیا کہ وہ اپنا نصف لشکر لے کر عراق سے شام کی جانب روانہ ہوں۔ خالدؓ نے نہایت تیز رفتاری سے صحرائے ہمدان کو گزرنا سے پار کیا اور ہنر کی الطام پکچھے گئے، پھر انہوں نے ابو بکر صدیقؓ کی وفات تک شام کی جنگوں کی کمان کی۔

امیر المومنین عمر فاروقؓ نے زام خلافت سنبھالی تو انہوں نے خالدؓ کو معزول کر دیا۔ معزولی کے اسباب کے متعلق ہم اپنی کتاب ”مدائن کی طرف پلٹنا“ میں بحث کر چکے ہیں۔

نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
وَسَبَقَ مَنْ سَبَّوهُ اللَّهُ سَلَهُ عَزَّوَجَلَّ
عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ

حصن کی قدیم مسجد خالد بن ولید



خالد بن ولیدؓ کے معرکے

اب ہم ان معرکوں کا اشارہ یہ پیش کرتے ہیں جن میں خالد بن ولیدؓ نے شجاعت کے جوہر دکھائے:

تاریخ	معرکہ
شوال 3ھ / مارچ 625ء	غزوہ کاہل
شوال 5ھ / مارچ 627ء	غزوہ خندق یا اتراب
ربیع الثانی 8ھ / اگست 629ء	جنگ موتہ
رمضان 8ھ / دسمبر 629ء	جنگ مکہ
شوال 8ھ / دسمبر 629ء	غزوہ حنین / غزوہ حناکف
11ھ / 632ء	جنگ یداعہ ¹
محرم 12ھ / مارچ 633ء	جنگ اہل المہاسل
کیمونہ 12ھ / 17 اپریل 633ء	جنگ ہمار
22 صفر 12ھ / 8 مئی 633ء	جنگ ولجہ
25 صفر 12ھ / 11 مئی 633ء	جنگ انیس
28 صفر 12ھ / 14 مئی 633ء	جنگ ہقیقہ
ربیع الاول 12ھ / 1 مئی 633ء	جنگ مفر
ربیع الاول 12ھ / 1 مئی 633ء	جنگ بصرہ
4 ربیع 12ھ / 15 ستمبر 633ء	جنگ ہمار
11 ربیع 12ھ / 23 ستمبر 633ء	جنگ میں افر
24 ربیع 12ھ / 4 اکتوبر 633ء	جنگ ذرمہ / کھول
19 شعبان 12ھ / 29 اکتوبر 633ء	جنگ مہضیح
23 شعبان 12ھ / 2 نومبر 633ء	جنگ کبیر
23 شعبان 12ھ / 2 نومبر 633ء	جنگ زکلی اور ضاب
15 ذی قعدہ 12ھ / 21 دسمبر 634ء	جنگ قرظہ

1۔ بڑا اٹھ: ہوا سے لے کر پتھر تک ہر شے کے لیے عین توحید آمدنی نے شکست کھائی۔ بعد میں اس نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔

معرکہ	تاریخ
مرج اصفر میں جنگ فسان	19 صفر 13ھ / 25 اپریل 634ء
فتح اصرعی	26 ربیع الاول 13ھ / 29 مئی 634ء
جنگ اچادین	27 جمادی الاول 13ھ / 29 جولائی 634ء
جنگ مرج اصفر	17 جمادی الثانی 13ھ / 18 اگست 634ء
جنگ تلح ویمان	28 ذی قعدہ 13ھ / 23 دسمبر 635ء
فتح دمشق	15 ربیع الاول 14ھ / 3 دسمبر 635ء
فتح طابک	25 ربیع الاول 15ھ / 15 مئی 636ء
فتح حص	21 ربیع الآخر 15ھ / 21 جون 636ء
جنگ یرموک	6 ربیع 16ھ / 13 اگست 636ء



سید عالمؐ بن ابولہبہ (کوالا لہور) جو ملائیشیا میں اس بے مثال سید المرسلینؐ کی عبادت گاہ ہے

رافع بن عمرہ طائی رضی اللہ عنہ

یہ راستوں کے رہبر تھے۔ ان کی نسبت یہی ہے۔ ان کی قوم کی آبادیاں نجد میں "قل" یا "جا" کے کواں میں رنگستان کے قریب واقع تھیں۔ رافع دور جاہلیت میں چور تھے۔ وہ اونٹوں کو چروا کر صحرائے نجد کی جانب بائک لے جاتے جہاں بائی کی عدم موجودگی کی وجہ سے اونٹوں کے مالک ان کا قاتل نہ کرتے لیکن یہ وہاں پہلے سے شہر مرثع کے اطواروں میں پائی چھپا کر انہیں ریت میں دبا آتے تھے۔

اس عظیم صحرا کے راستوں سے وہ سب سے زیادہ واقف تھے۔ رافع پہلے یہودی تھے اور ان کا نام سر جس تھا، پھر اسلام لے آئے۔ وہ سرینہ ذات السلاسل میں حرکت کے لیے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلے۔ کیا وہ میں ابو بکر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں۔ ابو بکر محمد بن علی رضی اللہ عنہ اپنے بزرگ پر ساتے اور پیسنے کو اپنا لباس دیتے تھے۔

رافع رضی اللہ عنہ جنگوں میں راستوں کے رہبر کی حیثیت سے معروف ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بہت ستر کیے تھے کہ راستوں کو انہیں طرنا چھان کر پاز کر لیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ذہن ذہل مشہور تھا، یہی وہ ذیادہ ستر کی منتظنین کہیلے پر قادر ہوئے، اور یہ بھی کہ ان میں ستروں کا قہن کرنے اور مسافروں کا امداد و گانے کی تیرس موجود تھی۔

فوجیات میں رافع رضی اللہ عنہ کے مشہور کارنامے

حرم 12ھ 633ء مارچ 633ء میں رافع رضی اللہ عنہ باج سے خیر تک۔ یہ سال را خدا بن ولید رضی اللہ عنہ کے رہبر تھے جنہیں فتح عراق کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔

بیران کا ذکر اس وقت ملتا ہے جب خالد نے اس بڑا مسلمانوں کے گلوں میں صحرائے ناوہ عبور کرنا چاہا۔ چنانچہ انہوں نے زہروں کو بولایا اور حیرہ سے تین اکثر اور وہاں سے دوسرے گورانیہ ہوئے اور جنگ زمین پر سر کر کے ہوئے قراقرز چاہیے، پھر پوچھا: "کوئی ایسا راستہ ہے کہ میں وہی لشکروں



کے عقب سے نکل جاؤں کیونکہ میں ان کے سامنے سے نکلا تو وہ مجھے مسلمانوں کی مدد سے روک دیں گے؟“ اس کی وجہ یہ تھی کہ انھیں یہ کہ علاقے میں رہیوں کی کچھ باتیں صحیح تھیں اور شام کو راستہ وہاں سے گزر کر جاتا تھا۔

سب نے کہا: ”میں صرف ایک راستہ کا علم ہے جہاں سے لشکروں کا گزر رہا ممکن نہیں اور اُدھر سے بیک وقت صرف ایک سو اکرز رسکتا ہے، لہذا مسلمانوں کو بلا کثرت میں مت ڈالیں گے۔“ کسی نے اس راستہ کو اختیار کرنے کی حمایت نہ کی، البتہ رافع بن خیمہ و جندبہ نے ڈرتے ڈرتے کہا:

”گھوڑوں اور سامان کے ساتھ آپ اس راستے پر ہرگز سفر نہیں کر سکیں گے۔ اللہ کی قسم! اس راستے سے تو آکر اسی سو اکر بھی خوف کھاتا ہے اور فریب خوردہ ہی اسے اختیار کرتا ہے۔ یہ پانچ بلا کثرت خیز راتوں کا سفر ہے جن میں پیٹنے کو ایک قطرہ پانی کا نصیب نہیں ہوتا۔“

خالد جندبہ نے اصرار کیا تو رافع جندبہ نے کہا: ”اگر میں ہی ہے تو بہت سا پانی جمع کر لیں اور برقعیں اپنی موٹائی کو انہوں تک پانی سے بھر سکتا ہے بھر لے کیونکہ یہ بلا توں کا راستہ ہے۔ ہاں، مگر جس سے اللہ بچا لے۔“ پھر رافع جندبہ نے نہیں موملے تاز سے اذیت منگوائے اور انہیں پانی سے دور رکھ کر شہر یہ پاس دلائی، پھر انہیں خوب پانی پلایا اور ان کے ہونٹ کاٹ کر ان کے مونہوں کو باندھ دیا کہ چکالی نہ کریں اور پانی اس کے معدوں میں محفوظ رہے۔ پھر وہ جہاں گئیں پلایا ڈالتے گھوڑوں کو پانی پلانے کے لیے ان میں سے چار اذیت ڈنچ کر دیتے، البتہ چارہ بن خود وہ پانی پیٹتے جو انہوں نے ساتھ لے رکھا تھا۔ چارہ بن کا مہینہ تھا۔

پانچویں دن جب رافع آشوب چشم میں مبتلا تھے اور مسلمان دہشت زدہ تھے کہ وہ راستہ کھو بیٹھے ہیں، رافع جندبہ نے غوج درخت کی بنائیں دھڑکیں جیسے وہ بطور نکتہ بنیاد رکھے ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے وہاں سے زمین کھودی تو پانی نکل آیا۔

رافع نے خالد جندبہ سے کہا: واللہ! انے امیر! تمیں برس ہوئے ہیں اور میں ابھی لڑکا تھا جب میں نے اپنے باپ کے ساتھ یہاں پانی پیا تھا۔“ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت ان کی عمر گھٹک چالیس برس تھی۔

پھر رافع ان کو لے کر سوئی سے تدر اور وہاں سے غوطہ دشن اور پھر بھڑی پہنچے۔ پھر وہ بھڑی تک کی مسافت انہوں نے صرف 18 دنوں میں طے کی اور وہ ان کا طریقہ دن میں کرتے رہے۔

علاوہ انہیں بھڑی میں خالد جندبہ کے لشکر کے پیسہ کی کمان رافع جندبہ کے ہاتھ میں تھی۔ وہ آخری عمر میں اپنی قوم کے سردار ہوئے۔ ان سے طاری بنی شہاب اور قحطی نے حدیث روایت کی ہے۔ رافع بن خیمہ و جندبہ امیر المومنین عمر بن خطاب جندبہ کی خلافت کے آخری ایام (643ء تا 643ء) میں فوت ہوئے جبکہ ان کی عمر تقریباً پچاس برس تھی۔



مثنیٰ بن حارث شیبانی رضی اللہ عنہ

عرب کے قبائل حج کے لیے اکٹھے جاتے تو نبی کریم ﷺ ان کے سامنے اسلام پیش کرتے۔ مثنیٰ بن حارث اور ان کی بیوی سلمیٰ بنت صخر بھی جو شیماں کے ایک قافلے میں مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے چار آیات تلاوت کیں:

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ عَلَيْهِ أَنْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَابًا
وَأَنْ تَزْكَرُوا الْقَوَاعِصَ مَا قُلَّ مَعَهَا وَكَانَ بَيْنَهُمْ إِهْلَاقٌ فَخَسَّنَ زُكُفَهُمْ وَبَيْنَهُمْ الْقَوَاعِصُ مَا قُلَّ مَعَهَا
وَمِنْهَا مَا يُلْعَنُ﴾

”کہہ دیجیے، آؤ میں پڑھ کر سنانا ہوں جو کچھ مجھارے رب نے تم پر حرام کیا ہے، یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور اپنی اولاد کو گنہگار سے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی اور تمہیں بھی رزق دیتے ہیں، اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، خواہ وہ ظاہر یا چھپے ہوئے ہوں۔“ (الأنعام: 151:6)

اور فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ﴾

”بے شک اللہ عدل اور احسان اور قربت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برے کام اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے۔“ (فصل: 90:16)

مثنیٰ نے کہا: ”میں نے آپ کی بات سنی اور پسند کی اور آپ نے جو حکام یا احادیث بھی مجھے اچھا لگا۔ لیکن بات یہ ہے کہ سنی نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم کوئی تحریک چلائیں گے نہ کسی تحریک چلانے والے کو پناہ دیں گے۔ اور شاید یہ معاملہ جس کی آپ ہمیں دعوت دے رہے ہیں انہی معاملات میں سے ہے جنہیں بادشاہ پابند کرتے ہیں، تاہم اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کا مدد کریں اور اپنے ہاں کے عربوں سے آپ کی مخالفت کریں تو ہم ایسا کرنے کو تیار ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا:

[مَا أَسْأَلُكُمْ إِذَا أَفْضَحْتُمْ بِالْعُسْطَىٰ، إِنَّهُ لَا يَقُومُ بِدِينِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ خَلَطَهُ
بِجَمِيعِ خَلْقِهِ]

”تم نے حج، صاف صاف کہہ کر برا نہیں کیا، یا اللہ کے دین کو دین کا نام کر کے جا جو مکمل طور پر اس کو سمجھ لے۔“
(معرفت الصحابة لأبي نعيم: 274/15 - 274/15 - 24/15)



مسجد الحرم (مکہ مکرمہ)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی نے اس ملاقات میں اسلام قبول نہ کیا، البتہ بعد میں وہ اسلام لے آئے تھے۔ اور یہ بھی چاہتا ہے کہ منشی جٹو کا گفتگو کا سلیقہ جانتے تھے، محنت و دانائی اور اچھے اخلاق بھی انہوں سے آراستہ تھے اس کے ساتھ ساتھ وعدے کی پاسداری کا شعور بھی رکھتے تھے، چنانچہ انہوں نے کسریٰ کے ساتھ کیلے ہوئے عہد کو توڑا درست نہ سمجھا۔

نوشیہاں، قبیلا رہید کے ایک خاندان بونکر بن دہل بن کا سلیک شاخ ہیں۔ اور منشی کا نسب نامہ یوں ہے:

”منشی، بن عارف بن سکند بن خٹنہ بن حمید بن ذیل بن شیمان بن علیہ۔“

رہید کی آبادیاں فتح کے کناروں پر بالخصوص اور عراق سے بحرین تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ آبادیاں شیروں اور بشتوں کی فٹلیں میں تھیں بلکہ وہ لوگ خانہ بدوش تھے جو غنیموں اور شایانوں میں رہتے تھے۔

منشی جٹو نے چاراد بھائیوں بنو قلیب بن دہل اور بنو قلیب کے ساتھ اپنے قبیلے کے جنگی ماحول میں پرورش پائی۔ وہ سخاوت، گھڑ سواری میں مہارت، سچائی، خوشنودی اور بھلائی کی سب سے پناہ خواہیوں کی بدولت اپنی قوم کے سردار بنے۔ جنگی فوجوں پر ان کی گہری نظر تھی۔ انہوں نے عراق کے مختلف علاقوں پر یلغار کی اور ان میں ایرانیوں سے لڑائی کی بہت بھی موجود تھی۔

مؤرخ ابن حجر عسقلانی رقمطراز ہے: ”اسلام آیا اور عرب میں نوشیہاں سے بڑھ کر کوئی گھرانہ معزز، مسلمانوں کے لیے محفوظ اور زیادہ اتحادیوں والا نہ تھا۔“ (۱۵: ۱۷۱، ص ۴۸۲)

منشی بن عارف جٹو نسب سترہویں صدی قبل مسیح میں خاندان کے اندر ایرانی علاقوں میں داخل ہو گئے اور ان کی خیریں علیہ رسول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچیں تو انہوں نے پوچھا: ”یہ کون ہے جس کے اسماں و اوقات اُس کے نسب کی پہچان سے پہلے ہم تک پہنچ رہے ہیں؟“

بنو قلیب کے داتا قیس بن عامر جٹو، جو چالیت میں نوشیہاں کے حریف تھے، دربار خلافت میں حاضر تھے، وہ بولے: ”یہ آدمی تمہارے نہیں۔ اس کا حسب و نسب مجھوں سے نہ اس کا خاندان گھٹیا ہے۔ یہ منشی بن عارف شیمانی ہے۔“

پھر منشی جٹو نے پوچھا: ”اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ انہیں اپنی قوم کا امیر بنا دیا جائے تاکہ وہ اپنے ہاں کے امیرانوں سے لڑائی کریں اور مسلمانوں کو اس طرف سے بے فکر کر دیں۔“

علیہ رسول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ درخواست قبول کی، چنانچہ انہوں نے اپنی ذمہ داری خوب سمجھائی، پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: ”میں نے خالد بن ولید کو امارت سونپی ہے، اب تو تم اُس کے ساتھ ہو جاؤ۔“

منشی جٹو اس وقت کوہ کے اطراف میں تھے اور ان کے ہمراہ چار بھائی گھڑ تھا، چنانچہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج میں شامل ہو گئے اور لشکر کی تعداد اٹھارہ چار ہو گئی۔ خالد کے ہراول دستے کی کمان منشی کے ہاتھ میں تھی۔ وہ خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذات السلاسل، مدارہ، بلی، دلتس اور مقرر کے معرکوں اور فتح الاول ۱۵ھ، ۱۳ھ، ۱۴ھ، ۱۵ھ، ۱۶ھ، ۱۷ھ، ۱۸ھ، ۱۹ھ، ۲۰ھ، ۲۱ھ، ۲۲ھ، ۲۳ھ، ۲۴ھ، ۲۵ھ، ۲۶ھ، ۲۷ھ، ۲۸ھ، ۲۹ھ، ۳۰ھ، ۳۱ھ، ۳۲ھ، ۳۳ھ، ۳۴ھ، ۳۵ھ، ۳۶ھ، ۳۷ھ، ۳۸ھ، ۳۹ھ، ۴۰ھ، ۴۱ھ، ۴۲ھ، ۴۳ھ، ۴۴ھ، ۴۵ھ، ۴۶ھ، ۴۷ھ، ۴۸ھ، ۴۹ھ، ۵۰ھ، ۵۱ھ، ۵۲ھ، ۵۳ھ، ۵۴ھ، ۵۵ھ، ۵۶ھ، ۵۷ھ، ۵۸ھ، ۵۹ھ، ۶۰ھ، ۶۱ھ، ۶۲ھ، ۶۳ھ، ۶۴ھ، ۶۵ھ، ۶۶ھ، ۶۷ھ، ۶۸ھ، ۶۹ھ، ۷۰ھ، ۷۱ھ، ۷۲ھ، ۷۳ھ، ۷۴ھ، ۷۵ھ، ۷۶ھ، ۷۷ھ، ۷۸ھ، ۷۹ھ، ۸۰ھ، ۸۱ھ، ۸۲ھ، ۸۳ھ، ۸۴ھ، ۸۵ھ، ۸۶ھ، ۸۷ھ، ۸۸ھ، ۸۹ھ، ۹۰ھ، ۹۱ھ، ۹۲ھ، ۹۳ھ، ۹۴ھ، ۹۵ھ، ۹۶ھ، ۹۷ھ، ۹۸ھ، ۹۹ھ، ۱۰۰ھ، ۱۰۱ھ، ۱۰۲ھ، ۱۰۳ھ، ۱۰۴ھ، ۱۰۵ھ، ۱۰۶ھ، ۱۰۷ھ، ۱۰۸ھ، ۱۰۹ھ، ۱۱۰ھ، ۱۱۱ھ، ۱۱۲ھ، ۱۱۳ھ، ۱۱۴ھ، ۱۱۵ھ، ۱۱۶ھ، ۱۱۷ھ، ۱۱۸ھ، ۱۱۹ھ، ۱۲۰ھ، ۱۲۱ھ، ۱۲۲ھ، ۱۲۳ھ، ۱۲۴ھ، ۱۲۵ھ، ۱۲۶ھ، ۱۲۷ھ، ۱۲۸ھ، ۱۲۹ھ، ۱۳۰ھ، ۱۳۱ھ، ۱۳۲ھ، ۱۳۳ھ، ۱۳۴ھ، ۱۳۵ھ، ۱۳۶ھ، ۱۳۷ھ، ۱۳۸ھ، ۱۳۹ھ، ۱۴۰ھ، ۱۴۱ھ، ۱۴۲ھ، ۱۴۳ھ، ۱۴۴ھ، ۱۴۵ھ، ۱۴۶ھ، ۱۴۷ھ، ۱۴۸ھ، ۱۴۹ھ، ۱۵۰ھ، ۱۵۱ھ، ۱۵۲ھ، ۱۵۳ھ، ۱۵۴ھ، ۱۵۵ھ، ۱۵۶ھ، ۱۵۷ھ، ۱۵۸ھ، ۱۵۹ھ، ۱۶۰ھ، ۱۶۱ھ، ۱۶۲ھ، ۱۶۳ھ، ۱۶۴ھ، ۱۶۵ھ، ۱۶۶ھ، ۱۶۷ھ، ۱۶۸ھ، ۱۶۹ھ، ۱۷۰ھ، ۱۷۱ھ، ۱۷۲ھ، ۱۷۳ھ، ۱۷۴ھ، ۱۷۵ھ، ۱۷۶ھ، ۱۷۷ھ، ۱۷۸ھ، ۱۷۹ھ، ۱۸۰ھ، ۱۸۱ھ، ۱۸۲ھ، ۱۸۳ھ، ۱۸۴ھ، ۱۸۵ھ، ۱۸۶ھ، ۱۸۷ھ، ۱۸۸ھ، ۱۸۹ھ، ۱۹۰ھ، ۱۹۱ھ، ۱۹۲ھ، ۱۹۳ھ، ۱۹۴ھ، ۱۹۵ھ، ۱۹۶ھ، ۱۹۷ھ، ۱۹۸ھ، ۱۹۹ھ، ۲۰۰ھ، ۲۰۱ھ، ۲۰۲ھ، ۲۰۳ھ، ۲۰۴ھ، ۲۰۵ھ، ۲۰۶ھ، ۲۰۷ھ، ۲۰۸ھ، ۲۰۹ھ، ۲۱۰ھ، ۲۱۱ھ، ۲۱۲ھ، ۲۱۳ھ، ۲۱۴ھ، ۲۱۵ھ، ۲۱۶ھ، ۲۱۷ھ، ۲۱۸ھ، ۲۱۹ھ، ۲۲۰ھ، ۲۲۱ھ، ۲۲۲ھ، ۲۲۳ھ، ۲۲۴ھ، ۲۲۵ھ، ۲۲۶ھ، ۲۲۷ھ، ۲۲۸ھ، ۲۲۹ھ، ۲۳۰ھ، ۲۳۱ھ، ۲۳۲ھ، ۲۳۳ھ، ۲۳۴ھ، ۲۳۵ھ، ۲۳۶ھ، ۲۳۷ھ، ۲۳۸ھ، ۲۳۹ھ، ۲۴۰ھ، ۲۴۱ھ، ۲۴۲ھ، ۲۴۳ھ، ۲۴۴ھ، ۲۴۵ھ، ۲۴۶ھ، ۲۴۷ھ، ۲۴۸ھ، ۲۴۹ھ، ۲۵۰ھ، ۲۵۱ھ، ۲۵۲ھ، ۲۵۳ھ، ۲۵۴ھ، ۲۵۵ھ، ۲۵۶ھ، ۲۵۷ھ، ۲۵۸ھ، ۲۵۹ھ، ۲۶۰ھ، ۲۶۱ھ، ۲۶۲ھ، ۲۶۳ھ، ۲۶۴ھ، ۲۶۵ھ، ۲۶۶ھ، ۲۶۷ھ، ۲۶۸ھ، ۲۶۹ھ، ۲۷۰ھ، ۲۷۱ھ، ۲۷۲ھ، ۲۷۳ھ، ۲۷۴ھ، ۲۷۵ھ، ۲۷۶ھ، ۲۷۷ھ، ۲۷۸ھ، ۲۷۹ھ، ۲۸۰ھ، ۲۸۱ھ، ۲۸۲ھ، ۲۸۳ھ، ۲۸۴ھ، ۲۸۵ھ، ۲۸۶ھ، ۲۸۷ھ، ۲۸۸ھ، ۲۸۹ھ، ۲۹۰ھ، ۲۹۱ھ، ۲۹۲ھ، ۲۹۳ھ، ۲۹۴ھ، ۲۹۵ھ، ۲۹۶ھ، ۲۹۷ھ، ۲۹۸ھ، ۲۹۹ھ، ۳۰۰ھ، ۳۰۱ھ، ۳۰۲ھ، ۳۰۳ھ، ۳۰۴ھ، ۳۰۵ھ، ۳۰۶ھ، ۳۰۷ھ، ۳۰۸ھ، ۳۰۹ھ، ۳۱۰ھ، ۳۱۱ھ، ۳۱۲ھ، ۳۱۳ھ، ۳۱۴ھ، ۳۱۵ھ، ۳۱۶ھ، ۳۱۷ھ، ۳۱۸ھ، ۳۱۹ھ، ۳۲۰ھ، ۳۲۱ھ، ۳۲۲ھ، ۳۲۳ھ، ۳۲۴ھ، ۳۲۵ھ، ۳۲۶ھ، ۳۲۷ھ، ۳۲۸ھ، ۳۲۹ھ، ۳۳۰ھ، ۳۳۱ھ، ۳۳۲ھ، ۳۳۳ھ، ۳۳۴ھ، ۳۳۵ھ، ۳۳۶ھ، ۳۳۷ھ، ۳۳۸ھ، ۳۳۹ھ، ۳۴۰ھ، ۳۴۱ھ، ۳۴۲ھ، ۳۴۳ھ، ۳۴۴ھ، ۳۴۵ھ، ۳۴۶ھ، ۳۴۷ھ، ۳۴۸ھ، ۳۴۹ھ، ۳۵۰ھ، ۳۵۱ھ، ۳۵۲ھ، ۳۵۳ھ، ۳۵۴ھ، ۳۵۵ھ، ۳۵۶ھ، ۳۵۷ھ، ۳۵۸ھ، ۳۵۹ھ، ۳۶۰ھ، ۳۶۱ھ، ۳۶۲ھ، ۳۶۳ھ، ۳۶۴ھ، ۳۶۵ھ، ۳۶۶ھ، ۳۶۷ھ، ۳۶۸ھ، ۳۶۹ھ، ۳۷۰ھ، ۳۷۱ھ، ۳۷۲ھ، ۳۷۳ھ، ۳۷۴ھ، ۳۷۵ھ، ۳۷۶ھ، ۳۷۷ھ، ۳۷۸ھ، ۳۷۹ھ، ۳۸۰ھ، ۳۸۱ھ، ۳۸۲ھ، ۳۸۳ھ، ۳۸۴ھ، ۳۸۵ھ، ۳۸۶ھ، ۳۸۷ھ، ۳۸۸ھ، ۳۸۹ھ، ۳۹۰ھ، ۳۹۱ھ، ۳۹۲ھ، ۳۹۳ھ، ۳۹۴ھ، ۳۹۵ھ، ۳۹۶ھ، ۳۹۷ھ، ۳۹۸ھ، ۳۹۹ھ، ۴۰۰ھ، ۴۰۱ھ، ۴۰۲ھ، ۴۰۳ھ، ۴۰۴ھ، ۴۰۵ھ، ۴۰۶ھ، ۴۰۷ھ، ۴۰۸ھ، ۴۰۹ھ، ۴۱۰ھ، ۴۱۱ھ، ۴۱۲ھ، ۴۱۳ھ، ۴۱۴ھ، ۴۱۵ھ، ۴۱۶ھ، ۴۱۷ھ، ۴۱۸ھ، ۴۱۹ھ، ۴۲۰ھ، ۴۲۱ھ، ۴۲۲ھ، ۴۲۳ھ، ۴۲۴ھ، ۴۲۵ھ، ۴۲۶ھ، ۴۲۷ھ، ۴۲۸ھ، ۴۲۹ھ، ۴۳۰ھ، ۴۳۱ھ، ۴۳۲ھ، ۴۳۳ھ، ۴۳۴ھ، ۴۳۵ھ، ۴۳۶ھ، ۴۳۷ھ، ۴۳۸ھ، ۴۳۹ھ، ۴۴۰ھ، ۴۴۱ھ، ۴۴۲ھ، ۴۴۳ھ، ۴۴۴ھ، ۴۴۵ھ، ۴۴۶ھ، ۴۴۷ھ، ۴۴۸ھ، ۴۴۹ھ، ۴۵۰ھ، ۴۵۱ھ، ۴۵۲ھ، ۴۵۳ھ، ۴۵۴ھ، ۴۵۵ھ، ۴۵۶ھ، ۴۵۷ھ، ۴۵۸ھ، ۴۵۹ھ، ۴۶۰ھ، ۴۶۱ھ، ۴۶۲ھ، ۴۶۳ھ، ۴۶۴ھ، ۴۶۵ھ، ۴۶۶ھ، ۴۶۷ھ، ۴۶۸ھ، ۴۶۹ھ، ۴۷۰ھ، ۴۷۱ھ، ۴۷۲ھ، ۴۷۳ھ، ۴۷۴ھ، ۴۷۵ھ، ۴۷۶ھ، ۴۷۷ھ، ۴۷۸ھ، ۴۷۹ھ، ۴۸۰ھ، ۴۸۱ھ، ۴۸۲ھ، ۴۸۳ھ، ۴۸۴ھ، ۴۸۵ھ، ۴۸۶ھ، ۴۸۷ھ، ۴۸۸ھ، ۴۸۹ھ، ۴۹۰ھ، ۴۹۱ھ، ۴۹۲ھ، ۴۹۳ھ، ۴۹۴ھ، ۴۹۵ھ، ۴۹۶ھ، ۴۹۷ھ، ۴۹۸ھ، ۴۹۹ھ، ۵۰۰ھ، ۵۰۱ھ، ۵۰۲ھ، ۵۰۳ھ، ۵۰۴ھ، ۵۰۵ھ، ۵۰۶ھ، ۵۰۷ھ، ۵۰۸ھ، ۵۰۹ھ، ۵۱۰ھ، ۵۱۱ھ، ۵۱۲ھ، ۵۱۳ھ، ۵۱۴ھ، ۵۱۵ھ، ۵۱۶ھ، ۵۱۷ھ، ۵۱۸ھ، ۵۱۹ھ، ۵۲۰ھ، ۵۲۱ھ، ۵۲۲ھ، ۵۲۳ھ، ۵۲۴ھ، ۵۲۵ھ، ۵۲۶ھ، ۵۲۷ھ، ۵۲۸ھ، ۵۲۹ھ، ۵۳۰ھ، ۵۳۱ھ، ۵۳۲ھ، ۵۳۳ھ، ۵۳۴ھ، ۵۳۵ھ، ۵۳۶ھ، ۵۳۷ھ، ۵۳۸ھ، ۵۳۹ھ، ۵۴۰ھ، ۵۴۱ھ، ۵۴۲ھ، ۵۴۳ھ، ۵۴۴ھ، ۵۴۵ھ، ۵۴۶ھ، ۵۴۷ھ، ۵۴۸ھ، ۵۴۹ھ، ۵۵۰ھ، ۵۵۱ھ، ۵۵۲ھ، ۵۵۳ھ، ۵۵۴ھ، ۵۵۵ھ، ۵۵۶ھ، ۵۵۷ھ، ۵۵۸ھ، ۵۵۹ھ، ۵۶۰ھ، ۵۶۱ھ، ۵۶۲ھ، ۵۶۳ھ، ۵۶۴ھ، ۵۶۵ھ، ۵۶۶ھ، ۵۶۷ھ، ۵۶۸ھ، ۵۶۹ھ، ۵۷۰ھ، ۵۷۱ھ، ۵۷۲ھ، ۵۷۳ھ، ۵۷۴ھ، ۵۷۵ھ، ۵۷۶ھ، ۵۷۷ھ، ۵۷۸ھ، ۵۷۹ھ، ۵۸۰ھ، ۵۸۱ھ، ۵۸۲ھ، ۵۸۳ھ، ۵۸۴ھ، ۵۸۵ھ، ۵۸۶ھ، ۵۸۷ھ، ۵۸۸ھ، ۵۸۹ھ، ۵۹۰ھ، ۵۹۱ھ، ۵۹۲ھ، ۵۹۳ھ، ۵۹۴ھ، ۵۹۵ھ، ۵۹۶ھ، ۵۹۷ھ، ۵۹۸ھ، ۵۹۹ھ، ۶۰۰ھ، ۶۰۱ھ، ۶۰۲ھ، ۶۰۳ھ، ۶۰۴ھ، ۶۰۵ھ، ۶۰۶ھ، ۶۰۷ھ، ۶۰۸ھ، ۶۰۹ھ، ۶۱۰ھ، ۶۱۱ھ، ۶۱۲ھ، ۶۱۳ھ، ۶۱۴ھ، ۶۱۵ھ، ۶۱۶ھ، ۶۱۷ھ، ۶۱۸ھ، ۶۱۹ھ، ۶۲۰ھ، ۶۲۱ھ، ۶۲۲ھ، ۶۲۳ھ، ۶۲۴ھ، ۶۲۵ھ، ۶۲۶ھ، ۶۲۷ھ، ۶۲۸ھ، ۶۲۹ھ، ۶۳۰ھ، ۶۳۱ھ، ۶۳۲ھ، ۶۳۳ھ، ۶۳۴ھ، ۶۳۵ھ، ۶۳۶ھ، ۶۳۷ھ، ۶۳۸ھ، ۶۳۹ھ، ۶۴۰ھ، ۶۴۱ھ، ۶۴۲ھ، ۶۴۳ھ، ۶۴۴ھ، ۶۴۵ھ، ۶۴۶ھ، ۶۴۷ھ، ۶۴۸ھ، ۶۴۹ھ، ۶۵۰ھ، ۶۵۱ھ، ۶۵۲ھ، ۶۵۳ھ، ۶۵۴ھ، ۶۵۵ھ، ۶۵۶ھ، ۶۵۷ھ، ۶۵۸ھ، ۶۵۹ھ، ۶۶۰ھ، ۶۶۱ھ، ۶۶۲ھ، ۶۶۳ھ، ۶۶۴ھ، ۶۶۵ھ، ۶۶۶ھ، ۶۶۷ھ، ۶۶۸ھ، ۶۶۹ھ، ۶۷۰ھ، ۶۷۱ھ، ۶۷۲ھ، ۶۷۳ھ، ۶۷۴ھ، ۶۷۵ھ، ۶۷۶ھ، ۶۷۷ھ، ۶۷۸ھ، ۶۷۹ھ، ۶۸۰ھ، ۶۸۱ھ، ۶۸۲ھ، ۶۸۳ھ، ۶۸۴ھ، ۶۸۵ھ، ۶۸۶ھ، ۶۸۷ھ، ۶۸۸ھ، ۶۸۹ھ، ۶۹۰ھ، ۶۹۱ھ، ۶۹۲ھ، ۶۹۳ھ، ۶۹۴ھ، ۶۹۵ھ، ۶۹۶ھ، ۶۹۷ھ، ۶۹۸ھ، ۶۹۹ھ، ۷۰۰ھ، ۷۰۱ھ، ۷۰۲ھ، ۷۰۳ھ، ۷۰۴ھ، ۷۰۵ھ، ۷۰۶ھ، ۷۰۷ھ، ۷۰۸ھ، ۷۰۹ھ، ۷۱۰ھ، ۷۱۱ھ، ۷۱۲ھ، ۷۱۳ھ، ۷۱۴ھ، ۷۱۵ھ، ۷۱۶ھ، ۷۱۷ھ، ۷۱۸ھ، ۷۱۹ھ، ۷۲۰ھ، ۷۲۱ھ، ۷۲۲ھ، ۷۲۳ھ، ۷۲۴ھ، ۷۲۵ھ، ۷۲۶ھ، ۷۲۷ھ، ۷۲۸ھ، ۷۲۹ھ، ۷۳۰ھ، ۷۳۱ھ، ۷۳۲ھ، ۷۳۳ھ، ۷۳۴ھ، ۷۳۵ھ، ۷۳۶ھ، ۷۳۷ھ، ۷۳۸ھ، ۷۳۹ھ، ۷۴۰ھ، ۷۴۱ھ، ۷۴۲ھ، ۷۴۳ھ، ۷۴۴ھ، ۷۴۵ھ، ۷۴۶ھ، ۷۴۷ھ، ۷۴۸ھ، ۷۴۹ھ، ۷۵۰ھ، ۷۵۱ھ، ۷۵۲ھ، ۷۵۳ھ، ۷۵۴ھ، ۷۵۵ھ، ۷۵۶ھ، ۷۵۷ھ، ۷۵۸ھ، ۷۵۹ھ، ۷۶۰ھ، ۷۶۱ھ، ۷۶۲ھ، ۷۶۳ھ، ۷۶۴ھ، ۷۶۵ھ، ۷۶۶ھ، ۷۶۷ھ، ۷۶۸ھ، ۷۶۹ھ، ۷۷۰ھ، ۷۷۱ھ، ۷۷۲ھ، ۷۷۳ھ، ۷۷۴ھ، ۷۷۵ھ، ۷۷۶ھ، ۷۷۷ھ، ۷۷۸ھ، ۷۷۹ھ، ۷۸۰ھ، ۷۸۱ھ، ۷۸۲ھ، ۷۸۳ھ، ۷۸۴ھ، ۷۸۵ھ، ۷۸۶ھ، ۷۸۷ھ، ۷۸۸ھ، ۷۸۹ھ، ۷۹۰ھ، ۷۹۱ھ، ۷۹۲ھ، ۷۹۳ھ، ۷۹۴ھ، ۷۹۵ھ، ۷۹۶ھ، ۷۹۷ھ، ۷۹۸ھ، ۷۹۹ھ، ۸۰۰ھ، ۸۰۱ھ، ۸۰۲ھ، ۸۰۳ھ، ۸۰۴ھ، ۸۰۵ھ، ۸۰۶ھ، ۸۰۷ھ، ۸۰۸ھ، ۸۰۹ھ، ۸۱۰ھ، ۸۱۱ھ، ۸۱۲ھ، ۸۱۳ھ، ۸۱۴ھ، ۸۱۵ھ، ۸۱۶ھ، ۸۱۷ھ، ۸۱۸ھ، ۸۱۹ھ، ۸۲۰ھ، ۸۲۱ھ، ۸۲۲ھ، ۸۲۳ھ، ۸۲۴ھ، ۸۲۵ھ، ۸۲۶ھ، ۸۲۷ھ، ۸۲۸ھ، ۸۲۹ھ، ۸۳۰ھ، ۸۳۱ھ، ۸۳۲ھ، ۸۳۳ھ، ۸۳۴ھ، ۸۳۵ھ، ۸۳۶ھ، ۸۳۷ھ، ۸۳۸ھ، ۸۳۹ھ، ۸۴۰ھ، ۸۴۱ھ، ۸۴۲ھ، ۸۴۳ھ، ۸۴۴ھ، ۸۴۵ھ، ۸۴۶ھ، ۸۴۷ھ، ۸۴۸ھ، ۸۴۹ھ، ۸۵۰ھ، ۸۵۱ھ، ۸۵۲ھ، ۸۵۳ھ، ۸۵۴ھ، ۸۵۵ھ، ۸۵۶ھ، ۸۵۷ھ، ۸۵۸ھ، ۸۵۹ھ، ۸۶۰ھ، ۸۶۱ھ، ۸۶۲ھ، ۸۶۳ھ، ۸۶۴ھ، ۸۶۵ھ، ۸۶۶ھ، ۸۶۷ھ، ۸۶۸ھ، ۸۶۹ھ، ۸۷۰ھ، ۸۷۱ھ، ۸۷۲ھ، ۸۷۳ھ، ۸۷۴ھ، ۸۷۵ھ، ۸۷۶ھ، ۸۷۷ھ، ۸۷۸ھ، ۸۷۹ھ، ۸۸۰ھ، ۸۸۱ھ، ۸۸۲ھ، ۸۸۳ھ، ۸۸۴ھ، ۸۸۵ھ، ۸۸۶ھ، ۸۸۷ھ، ۸۸۸ھ، ۸۸۹ھ، ۸۹۰ھ، ۸۹۱ھ، ۸۹۲ھ، ۸۹۳ھ، ۸۹۴ھ، ۸۹۵ھ، ۸۹۶ھ، ۸۹۷ھ، ۸۹۸ھ، ۸۹۹ھ، ۹۰۰ھ، ۹۰۱ھ، ۹۰۲ھ، ۹۰۳ھ، ۹۰۴ھ، ۹۰۵ھ، ۹۰۶ھ، ۹۰۷ھ، ۹۰۸ھ، ۹۰۹ھ، ۹۱۰ھ، ۹۱۱ھ، ۹۱۲ھ، ۹۱۳ھ، ۹۱۴ھ، ۹۱۵ھ، ۹۱۶ھ، ۹۱۷ھ، ۹۱۸ھ، ۹۱۹ھ، ۹۲۰ھ، ۹۲۱ھ، ۹۲۲ھ، ۹۲۳ھ، ۹۲۴ھ، ۹۲۵ھ، ۹۲۶ھ، ۹۲۷ھ، ۹۲۸ھ، ۹۲۹ھ، ۹۳۰ھ، ۹۳۱ھ، ۹۳۲ھ، ۹۳۳ھ، ۹۳۴ھ، ۹۳۵ھ، ۹۳۶ھ، ۹۳۷ھ، ۹۳۸ھ، ۹۳۹ھ، ۹۴۰ھ، ۹۴۱ھ، ۹۴۲ھ، ۹۴۳ھ، ۹۴۴ھ، ۹۴۵ھ، ۹۴۶ھ، ۹۴۷ھ، ۹۴۸ھ، ۹۴۹ھ، ۹۵۰ھ، ۹۵۱ھ، ۹۵۲ھ، ۹۵۳ھ، ۹۵۴ھ، ۹۵۵ھ، ۹۵۶ھ، ۹۵۷ھ، ۹۵۸ھ، ۹۵۹ھ، ۹۶۰ھ، ۹۶۱ھ، ۹۶۲ھ، ۹۶۳ھ، ۹۶۴ھ، ۹۶۵ھ، ۹۶۶ھ، ۹۶۷ھ، ۹۶۸ھ، ۹۶۹ھ، ۹۷۰ھ، ۹۷۱ھ، ۹۷۲ھ، ۹۷۳ھ، ۹۷۴ھ، ۹۷۵ھ، ۹۷۶ھ، ۹۷۷ھ، ۹۷۸ھ، ۹۷۹ھ، ۹۸۰ھ، ۹۸۱ھ، ۹۸۲ھ، ۹۸۳ھ، ۹۸۴ھ، ۹۸۵ھ، ۹۸۶ھ، ۹۸۷ھ، ۹۸۸ھ، ۹۸۹ھ، ۹۹۰ھ، ۹۹۱ھ، ۹۹۲ھ، ۹۹۳ھ، ۹۹۴ھ، ۹۹۵ھ، ۹۹۶ھ، ۹۹۷ھ، ۹۹۸ھ، ۹۹۹ھ، ۱۰۰۰ھ، ۱۰۰۱ھ، ۱۰۰۲ھ، ۱۰۰۳ھ، ۱۰۰۴ھ، ۱۰۰۵ھ، ۱۰۰۶ھ، ۱۰۰۷ھ، ۱۰۰۸ھ، ۱۰۰۹ھ، ۱۰۱۰ھ، ۱۰۱۱ھ، ۱۰۱۲ھ، ۱۰۱۳ھ، ۱۰۱۴ھ، ۱۰۱۵ھ، ۱۰۱۶ھ، ۱۰۱۷ھ، ۱۰۱۸ھ، ۱۰۱۹ھ، ۱۰۲۰ھ، ۱۰۲۱ھ، ۱۰۲۲ھ، ۱۰۲۳ھ، ۱۰۲۴ھ، ۱۰۲۵ھ، ۱۰۲۶ھ، ۱۰۲۷ھ، ۱۰۲۸ھ، ۱۰۲۹ھ، ۱۰۳۰ھ، ۱۰۳۱ھ، ۱۰۳۲ھ، ۱۰۳۳ھ، ۱۰۳۴ھ، ۱۰۳۵ھ، ۱۰۳۶ھ، ۱۰۳۷ھ، ۱۰۳۸ھ، ۱۰۳۹ھ، ۱۰۴۰ھ، ۱۰۴۱ھ، ۱۰۴۲ھ، ۱۰۴۳ھ، ۱۰۴۴ھ، ۱۰۴۵ھ، ۱۰۴۶ھ، ۱۰۴۷ھ، ۱۰۴۸ھ، ۱۰۴۹ھ، ۱۰۵۰ھ، ۱۰۵۱ھ، ۱۰۵۲ھ، ۱۰۵۳ھ، ۱۰۵۴ھ، ۱۰۵۵ھ، ۱۰۵۶ھ، ۱۰۵۷ھ، ۱۰۵۸ھ، ۱۰۵۹ھ، ۱۰۶۰ھ، ۱۰۶۱ھ، ۱۰۶۲ھ، ۱۰۶۳ھ، ۱۰۶۴ھ، ۱۰۶۵ھ، ۱۰۶۶ھ، ۱۰۶۷ھ، ۱۰۶۸ھ، ۱۰۶۹ھ، ۱۰۷۰ھ، ۱۰۷۱ھ، ۱۰۷۲ھ، ۱۰۷۳ھ، ۱۰۷۴ھ، ۱۰۷۵ھ، ۱۰۷۶ھ، ۱۰۷۷ھ، ۱۰۷۸ھ، ۱۰۷۹ھ، ۱۰۸۰ھ، ۱۰۸۱ھ، ۱۰۸۲ھ، ۱۰۸۳ھ، ۱۰۸۴ھ، ۱۰۸۵ھ، ۱۰۸۶ھ، ۱۰۸۷ھ، ۱۰۸۸ھ، ۱۰۸۹ھ، ۱۰۹۰ھ، ۱۰۹۱ھ، ۱۰۹۲ھ، ۱۰۹۳ھ، ۱۰۹۴ھ، ۱۰۹۵ھ، ۱۰۹۶ھ، ۱۰۹۷ھ، ۱۰۹۸ھ، ۱۰۹۹ھ، ۱۱۰۰ھ، ۱۱۰۱ھ، ۱۱۰۲ھ، ۱۱۰۳ھ، ۱۱۰۴ھ، ۱۱۰۵ھ، ۱۱۰۶ھ، ۱۱۰۷ھ، ۱۱۰۸ھ، ۱۱۰۹ھ، ۱۱۱۰ھ، ۱۱۱۱ھ، ۱۱۱۲ھ، ۱۱۱۳ھ، ۱۱۱۴ھ، ۱۱۱۵ھ، ۱۱۱۶ھ، ۱۱۱۷ھ، ۱۱۱۸ھ، ۱۱۱۹ھ، ۱۱۲۰ھ، ۱۱۲۱ھ، ۱۱۲۲ھ، ۱۱۲۳ھ، ۱۱۲۴ھ، ۱۱۲۵ھ، ۱۱۲۶ھ، ۱۱۲۷ھ، ۱۱۲۸ھ، ۱۱۲۹ھ، ۱۱۳۰ھ، ۱۱۳۱ھ، ۱۱۳۲ھ، ۱۱۳۳ھ، ۱۱۳۴ھ، ۱۱۳۵ھ، ۱۱۳۶ھ، ۱۱۳۷ھ، ۱۱۳۸ھ، ۱۱۳۹ھ، ۱۱۴۰ھ، ۱۱۴۱ھ، ۱۱۴۲ھ، ۱۱۴۳ھ، ۱۱۴۴ھ، ۱۱۴۵ھ، ۱۱۴۶ھ، ۱۱۴۷ھ، ۱۱۴۸ھ، ۱۱۴۹ھ، ۱۱۵۰ھ، ۱۱۵۱ھ، ۱۱۵۲ھ، ۱۱۵۳ھ، ۱۱۵۴ھ، ۱۱۵۵ھ، ۱۱۵۶ھ، ۱۱۵۷ھ، ۱۱۵۸ھ، ۱۱۵۹ھ، ۱۱۶۰ھ، ۱۱۶۱ھ، ۱۱۶۲ھ، ۱۱۶۳ھ، ۱۱۶۴ھ، ۱۱۶۵ھ، ۱۱۶۶ھ، ۱۱۶۷ھ، ۱۱۶۸ھ، ۱۱۶۹ھ، ۱۱۷۰ھ، ۱۱۷۱ھ، ۱۱۷۲ھ، ۱۱۷۳ھ، ۱۱۷۴ھ، ۱۱۷۵ھ، ۱۱۷۶ھ، ۱۱۷۷ھ، ۱۱۷۸ھ، ۱۱۷۹ھ، ۱۱۸۰ھ، ۱۱۸۱ھ، ۱۱۸۲ھ، ۱۱۸۳ھ، ۱۱۸۴ھ، ۱۱۸۵ھ، ۱۱۸۶ھ، ۱۱۸۷ھ، ۱۱۸۸ھ، ۱۱۸۹ھ، ۱۱۹۰ھ، ۱۱۹۱ھ، ۱۱۹۲ھ، ۱۱۹۳ھ، ۱۱۹۴ھ، ۱۱۹۵ھ، ۱۱۹۶ھ، ۱۱۹۷ھ، ۱۱۹۸ھ، ۱۱۹



ان کے بعد جنگ خمر ہوئی جس میں ابو عبیدہ نے مدینہ کی رائے سے اختلاف کیا اور دیا عبور کر لیا تاکہ وہاں یمنین جاذبہ کی قیادت میں موجود ایرانی لشکر سے لڑائی کریں، چنانچہ مسلمان شکست سے دو چار ہوئے اور ابو عبیدہ جنتا شہید ہو گئے۔

مدینہ جنتا بڑی مشکل سے باقی ماندہ مسلمانوں کو وہاں سے نکالنے میں کامیاب ہوئے جبکہ وہ خود بھی دشمنی ہو چکے تھے۔ یہ خمر کا محرک تھا۔ اس میں دشمنی ہونے کے باوجود مدینہ انکے دان اٹیس کی جانب لگے تو ان کی صفہ بھیڑ ایرانیوں کے چند سالہ اردوں سے ہو گئی جو خمر کے دن فراہم کر دیا۔ نکل گئے تھے۔ مدینہ نے انھیں گرفتار کر لیا۔

آخر مدینہ میں مسلمان خمر کی شکست سے بہت قہقہے ہوئے اور امیر المومنین عمر فاروق جنتا جلدی چل دی پھر سے بڑے ہمارے عرب سے فوجیں اکٹھی کر کے عراق بھیجے گئے۔ دوسری طرف رستم نے ہاؤن سے اپنے گھڑ سواروں کا لشکر بھیجا جس کی نمان ہمران بن پاؤں کر رہا تھا۔ مدینہ جنتا تیوی سے اس کی جانب بڑھے۔ یوہیب کے مقام پر ان کا آگنا سامنا ہوا اور انھوں نے ہمران کو شکست فاش دی۔ اس عمر کے میں ہمران اور ایرانیوں کے ہزاروں فوجی قتل ہوئے۔ مدینہ جنتا کے بھائی مسعود بن حارث بھی شہید ہوئے۔ اس موقع پر مدینہ اپنی فوج سے مخاطب ہوئے جبکہ جنگ ابھی جاری تھی:

”اے مسلمانوں کی جماعت! میرے بھائی کی شہادت جھیں گھر اہل بیت میں نہ ڈال دے۔ تمہارے بہترین لوگ ابی طرح شہید ہوئے رہے ہیں۔“

پھر مدینہ جنتا نے ایرانیوں کے قہقہے میں فوجیں روانہ کیں جو سامط اور دیاسے دجلہ تک پہنچ گئیں۔ اس اتفاق میں ان سب لوگوں نے خمر لیا جو خمر کے عمر کے میں شریک تھے تاکہ اس شکست کا بدلہ لے کر ان کے پیچھے ڈھکے ہو جائیں اور ان میں یقین و یثابت کی روح لوٹ آئے۔ لڑائی کے بعد مدینہ نے اپنے لشکر کے ساتھ شہادت کی جس میں انھوں نے جنگ کے متعلق اہم گفتگو کی۔

مدینہ جنتا جیسے لڑائی میں ہمارے تھے، بیٹے ہی اپنے آپ پر تنقید کرنے میں بھی دلیر تھے، کہتے گئے:

”میں ایک بار بے بس رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بے بسی کے خمر سے یوں بچا لیا کہ میں نے ان سے پہلے بے بسی پہنچ کر اسے کاٹ دیا

اور انھیں مسیحیت میں ڈال دیا۔ میں دوا پارہ ایسا نہیں کروں گا۔ اور اے لوگو! تم بھی دوبارہ ایسا مت کرنا کیونکہ یہ میری افواش تھی۔ کسی کو شک نہ کرنا درست نہیں، ہاں مگر وہ جو پاؤں نہیں آسکتا۔“

مثنیٰ چٹائی کی راسے پیچی کہ جب دشمن کو کسی شک نہ چھو تصور کر دیا جائے اور اس میں ابھی مزاحمت کی وقتی باقی ہو تو اس سپہ سالار کے سامنے صرف ایک راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ جان کو قربانی کرے اور حملہ آوروں سے زیادہ قربانیاں پیش کرے لیکن اگر اس کے لیے فرار اور نکل جانے کے دروازے کھول دیے جائیں تو حق و قہر کی کارروائیوں میں اس کی تنگائی زیادہ مؤثر طریقے سے کی جاسکتی ہے کیونکہ بھاگنے دشمن کا مقابلہ اس دشمن سے نہیں آسان ہے جو سپہ سالار کے عالم میں جان کو قربانی کے لیے تیار ہو۔ ہاں، اگر دشمن مضبوط ہونے کی وجہ سے اپنے مقابلے میں نہ آنے دے تو صحیحہ کر کے آئے تادم پر پا کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

پھر مثنیٰ انڈین نے تیری سے اپنے خاتمی دھنوں کو تریب دیا اور جلدی جلدی عرق کے اطراف پر ہتھ کی چار یاں مکمل کیں۔ ہتھ سے پہلے وہ ساری تحقیقات مکمل کر چکے تھے کہ اہل اہل مسافرت کتنی ہے، آرام اور زار راہ حاصل کرنے کے مقامات کہاں کہاں ہیں، عاودہ اڑیں منزل تک پہنچنے میں وقت کتنا لگے گا، دھاری دھار کیا ہے اور دشمن کس رفتار سے بڑھ رہا ہے؟ مثنیٰ کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے فوج کو فطر مقدار میں مال نیست حاصل کرنے کا موقع دیں اور اپنے دشمن کو اس سے محروم کر دیں، چنانچہ ابتدائی ہتھ اٹھانے ان سالانہ بازاروں پر کیے جو خلیاں اور بغداد میں لگے جاتے تھے۔ بغداد ان دنوں دیار کے بدلے کے مشرقی کنارے پر ”مدائن“ کے قریب واقع ایک چھوٹا سا شہر تھا۔

مثنیٰ چٹانے خوب سوچ بچار کی اور بازار پر ایسا کھلم کھلا آور ہوئے سے قبل اپنے ارادوں کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی تاکہ بازار میں مزید ہلچلت نہ پھیلے، چاندی اور ریشم وغیرہ حاصل کیا جاسکے۔

وہ اپنے اہل اہل سے ہٹ کر بلیا کر تے تاکہ دشمن کی نظر اپنے حقیقی ہدف سے بھیر دیں، اور راستوں پر انھوں نے پیرے سے ہمارے گھنے گھنے کہ ان کی کارروائیاں مکمل ہونے تک ان کی خبر ”مدائن“ نہ پہنچنے پائے۔ ہر بار انھوں نے پھر پھر ہتھ کر کے دشمن کو نقصان پہنچایا اور چھپ چھپ کر بھڑک و عافیت دلایں آگئے۔ ان کی بلیاؤں کا دائرہ کھاتہ بھینن اور قمر شاہ روکتہ پھیلا ہوا تھا۔ ان قوت حیات سے ان کی ایک ممتاز صلاحیت سامنے آئی کہ وہ قہر کرنے اور اپنا کھلم کھلنے میں فائق اور پھر ترین مہوم کے مطابق چھاپ مار جنگ کے باہر تھے۔

دوسری طرف ایرانیوں نے بڑو کر کو بادشاہت سے بچنے اور دم کو دوزیر دھانے پر اتفاق کیا اور سب سے بڑی فوج اکٹھی کر لی شروع کی اور مثنیٰ چٹانے کے خلاف کارروائی کی تیاری کی جس کی مثنیٰ کو قلعہ نہ تھی۔ وہ جانتے تھے کہ ان کے لشکر کی تعداد کم ہے، چنانچہ وہ جاتا خیر اُسے عراق سے نکال کر پھرا میں لے گئے اور وہاں ہی ملک کا انتظار کرنے لگے۔

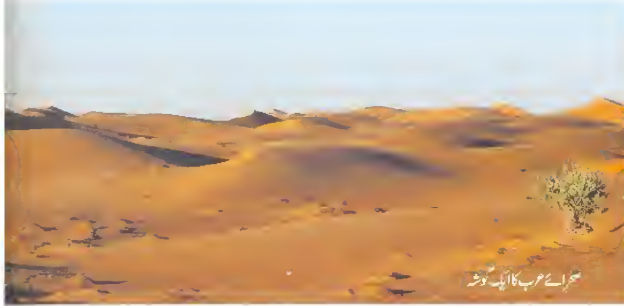
حضرت مثنیٰ انڈین شرافت میں تھے جب ان کے جنگ جہر میں گئے دھم گئے۔ ان کے ہر او وہ ہزار ساتھی تھے اور وہ سعد بن ابی وقاصؓ کا کئی آہ کا انتظار کر رہے تھے۔ اسی دہائی حالت میں بھی انھوں نے نہایت سرگرمی کا مظاہرہ کیا اور جنگ بویب کے بعد کی بلیاؤں میں عراق سے جو بے حال تک پھر پھر ہٹ و تازی تھی۔ اب انھوں نے صبر کیا کہ موت کا وقت قریب ہے، چنانچہ اپنے بھائی مثنیٰ بن حارث کے ہاتھ سعد بن ابی کو وصیت لکھ بھیجی:

”ایم ایفوں سے اس حالت میں جنگ نہ کرنا جب وہ اور ان کے سردار اکٹھے ہو کر اپنے گڑھ میں جتے بیٹھے ہوں، بلکہ ان کے ملک کی سرحدوں پر ان سے لڑنا، یوں کہ تمہارا ایک قدم سر زمین عرب کے آخری پتھر پر ہو تو دوسرا زمین بنیم کی آخری پستی میں ہو۔ اگر اللہ

تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان پر نازل عطا کیا تو سرحدوں سے آگے کا علاقہ بھی اُسی کا ہے۔ لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو مسلمان واپس آئیں گے اور اپنی بحیثیت دوپارہ اکٹھی کر لیں گے۔ بعد ازاں ان کے پاس مائے کھلے ہوں گے اور زمین اپنی ہوگی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو پھر سے دشمن پر فتح عطا فرمائے گا۔"

یہ ان کے حلی تجربات کا پھوڑ تھا۔

مفتی ٹیٹو صحرا میں پیدا ہوئے، وہیں اپنے بڑے، دو چن فوت ہوئے اور اُسی کی ریت کے ٹھسے ان کو اپنی آغوش میں لیا۔ ان کی گوار دینا کی اصلاح کے لیے چلتی رہی، تاہم وہ دنیاداری سے کوسوں دور تھے۔ سید بن ابی وقاص ٹیٹو نے ان کے لیے رحمت کی دعا کی اور ان کی وصیت پر عمل کیا جس کی پیروی میں "جنگل ۳۱" اور "لڑی گئی"۔



صحرا عرب کا ایک گوشہ

یہ امر اسو سنایا کہ میں تاریخی مہم اور میں اس جرمی کو سوار قحط کے حقیقی فو حات کے دائرے سے باہر زیادہ "معلومات نہیں"۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ان کی زد و کوب کی بہت حد تک اور دو بھائیوں معنی اور مسعود کے علاوہ کسی کو نہیں جانتے، نہ ہم ان کی اولاد کے بارے میں کچھ جانتے ہیں اور نہ وفات تک زندگی کے کسی مرحلے میں ان کی عمر کے حقیقی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

جب ہم مفتی بن حارث ٹیٹو کے بھائی ٹیٹو اللہ پر نظر دوڑاتے ہیں تو کہیں ان کے حسب ذیل امتیازات نمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں:

- ① ان کے لیے جب بھی ممکن ہوا لڑائی کے لیے ایسی زمین پسند کرتے جو اپنی فوجوں کی بدولت پہلے سے ان کی نظر میں ہوتی تھی۔
- ② وہ دشمن کے مفتوحہ علاقے کو زیر قبضہ رکھنے پر اپنی فوج نہیں دیتے تھے یعنی کہ ان کی لاکھ دشمن کی افواج کو شکست دینے پر مرکز رہتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ دشمن کی زمین چھوڑ کر صحرا کی جانب نکل جاتے تھے۔
- ③ وہ جنگ کے باہر اور معلم تھے۔ جنگوں کے دوران میں اور ان کے اختتام پر ان کے بارے میں اپنے ہاتھ سے گفت و شنید کرتے تھے۔

⑥ وہ غلطی سے ہمیشہ سبق حاصل کرتے تھے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے جنگ یربوب کے بعد اپنے آپ پر تنقید کی اور اپنی غلطی کا اعتراف کر کے یہ اعلان کیا کہ وہ آئندہ اسے نہیں دہرائیں گے اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہا کہ وہ اس معاملے میں غیر مشرور کا طور پر ان کی پیروی نہ کریں۔

⑦ اچانک سے مندرجہ بالا کتب اور جدید ترین مشہور کی زد سے ”چھاپہ مار جنگ“ ان کے معرکوں کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

⑧ مدنی جلیل الدین کی تعلیمات کے ماہر اور نظریاتی رہنمائی فراہم کرنے میں حلاق تھے۔ وہ بہادر، پختہ کار اور دوراندیش تھے۔ اپنی فوج سے محبت کرتے تھے اور ان کی فوج ان سے محبت کرتی تھی۔ وہ ان کی ہمت بڑھانے اور ان کو ہر کی ہمتیں کرنے کی ضرورت سے باخبر تھے اور اپنے بھائی کی شہادت کے موقع پر ان کا مدخل اس کی بہترین مثال ہے۔ وہ اپنی فوج سے دشمن کے نفسیاتی رعب کو ختم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ ایک رول ماڈل کے کردار سے بخوبی آگاہ تھے، چنانچہ وہ بھی اپنے ساتھیوں کے لیے ایک اچھا نمونہ تھے۔

⑨ ان میں یہ صلاحیت بھی موجود تھی کہ اپنے تجربوں کو اصول و نظریات کی شکل میں ڈھال کر انھیں واضح کرتے رہیں تاکہ ان کے ساتھی ان پر عمل کر سکیں۔



سعد بن ابی وقاصؓ

سعد بن ابی وقاصؓ غزوہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو پہلے پہل اسلام لائے۔ وہ دس صحابہ کرام جنہیں جنت کی بشارت دی گئی ان میں سے ایک سعدؓ ٹٹا بھی ہیں۔ وہ ان دس صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ یہ ان چھ آدمیوں میں بھی شامل ہیں جنہیں عمر بن خطابؓ نے اپنے بعد خلافت کے لیے مقرر کیا تھا کہ ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیا جائے اور ان لوگوں میں بھی شامل ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ ساری زندگی راضی رہے۔

سعد بن ابی وقاصؓ انڈوزاس بہادر گڑھوار دھتے کے سپاہی تھے جو غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ وہ مسلمانوں کے پہلے آدمی تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں حیر پھینکا اور ان سعد دوسے چند ہیرا لہاڑوں میں سے ایک تھے جن کا نشانہ خطا نہیں جاتا تھا۔

سعد بن ابی وقاصؓ ٹٹا ہی ہیں جنہوں نے قادیسہ میں امویلی جو بھیڑوں کے خلاف دجی کی قیادت وستم کر رہا تھا، ایک شامہار کا سبائی حاصل کی اور تمام عروق کے علاوہ فارس کے بعض علاقے فتح کر لیے۔

کوفہ کے شہر کو بطور ایک جنگی مرکز کے سعدؓ ٹٹا ہی نے آباد کیا جو بعد ازاں علم و حکمت کا مرکز اور معاہدہ دینیہ کا مینارہ نور بنا۔ یہ بات معروف تھی کہ سعدؓ ٹٹا کی دعا قبول ہوتی ہے، درویشوں کی چاقی، چٹا پتہ لوگ ان سے ڈرتے اور امید رکھتے تھے کہ وہ ان کے لیے دعا کریں گے۔ سعدؓ ٹٹا ان مشہور سپہ سالاروں میں سے ایک ہیں جو نہایت پرسکون اعصاب کے مالک تھے اور جو جنگوں میں بہت کم لڑائی کرتے تھے۔ وہ خوش خلق اور نیک دل انسان تھے۔

خود انہوں نے کہا: ”میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے لیے برائی نہیں پا تا اور نہ میری کبھی ہمت ہوئی کہ میں کسی کو گزند پہنچاؤں اور نہ میں بری بات کہتا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ ان پر فخر کرتے اور کہا کرتے تھے: اَلْهٰذَا خَلِیْلِ بْنِ خَدِیْرٍ اَمْرٌ وَّ شَاۡدَۃٌ اَیُّہِمْ یٰۤاٰمِنُوْنَ! ”یہ میرے ماموں ہیں، کوئی شخص ان جیسا ماموں تو دیکھا ہے۔“

قبول اسلام اور غزوات و سرایا میں شرکت

سعد بن ابی وقاصؓ غزوہ کا تعلق قبلہ تشریف سے ہے۔ وہ مکہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: ”سعد بن مالک (ابو وقاص) بن ذکوان بن عدی بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔“

۹ جامع الترمذی، المستوف، باب معاشرۃ النباؐ، حدیث: 3752، حضرت سعدؓ ٹٹا کے والد ابو وقاصؓ، مالک بن وہب، عیسیٰ بن عقیل کی والدہ حمزہ بنت ابی وقاصؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ (تیس سیرت نبوی ص: 49)

سعد بن ابی وقاصؓ لائے دلوں میں ساقی بنہر پر چن۔ سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ تیسرا مہاجر کے چہنے سے وابستہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا:

[عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نَجْوَى لِقَائِهِمْ]

”نکندہ بازی کو اپناؤ کیونکہ یہ تمہارے بہترین کمیلیں میں سے ایک ہے۔“ (سلسلۃ الاماویہ الصحیحہ: 204/2)

ان کے بھائی عامر اسلام لائے اور کئی ہجرت میں، جو پیش کی جانب ہوئی، شامل ہوئے۔ لیکن سعد نے اس بات کو ترجیح دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رو کر ظلم و زیادتی کا مقابلہ کریں، چنانچہ وہ تین مہینے مسلمانوں کے ساتھ شعب ابی طالب کے اندر اس حالت میں گھر رہے کہ کھوکھ انہیں اپنے دانتوں سے کاٹ رہی تھی، یہاں تک کہ انہوں نے درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ پھر سعد بن ابی وقاصؓ، بلال بن رباحؓ اور عمار بن یاسرؓ کے ہمراہ مدینہ ہجرت کر گئے۔

مدینہ سے آتی مہاجرین پر مشتمل ایک سریہ روانہ کیا گیا جس میں سعد بن ابی وقاصؓ بھی شریک ہوئے۔ ایک جگہ انہیں قریش کا ایک اکوٹھڑا آیا تو سعد نے ان پر تیرہ برسے۔ اسلام میں یہ پہلا تیرہ تھا جو پھینکا گیا۔ سعد بن ابی وقاصؓ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے۔ اس میں انہوں نے قریش کے دو افراد کو گرفتار



کر کے قیدی بنایا۔ اسی طرح انھوں نے غزوہٴ احد میں بھی حرکت کی۔ اس میں دو رسول اللہ ﷺ کے اور گروہم کر لے والوں میں سے تھے۔ وہ مشرکین پر حیر برساتے تھے اور نبی ﷺ ان کے لیے دعا کرتے جاتے تھے:

[اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ رَحْمَتَهُ وَ اَعْجِبْ دَعْوَتَهُ]

”اے اللہ! اس کا تشوہ درست کر اور اس کی دعا قبول کر۔“ (المستدرک للحاکم: 300/3)

حق کی آس دن سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنی کمان سے ایک بڑا تیر بچھوڑے۔

پھر سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ میں شامل ہوئے۔ اس دن رسول اللہ ﷺ نے جبرہ، ہاشم، کعبہ، معاذ اور ہرم کے صحابہ کی فتح کی پیش گوئی کی، جبکہ فتح ہاشم کے بیٹے سعد بن ابی وقاصؓ ان کے درمیان تھے اور اس بات کا ان میں سے کسی کو علم نہ تھا۔ سعد بن ابی وقاصؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔

فتح عراق کا سپہ سالار

مردین کی ہجرت فرو کرنے میں سعد بن ابی وقاصؓ نے رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشاہت رہے۔ ابو بکر صدیقؓ کے شانہ بشاہت اور ان کے بعد امیر المومنین عمر فاروقؓ کے شانہ بشاہت تھے۔ ان سے بڑا کسی کو نہ ملے گا۔ صحابی کرنے کے لیے جامل مقرر کیا تھا۔

امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے انھیں عراق پر تعلق کی قیادت سونپی۔ جنگ قدسیہ میں وہ سپہ سالار رہے۔ قیادت کا یہ ایک ٹوکھا انداز تھا جو



قادیسیہ (ہاشم) اور اس میں سے کھلی دیتا کھجور کا چنر

سابقہ سپہ سالاروں سے بہت کر تھا۔ انھوں نے ”چھاپ مار جنگ“ کا سہارا نہیں لیا۔ وہ نہایت جمل منہ پر سکون اور مدبر سپہ سالار تھے جنہیں کوئی چیز ان کے ہدف تک پہنچنے سے روک نہیں سکتی تھی۔

عمر و بن سعدی کرب بن ابی وقاصؓ سے امیر المومنین عمر فاروقؓ کے شانہ بشاہت سے ملے آئے تو آپ نے ان سے سعد بن ابی وقاصؓ کے متعلق پوچھا۔ عمر و بن سعدی کرب نے جواب دیا: ”معاذ اللہ! میں عاجز اور نرم خو ہوں، اپنی چادر میں غریبی ہے اور اپنی کھانسی میں شیر ہے۔ وہ ہنس کر ہنسے افسانہ کرتا ہے۔ تقسیم کرتے ہوئے مساوات قائم کرتا ہے۔ رات کو (جنگ کے لیے) چلتے ہوئے دو گھن جاتا ہے۔ ہم (مسلمانوں) پر ہیراں ماں کی طرح شفقت کرتا ہے۔ ہمیں ہمارا حق دینے کی طرح (ایک ایک ذرہ) دے دیتا ہے۔“

ان کے عادیہ جبر بن عبد اللہ بن ابی وقاصؓ امیر المومنین سے ملے آئے تو آپ نے ان سے پوچھا: ”سعد اور ان کی حکمت کا کیا حال ہے؟“

انہوں نے حجاب دیا۔ ”سعد سب سے زیادہ صلاحیت والے اور سب سے اچھے معذرت خواہ ہیں۔ کئی میں سب سے کم ہیں۔ مسلمانوں کے لیے مہربان ماں کی طرح ہیں۔ ان کے لیے یوں خوراک پیش کرتے ہیں جیسے خود ہی کھاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پر ان کے بابرکت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہے۔ جنگ میں وہ سب سے مضبوط ہیں۔ لوگوں کے نزدیک قریش کے محبوب ترین آدمی ہیں۔“ امیر المومنین نے پوچھا: ”مجھے لوگوں کے حالات کے بارے میں کچھ بتاؤ؟“

بربر بڑھاپے پر ”لوگ تو قریش کے تیروں کے مانند ہیں۔ کچھ ان میں سے سیدھے اور پر دار ہیں اور کچھ بڑھے اور مرے ہوئے ہیں۔ ان اپنی دقتوں ان کے لیے سب سے کم ہیں۔ اور ان کی کئی دہر کرتے ہیں۔ باقی بیٹوں کو اللہ بڑھاتا ہے۔“

اس نیک جان سے معلوم ہوتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص بڑھاپا تک صحت مند اور قیادت کے امور میں ایک دوس کی حیثیت رکھتے تھے۔ سعد بڑھاپا اپنے حلیہ پر بڑی وقار دیتے تھے۔ نہایت فخرانہ لباس زیب تن کرتے۔ کھانے پینے اور پیرتاوسے میں بڑے اعلیٰ ذوق کے مالک تھے۔ اپنے بالوں کو سیاہ و خشاب لگاتے تھے اور خوشبو کے بعدادو تھے۔ ہاتھ میں انگوٹھی بھی پہنتے تھے۔ بہت عقل مند، دور رس، مضبوط عینے والے اور ہاتھ اور زبان کے مصنف (پاکیزہ) تھے۔ اپنے گھر والوں پر مہربان اور اپنے ساتھیوں کے وقار دہنے۔ لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نرم تھے، اللہ عز و جل میں کچھ چیز کی تھی۔ اللہ کی خاطر طے میں آتے۔ فقر بہت بھرتی۔ وہ گندم کوں تھے، ناک چوٹی تھی اور قد چھوٹا اور نرم گھٹا ہوا تھا۔ سر بڑا اور انکھیاں مضبوط تھیں۔ جسم پر بہت بال تھے۔ اپنی وفات کے دن انہوں نے ڈھالی لاکھ درم تہ کے میں پھوڑے۔

سعد بڑھاپا عراق کی جانب روانہ ہوئے جبکہ مدنی بڑھاپا ان کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ آئیں اور اپنے لشکر کے سردار ان کی فوج میں شامل ہو جائیں۔ لیکن اس سے قبل کہ سعد بڑھاپا مدنی سے ملے، آخر اللہ کر اللہ کو بخارے ہو گئے۔ مدنی بڑھاپا نے ان کے لیے وصیت لکھ چھڑی جس میں وہی گئی ہدایات امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چاہات سے زیادہ مختلف تھیں کہ امیرانوں سے کار کا صحر کی سرحدوں پر ہونا چاہیے تاکہ اگر امیرانوں کو فتح حاصل ہو تو تم مسلمانوں کو لے کر صحر کی دھن میں چلا کر آؤ۔ اور اگر مسلمانوں کا ممالی ہو تو امیرانوں کے پیچھے ان کے راستے میں آنے والی نہریں اور پانی کے ذخائر ان کے لیے وال جان بن جائیں۔ رستم نے قمامت کو بیٹے اسماعیل کر کے پوشش کی کہ سعد بڑھاپا کو اس منصوبے سے بڑھا دے۔ لیکن سعد اس پر شے اور یہاں وہاں مختلف جگہوں پر پھلا کر کے اس کو اپنی من پسند جگہ قادیب کی جانب آنے پر مجبور کر دیا جہاں وہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔

اس دوران میں سعد بڑھاپا اپنے پیار ہوئے کہ ساری نذر نکلتے تھے، چنانچہ انہوں نے وہاں موجود ایک گتے کی چھت پر سے جنگ کی کمان کی۔ مسلمانوں نے ان کے اس طریقہ عمل پر شدید تنقید کی کیونکہ ان کے معمول میں یہ شامل تھا کہ پہ سالار اپنے گھوڑے پر سوار لشکر کے آگے رہے۔ اس کے باوجود سعد بڑھاپا نے 33 ہزار فوجوں پر مشتمل اپنی فوج کی ترتیب اور نظم قائم رکھنے، اپنے ہدف پر مسلسل نظر رکھنے، اپنے منصوبے پر قائم رہنے، اپنے اعصاب کو مضبوط رکھنے اور اپنے لشکر کی قیادت کرنے میں اپنے پناہ و انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔

اس جنگ میں مسلمانوں کا مقابلہ امیرانوں کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج سے تھا۔ اسی (60) ہزار لوگوں کی جمیعت اس کے عادی جو مختلف اوجیت کی خدمات سر انجام دیتی تھی۔ اس تنظیم کے قائم امیرانوں کی رسوا کی شکست پر ہوا۔ رستم سمیت لشکر کا دس سے کئی سپہ سالاروں کی ہلاکت سے مایوس عام سلیبیوں کی ایک کچر تھو قتل ہوئی اور جو باقی بچے انہوں نے رام فرار اختیار کی۔

اس کے بعد سعد بڑھاپا مسلمانوں کی ہر کافی میں مدائن کی جانب روانہ ہوئے اور اس کی سات بیٹیوں میں سے ایک مہر ہر پر چھڑ کر لیا جو

دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر واقع تھی۔ دریا میں سیلاب آگیا تو مسجد بنائو نے اپنے لشکر کے ساتھ گھوڑوں کی پشت پر اسے پار کیا اور دھان میں داخل ہو کر کمر بنی کے اپنا من میں لگا دیکھو اور ادا کی۔ دھان بنی سے انھوں نے فوجیں آگے روانہ کیں جو جلولاء، غلوان، اہلہ، مکریت، مہمل، بیت، قریظہ، مامور، بلوچہ کے علاقے فتح کرتی گئیں۔ (16-17ھ 637-638ء)

عراق کی فتوحات کے بعد

ابھی جنگ نہامند کی تیاری جاری تھی کہ بنو اسد کے چند لوگوں نے مسجد بنائو کی شکایت کی کہ ”وہاں مساجد سے تقسیم نہیں کرتے۔ فیصلہ کرتے ہوئے انصاف سے کام نہیں لیتے۔ مسعرہ کا زار میں خود کوئی نہیں کرتے اور نماز کج طریقے سے ادا نہیں کرتے۔“

اگرچہ امیر المومنین عمر فاروق عثمانی کی جانب سے اس سلسلے میں کی جانے والی تحقیقی کارروائی کے بعد مسجد بنائو کو ان الزامات سے بری کر دیا گیا، اس کے باوجود امیر المومنین نے انھیں اپنے مشیر کے طور پر مدینہ ہی میں ٹھہرا لیا، پھر انھیں چندہ چھوڑ دیا۔ اس کی ایک جماعت میں عمرو بن حاس بنائو کی مدد کے لیے مصر بھیج دیا، چنانچہ مسجد بنائو ان سیاحوں میں شامل تھے جن کے انھوں نے پابلیان (مصر) کا قلعہ فتح ہوا۔

حضرت عمر فاروق بنائو کی وفات کے بعد فتنوں کا دور شروع ہوا تو مسجد بنائو نے بالکل کنارہ کشی ہو کر مدینہ سے دس میل پر مقام یثیب میں واقع اپنے گھر میں رہائش اختیار کر لی اور وفات تک وہیں مقیم رہے اور 55ھ 674ء میں 78 سال کی عمر پر کوفہ ہو گئے۔ وفات سے قبل انھوں نے وصیت کی کہ انھیں اس جگہ میں لٹایا جائے جتنے مکان کروہ عروہ بدر میں ترکیب ہوئے تھے۔ اس جگہ کو انھوں نے پچاس سال تک اسی دن کے لیے سنبھال کر رکھا تھا۔ سید نبوی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور دمشق میں دفن کیے گئے۔



مسجد بنائو اور مسجد بنائو کے منار

یثیب: یہ مدینہ کے نواح میں دشمنوں اور کجروں کے پناہ گاہ کی وادی ہے جو مدینہ منورہ کے مغرب میں واقع ہے۔ مکہ میں مکہ لایا گیا اس کے مقام پر دیگر وادیاں (مہمل، یثیب، ہدی سے آتی ہیں۔ یہاں اسے یثیب کہا کرتے ہیں۔ اس وادی کو مدینہ میں وادی مہارک بھی کہا گیا ہے۔ یہ علاقہ طرح طرح میں اس وادی سے گزرے تو فرشتے نے آپ سے فرمایا: [اِنَّكَ بِوَادٍ مُّبَارَكَةٍ] ”آپ وادی مبارک میں ہیں۔“ یہی علاقہ جہاں سے گزرے تھے وہ مقام وادی ذوالکلیف کے بعد ہے اور وہ وادی یثیب سے قریب تر ہے۔ (معجم البلدان: 4/1397، اہلسیرت النبوی: 156)

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

زندگی کے ابتدائی ایام

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی پرورش تکھ و تن میں ہوئی اگرچہ ان کے باپ عاص بن ہاشم قریش کے سرداروں اور والدہ لوگوں میں ہوتا تھا۔ عمرو جاہلیت میں قصاب کے بیٹے سے وابستہ تھے اور تجارت بھی کیا کرتے تھے، چنانچہ گریوں میں شام اور مصر کی جانب تجارت کی غرض سے سفر کرتے۔ وہ ارمینیا کے ساتھ قریش کے اس تجارتی قافلے میں بھی شامل تھے جو بدر کے دن مسلمانوں کے ہاتھوں سے بکلا تھا۔ عمرو اہد کے دن اور غزوہ اتراب میں بھی شریکین کے ہمراہ تھے۔ وہ قریش کے جلی ذکر سرداروں میں سے تھے۔

قریش نے دو بار عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا کہ جو مسلمان ہجرت کر کے حبشہ پہنچے آئے ہیں، وہ انہیں واپس کر دے۔ دوسری بار نجاشی کے دربار میں عمرو پر غلط فہمی اثر ڈالا، چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر صفر ۸ھ 629ء میں خالد بن ولید اور عثمان بن عفان کے ہمراہ انہوں نے مدینہ کی جانب ہجرت کی اور حج اکبریم ۱۱ھ سے اسلام پر بیعت کی۔

حج اکبریم ۱۱ھ میں نے انہیں ہجری ۱۱۸ھ ۸۵۰ء ۱۰ اکتوبر 829ء میں مہاجرین اور انصار کے تین سو چھ چھ لوگوں پر مشتمل ایک سرے کا امیر بنا کر ذات السلاسل کی جانب روانہ کیا۔ بعد ازاں عمرو مسلمانوں کے ساتھ فتح مکہ میں بھی شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے بعد حج اکبریم ۱۱ھ نے انہیں قبیلہ بڈیل کی جانب بھیجا جہاں انہوں نے سوانح نامی بیت کو کوڑا۔

حلیہ اور صفات و اخلاق

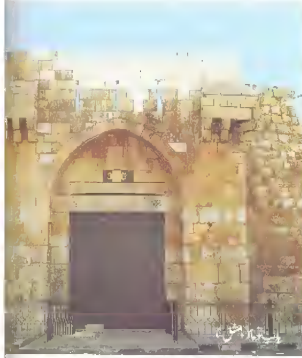
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں۔ چہرہ مسکراتا ہوا اور روشن تھا۔ سر بڑا تھا۔ قد درمیانہ اور بالکل پستھی تھا۔ اپنے بالوں کو کالا ڈھاب لگاتے تھے۔ نہایت حاضر جواب اور عیادار مغرض تھے۔ بہادر اور بے باک تھے۔ اسی طرح ہوشیاری اور چالاک میں بھی معروف تھے۔ بشام بن کلثوم کی روایت ہے کہ اپنے اوصاف بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ”متم جاسنہ ہو کر میں جنگ میں پلٹ کر مل کر کرتا ہوں۔ زمانے کے خواہش اور اس کے تغیرات پر بہت مہر کرتا ہوں۔ میں کسی کی ضرورت اور حاجت سے ناخالص نہیں رہتا۔ گویا میں درخت کی جڑ میں بیٹھا ہوا اڑ رہا ہوں۔“

عمرو رضی اللہ عنہ امارت کو پسند کرتے تھے اور وہ اس کے لائق بھی تھے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں کہا: ”امیر اللہ صرف امیر بن کر پتا ہوا اچھا لگتا ہے۔“

ان کے متعلق معروف تھا کہ ان کی زبان میں بہت فصاحت و بلاغت پائی جاتی ہے یہاں تک کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی ایسے آدمی کو دیکھتے جو بات کرتے ہوئے نکال اور اسے عمل طور پر واضح نہ کر سکتا تو کہتے: ”میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جو اس آدمی کو پیدا کرے والا ہے اور عمرو بن عاص کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ ایک ہے۔“

جنگ آزموہ اور مردیہ ان

حج شام کا موقع آیا تو رجب 12ھ (اکتوبر 633ء) میں مسلمانوں کا لشکر، جس کی قیادت مسات ہزارچی، یزید بن ابی سفیان غزوہ کی قیادت میں روانہ ہوا، پھر اسی ماہ شریعتی غزوہ مسات ہزارچی کے بعد سالار بن کرم سلمہ ہوئے۔ بعد ازاں شعبان 12ھ (اکتوبر 633ء) میں ابو عبیدہ غزوہ مسات ہزارچی کی قیادت کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ ان کے بعد چھٹا لشکر، جس کی قیادت تین ہزارچی اور جس میں قریش کے دو سردار بھی شامل تھے جو حج کے بعد اسامہ اٹھے، 3 محرم 13ھ (10 مارچ 634ء) کو مروہ بن عکس غزوہ کی قیادت میں روانہ ہوا۔ انھوں نے سابقہ سپہ سالاروں کے برعکس زبیری فلسطین میں سے غمر الدیات تک ساحل کا راستہ اختیار کیا، پھر عراق سے خالد بن ولید غزوہ ہزارچی کی قیادت میں ان کے ساتھ آئے۔

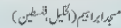


غزوہ غزوہ اسے لشکر کی قیادت کرتے ہوئے معرکہ انجاریہ میں اور دمشق کے حاصرے میں اور جنگ حسان میں دوسرے لشکروں کے ساتھ شامل رہے، پھر دمشق کے دوسرے حاصرے میں وہ باسب توہ پراثر سے یہاں تک کہ دمشق فتح ہو گیا۔ پھر رموکہ کا معرکہ فتح آیا۔ یہ مکہ سے تین سو روہن غاص غزوہ کی ایک باقی بچی ہیں جو جنگی فوج پر ان کی گوری لشکر کی عکاسی کرتی ہیں۔ ہوا میں کہ رومی، بڑی کے فرمان کے مطابق واقعہ¹ میں ایک کھلی جائے ترقی ہو گئے جس سے لشکر کا راستہ ٹھٹھا۔ اس پر مروہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "اسے لوگو خوش ہو جائے۔ اللہ کی قسم! رومی محصور ہو گئے ہیں، اور محصور وہی بہت کم بھلائی پاتے ہیں۔"

اپنے رجال کا کوہ یہ چالیت دیتے: "اے لوگو! اپنی نظریں چمکا کر گھٹنوں کے تل رہو، اور نیزے تالے رکھو، اور اپنے مستقر اور اپنی اپنی صفوں میں بٹے رہو۔ جب دشمن تم پر حملہ آور ہو تو اسے سہلے دو یہاں تک کہ وہ تمہارا سے نیزوں کی انہیں پر آ چڑھے، پھر شیر کی طرح اس کے چہرے پر جست لگاؤ۔" قسم ہے اس! اب کی جو سچائی کو پسند کرتا اور اس پر ثواب دیتا ہے، اور جو ٹوٹ کو تانہ نہ کرتا اور اس پر سزا دیتا ہے، اور جنگی کام سب سے اچھا دلا دیتا ہے! جھوٹک یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضرت رب مسلمان اس علاقے کے ایک ایک گاؤں اور ایک ایک گلی کو فتح کریں گے، لہذا ان کی قیادت اور ان کی بنیادیں تمہیں مرحوم نہ کریں۔ اگر تم نے واقعی ان کو فتحی دکھائی تو وہ چکور کے پچوں کی طرح سب تم جائیں گے۔"

¹ واقعہ کا چہرے نام یاد ہے۔ (اردو دار و مدار: معارف اسلامیہ: 286/23 عنوان "الرموکہ")

شام آتے ہوئے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات چاہیے میں اسلامی لشکر سے ہوئی۔ وہی عمر بن خطابؓ نے ان سے فتح مصر کی اجازت حاصل کی۔ یہاں سے ان کو اس میں عام لوگوں کا بہت سا جانا تھا۔ قصداً ہوا اور عمرؓ نے یہ دبا بھٹکی جانے کی، چنانچہ قصوں نے مسئلوں کو ختم کر دیا کہ وہ جھانکے اور وادیوں میں کھڑے جائیں۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن لوگ۔



فتح ہے۔ (اطلس المملكة العربية السعودية والعالم، ص 43)

فتح مصر کا بے مثال کارنامہ۔

عمر بن عاصؓ قیصریہ سے مصر روانہ ہوئے اور عربیوں سے فرما تک کا علاقہ عبور کر کے وہاں کا قلعہ فتح کیا، پھر بطوس، اام، ذہین، بین القیس، الکلیہ اور آس پاس کے دیہی علاقے اور آخر میں قریح فتح کر لیے۔ آخر کار رمضان 23 642ء میں اسکندریہ کی فتح کے ساتھ فتوحات مصر کی قیام پائی۔

عمر بن عاصؓ مصر کے پہلے امیر ہوئے اور انھوں نے براعظم افریقہ میں پہلی مسجد قیصر کی جو اب تک ان کے نام سے منسوب اور معروف ہے، پھر اس مسجد کے گرد شہر منظم کیا اور اس کا مرکز مصر کا اسلامی دار الحکومت بنے۔ انھوں نے مصر کے قبیلوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور ان کے دینی و معاشی معاملات میں رومیوں نے ان پر جو حکم روا رکھا تھا، اس کا قلع قمع کیا۔ وہاں کے اطرحین بنی امیہ کے لیے معافی کا اعلان کیا۔ با بریں ہم پورے دوق سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ عمر بن عاصؓ کا عہد حکومت مصری قبیلوں کے لیے ان سے پہلے بلکہ بعد میں آنے والے فرماں رواؤں کے مقابلے میں بھی ایک سنہری دور تھا۔ یہاں ہم جانتے ہی کے اس جوئے سے قارئین کو آگاہ کرتا چاہتے ہیں جو اس نے اس معاملے میں کیا ہے۔ اس نے تمام قبلی اور اسلامی تاریخی مصادر کی مخالفت کی ہے۔ اس کی رائے ان حقائق کے بھی منافی ہے جو مصر کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگوں کے ساتھ جو مسلمانوں نے فتح کیے، ان کے سلوک کے حقائق ثابت ہیں۔ اسی طرح یہ جو قبلی اللہ کی نازل کردہ شریعت اور نبی کریمؐ کی باتوں کے ساتھ اچھے برائے کی دیتوں کے بھی خلاف ہے جن پر مسلمان عمل کرتے رہے اور وہ ان کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔

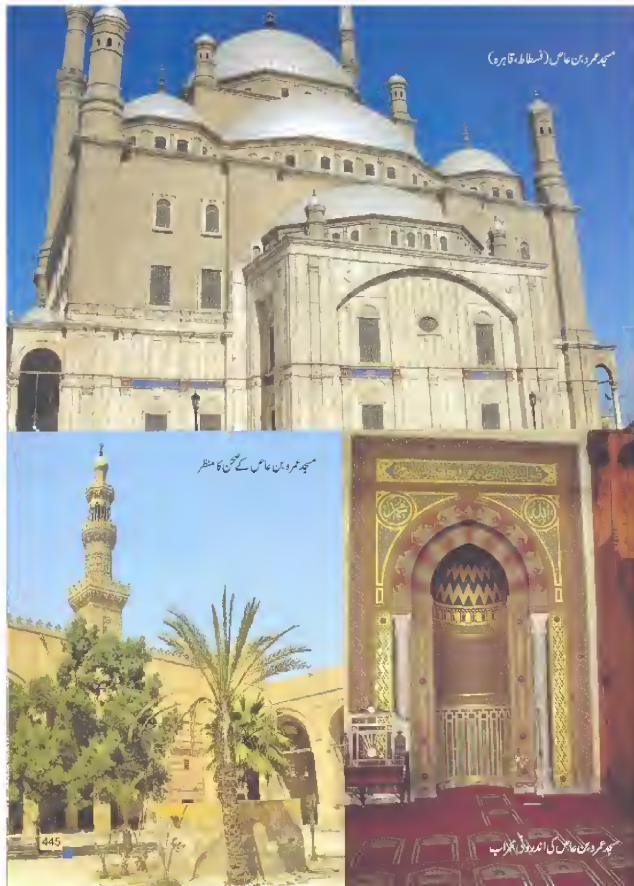
حنا کے حقائق جو کچھ ہماری معلومات ہیں، ان کی دوسرے اُس نے اپنی تاریخی قبیلوں اور مسلمانوں کے بائبن چاہوئے والے لائقوں کے عہد میں لکھی۔ حاکم مصر عبدالحز بن مردان نے ان باتوں کا قلع قمع کیا۔ حاکم مسلمانوں کے ابتدائی عہد حکومت سے لے کر آخر تک ایک مؤرخ کی اہمیت دارمی برہنہ کے برخلاف ان پر اسٹھ کرتا ہے۔

عثمانؓ نے عمرؓ کو مصر کی حکمرانی سے معزول کر دیا لیکن یہ تک ”نقض“ کے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لیے انھیں دوبارہ والی نادی پایا۔¹

رب تعالیٰ کے حضور میں

جب عمرو بن لعل کی وفات کا وقت ہوا تو کہنے لگے: ”اے اللہ! تو نے کچھ کاموں کا حکم دیا اور کچھ کاموں سے روکا۔ جن کاموں کا تو نے حکم دیا، ان میں سے زیادہ تو ہم نے چھوڑ دیے اور جن کاموں سے تو نے منع کیا، ان میں سے زیادہ تو کام ہم نے اہنگب کیا۔ اسے اللہ کوئی طاقتور نہیں جس کی مدد حاصل کروں اور بے گناہ نہیں ہوں کہ خدا پر خوش کروں۔ اور میں کچھ نہیں کرتا بلکہ تیری بخشش چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ وہ بھی بات اپرا تے رہے حتیٰ کہ عیسیٰؑ الفطری کی آمدت 43ھ / 663ء میں فوت ہوئے اور (خسلاط کے مشرق میں) جن ۲۰۷۷ء سے یہ جگہ امام شافعی دلت کی قبر کے قریب ہے۔ آج کل عمرو بن لعل کی قبر کا پتہ نہیں۔ اللہ اُن پر کر دہوں کہ میں برسا ہے!

۱۔ فیصلہ قسطنطین نے ایک نگر پکار پھرانہ کو ایک زبردست فتح دے کر عیسائیوں کے ذریعے سے اسکندریہ کی جانب روانہ کیا۔ اسکندریہ کے دینی (عزائی) اس سے مل گئے اور مسلموں کی عہد پائی کے بعد پھر دینی فتح کے لیے میں آ گیا۔ یہ سن کہ حضرت عثمانؓ نے عمرو بن عاصؓ کو دار گورنر مصر، موہ کیا اور انھوں نے اسکندریہ تیسری مرتبہ فتح کیا۔ اس سے پہلے انھوں نے تمام شہر کو دہان دسار کرنے کی قسم کھائی تھی مگر فتح کے بعد انھوں نے نظر کو کھلی و غارت سے رک دیا اور جس شہر کھائی تھی وہاں شہر دہشت پھر کرادی۔ (تاریخ اسلام، ماہر شہ عثمان مجیب آبادی 420:4)



میدان گردن حاکم (سلطان قاہرہ)

میدان گردن حاکم کے گن کا منظر

میدان گردن حاکم کی اندرون دروازہ

عقیدہ بن نافع بن العنبر

عقیدہ بن نافع بن مرثدیس قرظی قرظی قبیلہ مدنی تھری کے نامور سپہ سالار ہیں جنہوں نے غالی
افریقہ میں ابتدائی عربی فتوحات کو استدارہ و حکم بنا کر بربری، مقامیت کا قلع قمع کرنے کی سعی کی۔
عقیدہ کی ولادت در نبوت کے آخری سالوں میں ہوئی۔ وہ اپنی والدہ کی طرف سے ہمبر
فارج مصر غزوہ بن العاص بن العاص کے بھائی تھے جنہوں نے 663ء/ 43ھ میں اپنی وفات سے پہلے
عرصہ پہلے عقیدہ کو عراق فریقہ کا سردار مقرر کیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق اس وقت دو
قداسی (قبیلہ) اور بارہو دان میں اسلام کی تبلیغ کے لیے مصروفہ پہاڑ تھے۔ اس لشکر کشی میں عقیدہ
کے ہمراہ وی ہزار سوار تھے جن میں بعد ازاں فوسلم بربر بھی شامل ہو گئے۔ 670ء/ 50ھ میں
عقیدہ نے صوبہ بیزانٹین (Byzantine) کے وسط میں قیردان کے محکمہ فوجی قلعہ کی بنیاد رکھی۔
”قیردان“ فارسی لفظ ”کاروان“ کا مصرب ہے۔ عقیدہ نے قیردان نے قیردان کی تعمیر کے لیے جو
مقام پسند کیا وہاں بڑا جنگل تھا اور دو سمندر سے دور تھا اس وجہ سے زمینیاں کے بحری
جوزے وہاں نہیں پہنچ سکتے تھے۔ ان کے ہاتھی کنبہ لگے اس لیے جنگل میں درندے اور زہریلے
کبڑے کوڑے بہت ہیں جن سے کبھی فارگنا ہے۔ سیدنا عقیدہ بن نافع نے قیردان میں قیام الدعات
کئے، چنانچہ انہوں نے لشکر میں سے صحابہ کرام علیہ السلام کو اکٹھا کیا جن کی تعداد 18 تھی، اور آواز
دی ”اے حشرات الارض اور درندہاں کی جماعت! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں۔ ہم
یہاں رہنے آئے ہیں، لہذا تم یہاں سے کوچ کر جاؤ“ (یہ بات انہوں نے حین بازو چرائی)
”اس کے بعد جو ملے گا، اسے ہم قتل کر دیں گے“ پھر لوگوں نے ایک عجیب و غریب دستور دیکھا
کہ درندے اپنے بچوں کو اٹھائے جا رہے ہیں۔ سانپ بھی اپنے بچوں کو مونہوں میں
دبا لے جا رہے ہیں۔ کوئی چکر ڈال رہا تھا جس کے پیچھے سے کوئی نہ کوئی چارنگل کر رہا
رہا، اور وہ گردہ گردہ لگے جا رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بہت سے بربر مسلمان ہو گئے۔

جنگل غالی ہو جانے کے بعد عقیدہ نے قیردان میں دارالحکومت تعمیر کیا اور باقی لوگوں نے اس
کے آس پاس اپنے گھر تعمیر کیے۔ اس کے بعد چالیس سال تک اس شہر میں کوئی سانپ نہ چھوٹ
دیکھا گیا۔ اس شہر میں چار منہ بھی قبر کی گئی جس کے لیے قبیلہ کی سرت کے عقیدہ کا معاملہ خاصا
ہاڑکے تھا۔ سیدنا عقیدہ بن نافع چھوٹے رات خواب میں کسی کو سنا کہ ہمارا خدا نبی صیب مہدی میں



قصید آیت بن حداد (درمہ مراکش)



جاؤ گئے تو بحیرہ کی آواز آئے گی۔ اس کی سمت میں جاتے پر جہاں وہ آواز منقطع ہوگی، وہی سمت قبلہ ہوگی۔ یوں یمن قبیلہ کا مسئلہ حل ہو گیا۔ عقیدہ بن نافع جہاز سے پہلے معاویہ بن حداد جہاز سے تھروان شہر کی تعمیر کے لیے جس جگہ کا انتخاب کیا تھا، اسے "قرن" کہتے ہیں، تاہم عقیدہ بن نافع نے اس جگہ کو پسند نہ کیا بلکہ وہاں سے ہٹ کر دوسری جگہ پسند کی اور تھروان شہر کی بنیاد ڈالی۔

تھروان کی تاسیس سے عربوں کو ایک مشہور و فوجی مستقر ہاتھ آ گیا جس سے افریقہ میں اشاعت اسلام کا راستہ صاف ہو گیا مگر اسلام کی اس اشاعت کا ثمرہ عقیدہ جہاز کے نصیبوں میں نہ تھا۔ افریقہ میں پہلے مصر کے تابع رہا اور اسے حکم سلیم بن ملکہ الافضالی نے 53ھ/673ء میں عقیدہ بن نافع کے سپرد سے معزول کر کے ان کی جگہ اپنے ایک مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ابوالہما بن عمرو کو مقرر کر دیا۔ ابوالہما بن عمرو نے الجزائر پر حملہ کر دیا اور بقل ان غلاموں سمیت ان تک بڑھتا چلا گیا۔ عقیدہ بن نافع جہاز نے اس بدسلوکی کے خلاف، جو اس کے ساتھ والی مصر نے روا رکھی تھی، طیف حضرت معاویہ جہاز سے شکایت کی اور کچھ عرصہ بعد حضرت معاویہ جہاز کے چائٹھن نے اسے دوبارہ واپس لے دیا۔

افریقہ میں عقیدہ جہاز کے دوبارہ تھروان کی تاریخ تقریباً 62ھ/682ء متعین کی جاسکتی ہے۔ ان کے حریف ابوالہما بن عمرو نے اپنے فوج کشی کے دوران میں بربر سردار گنیل کو شکست دے دی تھی اور اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اب عقیدہ جہاز نے اپنی گزشتہ ہم سے بھی زیادہ شاعرانہ کم کا اہتمام کیا۔ عقیدہ بن نافع جہاز کی فوج، جس کا ہر اہل دست و پیر بن تھروان شہر کی اہلیہ کی قیادت میں تھا، تھروان سے وسطی المغرب (الجزائر) کی طرف بڑھی اور پہلے زاب میں اور بعد ازاں تابرٹ میں بربر اور پانڈیشی افواج سے تھروان آ کر ہوئی۔ عقیدہ جہاز نے انہیں شکست دی اور ان سے خراج وصول کیا۔ بالآخر وہ طبرجہ کے علاقے میں پہنچ گئے۔

قمارہ کے سردار ایلان (Julian) نے ان کی اطاعت قبول کر لی اور ان کا فوجی مشیر بن گیا۔ اس نے عقیدہ جہاز کو آٹھ تھروان کے علاقے میں ایلان کے قمارہ کے اندر کو ذریعہ تھروان کے علاقے سے باز رکھا، اور اس خطرے سے آگاہ کیا جو عرب فوج کو انہیں تک کوہ طلس کبر اور سوس کے کافر بربروں سے اتفاق تھا، اب عقیدہ بن نافع جہاز نے اب بربروں کی طرف توجہ کی۔ سب سے پہلے انہوں نے زمرہوں کے قمارہ کو، پر قبضہ کیا، شمر دلیلی



(Volubilis) کو فتح کیا اور پھر وسطی کولس میور کے درمے (Dra'a) اور موس کے راستے آگے بڑھے جہاں کے باشندوں کا انھوں نے صحرائے لیوئی تک تھاقب کیا، پھر وہ ماسی، بحر اوقیانوس کا رخ کرتے ہوئے بلاد آسنی میں پہنچے اور بنیل ڈزان (طلس کبیر) کے صمودہ بربری قبائل اور پھر تازہ وراثت تک متغابی (طلس) (Anti-Ailas) کے بربروں کو فتح و مغلوب کرنا شروع کیا۔ لیکن بظاہر شامہ اور یہ قوہات نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئیں۔ بسبب انھوں نے فوج کے ہمراہ اپنے دشمن کا رخ کیا تو بظاہر انھیں یہ احساس نہ تھا کہ ان علاقوں کو از سر نو فتح کرنا پڑے گا۔ کیلئے لڑا رہا تھا اور اب اس نے منظم طریق پر حراست شروع کر دی تھی۔ عقیدہ پڑھانے والی خوش بختی کے زعم میں اس خطرے کو نظر انداز کر دیا، یہاں تک کہ جب وہ زاب پہنچے تو انھوں نے خطرے کے مقام پر اپنی فوج کو محدود دستوں میں منقسم کر کے انھیں یکے بعد دیگرے قیروان کی طرف روانہ کر دیا۔ انھیں ان بربروں پر بھرپور قابو ان کی اطاعت قبول کر چکے تھے، چنانچہ جب وہ جگہ سے "آڈراس" کی طرف روانہ ہوئے تو ان کے ہمراہ عربوں کی صرف ایک مختصر سی فوج تھی۔ لیکن زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ صحرائے کنارے مقام تہودہ پر انھیں تسلیہ کے جتنوں نے آگھیرا اور 63ھ اور 683ھ میں وہ اپنے تین سو ہمراہیوں سمیت لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی قبریں اسی مقام پر موجود ہیں جو اب ایک چھوٹے سے گاؤں سیدی عقیدہ کا مرکز بن گیا ہے۔ یہ گاؤں تہودہ کی قدیم جائے دفن کے قریب ہی ہنکرہ کے خوب مشرقی میں چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔¹

طارق بن زیاد و بدلت

طارق بن زیاد بن عبد اللہ، فاتح ہسپانیہ اور اس کا پہلا ولی (شوال 92ھ / جولائی 711ء تا جمادی الاولیٰ 93ھ / مارچ اپریل 712ء) تبا کے بھڑے سپہ سالاروں میں سے ہے جس نے مختصر ہی فوج کے ساتھ اسپین فتح کیا اور اس میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی جس نے آگے چل کر یورپ کی سیاسی، معاشی اور ثقافتی زندگی میں ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ بحیثیت انسان دو نقلی فرض خفاں اور بلند ہمت تھا۔

الاورسکی کے نزدیک وہ زمانہ ہے کہ بربر تھا جبکہ ابن خلدون اسے طارق بن زیاد البلیسی جانتا ہے۔ بعض مؤرخین کی رائے میں دو ایرانی الاصل اور ہریان کا پاشوہ تھا۔ ابن خلدون نے اس کا عملی تجربہ لکھا ہے اور اس کا تعلق مولفہ سے ملایا ہے۔ بہر حال یہ بات یقینی ہے کہ وہ مسیحی بن نمیر کا آزاد کردہ غلام (موسیٰ) اور تائب تھا۔ طارق بن زیاد کی تعلیم و تربیت موسیٰ بنی قیسیر ایسے باہر کرب اور غم سپہ سالار کے ذریعہ ملتی ہوئی تھی۔ طارق نے فنی سپہ گری میں بہت جلد شہرت حاصل کر لی۔ اس کی بہادری اور نقلی چالوں میں مہارت کے چہ پہے ہوئے گئے۔ وہ نقلی منصوبہ بندی میں براہ کبر تھا اور غیر معمولی ذہین، دؤر بین اور مستعد قائد تھا۔

ہسپانیہ (اندلس) پر حملہ آور ہونے سے پہلے طارق کو اس کی انتظامی قابلیت کی بنا پر فتح کا والی مقرر کیا گیا تھا۔ آخر کار کے اسلامی سولے وائلس کی بڑی قوت سے خطرہ لاحق تھا، نیز دوسرے سرکات کی بنا پر موسیٰ بن نمیر نے ہسپانیہ کو فتح کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ اس نے دشمن کی طاقت اور دفاعی استحکامات کا جائزہ لیتے اور نقلی فوجیت کی معلومات حاصل کرنے کے لیے رمضان 91ھ / جولائی 710ء میں ایک کم و باں جنگی چارمچہ یزین پر مشتمل فنی، اور اس کا کامیابی کا آزاد کردہ غلام طریف بن مالک لگتی تھا۔ طریف بدلتی اندلس میں جس مقام پر اندلس کا نام لگایا اس کے نام پر

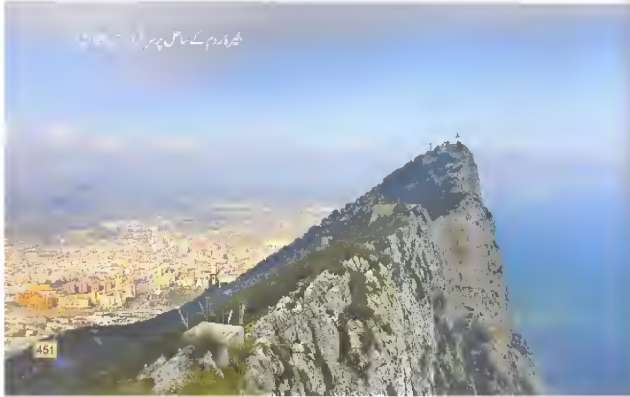


طریقہ پر گیا۔ یہاں سے اس نے جزیرہ انظر اوہ پہنچا اور اسے فتح کر لیا۔ اس کم کم کامیابی کے بعد مدی بن نصر نے اپنے نائب طارق بن زیاد کو سات ہزار فوج دے کر ہسپانیہ کی فتح کے لیے روانہ کیا۔ اس فوج میں بربروں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس کم میں طارق نے جزیرہ انظر اوہ اور سمند کے گورنر کاؤف جو لین کے بڑی جہاز بھی استعمال کیے جو اس نے ایک معاہدے کے تحت کیے تھے۔ اہل انڈلس پہنچتے رہے کہ یہ تھماری مملکتیں ہیں اور تاہر آ جا رہے ہیں۔ خود سے خود سے لوگ کر کے سدا لشکر سمند (آٹا بنائے جرائر) پار کر گیا۔ اس دوران میں جو شان اپنے ملے جزیرہ انظر اوہ آ جا تا رہا تا کہ ہسپانوی مہمیں رہیں۔ اسلامی لشکر دوشنبہ 24 رجب 92ھ / مئی 71۹ کو ہسپانیہ کے ساحل پر اترا اور اس نے ایک پہاڑ کے قریب اپنے قدم جما لیے جو بعد میں طارق کے نام پر حملہ طارق کہا لایا جسے یورپی زبانوں میں باڈر جرائٹر (Gibraltar) کہا گیا۔ جرائر سے چٹیل قدی کر کے طارق نے قدمہ فرمایا یہ قیعدہ کر لیا۔

سمندری سفر کے دوران میں طارق نے خوب میں دیکھا تھا کہ بنی ہشیر اور مہاجرین و انصار رگوار میں اٹکا لے ہوئے اور کہتے ہوئے ہیں۔ بنی ہشیر نے فرمایا: "اے طارق! آگے بڑھو اور مسلمانوں کے ساتھ زہری برتاؤ بڑھو پھر عہد پر در کرنا۔" طارق نے یہ بھی دیکھا کہ بنی ہشیر اور آپ کے صحابہ جڑاٹا انڈلس میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہاں ہو کر طارق نے یہ خوب ساتھیوں کو بتایا اور انہیں کامیابی کی خوشخبری دی۔

طارق نے جرائر سے چٹیل قدی کر کے جزیرہ انظر اوہ فتح کیا تو اسے وہاں ایک بڑھیا ملی۔ اس کا خاندان چٹیل گوئی کا باہر تھا وہ بیان کیا کہ تھا کہ ایک امیر تھا اسے ملک میں داخل ہوگا اور تم پر نائب آ جائے گا۔ اس کی بھائی یہ کہی کہ اس کا سر بڑا ہوگا اور اس کے پاس شائے پر ایک صل ہوگا جس پر ہل آگے ہوں گے۔ جب بڑھیا نے یہ سن کر طارق نے اپنا شانہ بنگا کیا تو وہ ایسے ہی تھا جیسے بیان کیا تھا۔ اس کو بھی طارق نے اپنے لیے تک شگون چنا۔ طارق نے جنگ کے لیے ایسی جگہ منتخب کی جو فوجی لحاظ سے اسلامی لشکر کے لیے مصلحت تھی۔ اس کے قریب پانی اور سامان زندگی سہولتیں موجود تھیں۔ یہ جگہ وادی برابا (وادی جہد) کے کنارے تھی اور اسلامی لشکر کے عقب میں جہل لا جندا (La Janda) تھی، جسے عرب اخیرہ کہتے تھے۔

شیرازہ دم کے مائل پر سر (۱۰۰۰)



جنگ سے پہلے طارق کے فوجی دستوں نے قرب و جوار کے قصبوں اور شہروں کو فتح کر لیا اور وہاں سے فوج کے لیے کئی سامان رسد حاصل کیا۔ ان علاقوں کا گورنر تھیر (Theodmir) تھا اس نے ہسپانیہ کے مغربی قومی (Visigoth) پادشاہ رادرک (Roderic) عربی، لاطینی یا رومانی کی کبھی اطلاع دی۔ رادرک افکار جوار سے لے کر مقابلے کے لیے آیا اور وہاں سے ہار کا کتنا بے خبر ذرا ہوا۔ اس اثناء میں طارق کو سوتی بن نصیر کی کبھی ہوئی مزید پانچ ہزار سپاہی لکھ بٹی چکی تھی۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے طارق بن زیاد نے اپنی فوج کے سامنے جو دلوں انگیز خطبہ دیا، اسامی لڑنے میں اسے بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ آٹھ دن گھسان کا رن پر ۱۱ اور ۱۲ فرکار ہسپانوی فوج کو شکست فاش ہوئی (28 رمضان 92ھ 191 جولائی 711ء) اور غار رادرک بھاگ نکلا لیکن اس کے انجام کا علم نہ ہو سکا۔ یہ جنگ اس اعتبار سے فیصلہ کن تھی کہ ہسپانوی فوج پھر کہیں بھی متحد ہو کر اسامی افکار کا مہیا فی سے مقابلہ نہ کر سکی۔ فاتح طارق بن زیاد کے لیے اب میدان صاف تھا۔ اس نے اندلس کے جنوب مغربی علاقے کا راج کر کے سوہا قاس کے مشہور شہر شونہ اور اس کے بعد صحن المدور، قرمونہ، اشبیلیہ، اسجہ، قرطبہ، ماقدرہ، البیرہ، دیہ اور بلر اور غلطہ پر قبضہ کر لیا۔ قرب طارق کے حکم سے مضیف نے اوائل 93ھ (اکتوبر 711ء میں فتح کیا۔ ان فتوحات کے بعد طارق نے شمالی اسپین کا راج کیا اور وہاں اسحقہ (استوریاس) اور پرموہ پہلیا فتح کیا۔ ان مہمات میں بہت زیادہ مال قیمت ہاتھ لگا جس میں مائیکہ سلیمان کا تھومس ذکر ۱۲ ہے۔ کیا جاتا ہے کہ بہتر ذریعہ

سے بنے اس دستہ قزاقان کے 960 پائے تھے اور وہ طاقت، مرجان اور موتیوں سے مزین تھا۔

قومی پادشاہ رادرک کی شکست فاش اور طارق کی حیرت انگیز فتوحات کی خبریں سن کر فرہجے کے والی موتی بن نصیر نے حکومت اپنے بیٹے عبداللہ کے سپرد کی اور خود اطوار و جزاؤں سے لے کر رمضان 93ھ 1 جون 712ء میں آئے کو بیور کر کے ہسپانیہ میں جزیرہ انضر (ام میں اتر)۔ موتی جس پہاڑی کے قریب اتر آئے وہ جبل موتی کہا لے گئی۔ ان کی فوج میں زیادہ تر عرب اور شاہی سپاہی تھے۔ انھوں نے طارق کے منتوہ و جنوبی علاقوں کو پیچہ ذکر غیر مفتوح حصوں کا راج کیا اور شونہ، قرمونہ، اشبیلیہ اور رادرہ فتح کیے۔

94ھ 713ء میں موتی اور طارق کی طاقتات غلطہ میں ہوئی۔ دونوں سپہ سالاروں نے منتوہ علاقوں کی انتظامی صورت حال کا جائزہ لیا اور داخلی حکمت عملی کا خاکہ اور مزید فتوحات کا منصوبہ تیار کیا۔ اس نے مزید مہمات پر روانہ ہونے سے پہلے اپنی فوج کو انتظام چاری کیے، جو عسکری لڑنے میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس نے عربی اور لاطینی زبانوں میں نئے نئے مطرب کرائے۔ منصوبے کے مطابق دونوں سپہ سالاروں نے مہمات کا آغاز کیا اور شمال مشرقی اندلس کے علاوہ جنوبی فرانس میں چلے گئی کر کے تین اہم شہروں اور بونہ (Narbonne)، کورون اور اوینان (Avignon) پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد انھوں نے اندلس کے شمال مغربی حصوں پر فوج بھیجی کی۔

موتی بن نصیر اور طارق بن زیاد کی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا کہ غلطہ ولید بن عبدالملک کا قاصد دمشق سے یہ حکم نامہ لے کر پہنچا کہ موتی اور طارق دونوں جلد داراقت و دمشق پہنچ جائیں۔ موتی نے چند مزید فتوحات کی خاطر غلطہ کے اداسی میں دنا تھیر کی۔ ہسپانیہ قریب قریب فتح ہو چکا تھا، چنانچہ موتی نے دمشق جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنے بھائی ہارادرار قائل بیٹے ہمارا مزید کو، جس نے ہسپانیہ میں بہت معرکے مارے تھے، ہسپانیہ کا والی مقرر کیا اور خود طارق بن زیاد کے ہمراہ 95ھ 714ء میں انگیز مال قیمت لے کر ہسپانیہ سے ہیبت کے لیے رخصت ہو گیا۔ دمشق پہنچ کر موتی بن نصیر اور طارق بن زیاد ایسے حکم قاتر سپہ سالاروں کی عسکری زندگی کا خاتمہ ہو گیا اور انھیں کارو دکائی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اگر طارق اور موتی در پارہ دمشق کی غیر دائمی مندرجہ مداخلت سے آواز رہتے تو نہ صرف اندلس کی تاریخ مختلف ہوتی بلکہ آج عرب اسلامی دنیا کا حصہ ہوتا۔¹

¹ قس اتر اور دو دائرہ حارک اسلام سے: 302/12، الکامل فی التاریخ: 258/4.

ہسپانیہ

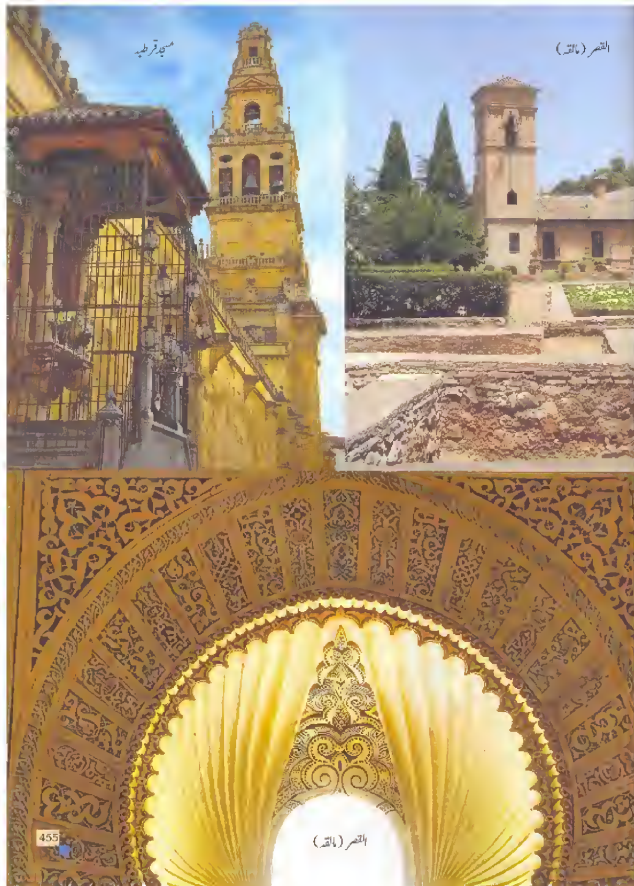
(اقبالؒ کی نظریں)

ہسپانیہ تو خون مسلمان کا امیں ہے
پوشیدہ تری خاک میں سجدوں کے نشاں ہیں
روشن تھیں ستاروں کی طرح ان کی سنانیں
پھر تیرے حیموں کو ضرورت ہے حنا کی؟
کیونکر شمس و خاشاک سے دب جائے مسلمان
غریب بھی دیکھا مری آنکھوں نے دیکھیں
دیکھا بھی دکھایا بھی، سنایا بھی سنا بھی
مانیہ حرم پاک ہے تو میری نظر میں
خاموش ادا میں ہیں تری بادِ سحر میں
نیچے تھے کبھی جن کے ترے کوہ و کمر میں
باقی ہے ابھی رنگ مرے خون جگر میں!
مانا وہ تب دتاب نہیں اس کے شر میں!
لنکین مسافر نہ سفر میں نہ حضر میں!
ہے دل کی تسلی نہ نظر میں نہ خبر میں!





اسپین میں برجوں کی ایک جگہ میں اسٹائیٹھروں اور مین کا تعمیر کردہ (Torre de oro) (دور)



محمد بن قاسم ثقفی رضی اللہ عنہ

محمد بن قاسم بن محمد بن نعم بن ابی جہل عرب کے مشہور قبیلہ بنی ثقفیہ کا ایک نامور قائد اور فاتح تھا۔ اس کی والدہ کا نام حمیہ اعلیٰ تھا۔ اس کی ولادت تقریباً 75ھ میں عائشہ خیر حاکمہ میں ہوئی۔ اس کے والد قاسم، تاج بن یوسف کے سب سے بڑے بیٹے تھے، چنانچہ جب تاج (بعد از سنہ 75ھ) عراق کا حاکم اعلیٰ ہوا تو اس نے قاسم کو اصرار سے عامل مقرر کر دیا۔ محمد بن قاسم نے عائشہ اصرار سے ہی میں تعلیم پائی۔ اسے موسم بہار کے ایک خوشبودار پودے اہبار سے خاص شگفتہ تھا، اس وجہ سے اس کی کنیت اہبار ہو گئی۔ چچ نامہ میں اس کا لقب حماد اللہ بن محمد بن قاسم بن علی لکھتی کی خوش اعتقادی کا نتیجہ ہے۔

تاج کو محمد بن قاسم سے خاص محبت تھی۔ اس نے اپنی بہن زینب کو محمد بن قاسم یا ایوب بن نعم سے شادی کی ترغیب دی مگر (عائشہ کی مناسبت سے) زینب نے ایوب سے شادی کر لی۔ محمد بن قاسم کی شادی جو نیم کے قبیلہ مدہ بن زید میں ہوئی۔ چچ نامہ میں تاج کی لڑکی یا راجا دہری کی بیوی لادی سے محمد بن قاسم کی شادی اور اس کی ملکہ بیٹن ہونے کے بیان جاتے ہیں۔ ذہب دہرائن الاثیر کے بقول جی ہو کر مر گئی تھی۔

محمد بن قاسم کی شہرت اور عظمت اس کے عسکری اور انتظامی کارناموں کی وجہ سے ہے جو اس نے اپنی چھوٹی عمر میں انجام دیے۔ 90ھ میں جب محمد بن قاسم کی عمر 16 برس کی تھی، قاتل نے اسے قاتل بن کر قتل کی سرکوبی کے لیے ایک فوجی مہم کا قائد مقرر کیا اور محمد نے ان قاتل کی قاتل کو ذکر انہیں ملحق کر دیا۔ اس نے شہر شیراز کی بنیاد رکھی اور اسے فارس کا پانچواں شاہراہ ہریانہ کی طرف مزید قلعہ خانہ حاصل کیا اور آفریں رے پر سیکھ کی تیاریاں کر چکا تھا کہ تاج نے اس کو مدد کی فتح کے لیے حاضر کیا۔ اس وقت محمد کی عمر 17 برس کی تھی۔¹

1. تاجذکر اور دہرائن الاثیر، ص 155/156-347۔



باب اول

محمد بن قاسم کی سندھ روانگی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ خزیرہ یا قوت (۱۸۰) کے راجہ نے قباچ بن یوسف کے پاس کچھ مسلمان عورتیں اور بچے روانہ کیے جن کے والدین قوت ہو چکے تھے جو کہ تاجر تھے۔ جس جہاز میں وہ سوار تھے، اسے راستے میں دیکھ کے ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت جو یرہا کی تھی، اس نے قباچ کو پکارا۔ یہ بات آخروان تک پہنچ گئی تو اس نے کہا: لیکن! پھر سندھ کے راجہ داہر سے عورتوں اور بچوں کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ داہر نے کہنے لگا: میرا اس میں کوئی اختیار نہیں، انہیں تو ڈاکوؤں نے لوٹا ہے۔ قباچ نے حیدر اللہ بن بہمان کو دیکھل روانہ کیا۔ وہ سندھ کی لڑائی میں شہید ہو گیا۔ پھر قباچ نے پزیریں بن کھنڈھنہ کی دیکھل کو دیکھل کے ہاتھ دیا۔ ان دنوں عثمان میں تھا۔ جب اس کا اہل سندھ سے مقابلہ ہوا تو اس کا گھوڑا جک گیا اور دشمن نے پھر کر اسے قبیضہ کر دیا۔ دشمن نے کہا ہے بدھ مت کے پیروکار جانوں نے اسے قتل کیا تھا۔

۹۲ھ کے نصف آخر میں محمد بن قاسم شیراز سے فتح سندھ کے لیے روانہ ہوا اور ان کے بھائی داہر اور رائل فتح کرتے ہوئے دیکھل پہنچ گیا۔ دریں اثنا آرمیوں، اسلحے اور دیگر ساز و سامان کے کئی جہاز بھی دیکھل آچکے۔ محمد بن قاسم نے یہاں ایک خندق کھودی، خندق پر پتھر سے گاڑ دیے اور جھنڈے لٹک کر دیے گئے اور تمام لوگ اپنے اپنے جھنڈوں کے نیچے آ گئے۔ ایک تحقیق بھی نصب کی گئی جو ”عروں“ کے نام سے معروف ہے۔ پانچ سو آدمی مل کر اسے چلاتے تھے۔ دیکھل (کے قتلے) میں مہاتما نہرو کا بہت بڑا اہم تھا۔ اس کے لیے ایک منظور ہوا جس پر سرخ جھنڈا نصب تھا۔ جب وہاں پہنچے تو جھنڈا اٹھاتا تھا۔

اس دوران میں قباچ کے خطوط محمد بن قاسم کو پہنچ رہے تھے اور وہ بھی اپنے خطوط میں آچرہ کے لاکھوں پر اس کی رائے طلب کرتا تھا۔ خدا کتا بت کا پتہ مل کر تیسرے روز ہوتا تھا۔ قباچ کا ایک خط آیا جس میں یہ درج تھا کہ ”عروں“ تحقیق کو مشرقی جانب نصب کرو۔ پھر تحقیق والے سے کہو کہ وہ ان کے جھنڈے پر پھر برسا لے۔





مہینجو دھرو (2500 ق م) کے کھنڈر

چنانچہ جہنڈے پر چتر برسائے گئے تو وہ بچے کر گیا۔ شیر والے قلعے سے باہر آ کر لڑنے لگے۔ لڑائی میں انھیں ہزیمت اٹھانی پڑی تو واپس قلعے میں چلے گئے۔ محمد بن قاسم نے سبز جہاں ہذا کو قلعہ کی دیواروں کے ساتھ لگائیں تو مجاہدین ان کے درمیان سے قلعے میں داخل ہو گئے اور وسیل رخ ہو گیا۔ بہت غلے کا جلاؤ مارا گیا۔ محمد بن قاسم نے 4 ہزار مسلمانوں کو یہاں آ پا کیا اور ان کے لیے جامع مسجد کی بنیاد رکھی۔¹

اس کے بعد محمد بن قاسم نے دریائے سندھ (مہران) کے دائیں کنارے نیردان (قبول آباد دی جو دن) کوٹ، سیوان اور پدھید کے علاقے فتح کر لیے، پھر کشمیر کا پلہا پامدہ کر پامہا (دیریں) سندھ کے ٹٹٹ دبانے (ڈیلن) میں سے دریائے سندھ کم پار کیا اور 10 رمضان 93ھ جون 712ء میں ماہڑ (قبول آباد دیری) "اروڑ" پا دیو پڑی کے قلعے کے نزدیک سندھ کے راجا داہر کے لشکر کو شکست دی۔ داہر مارا گیا۔ محمد بن قاسم اب آگے بڑھا اور دریائے سندھ کے بائیں جانب کے سارے قلعے بہرورد، دھیلہ، دیر میں آباد اور آخر میں پائے تخت اُردو فتح کر لیے۔ پھر آگے بڑھ کر اچھ اور مٹان کے علاقے فتح کیے، پھر کشمور تک اپنی سیاسی حدود کو بڑھا لیا۔ پھر رانچہ تانے میں سلطان (جمنمل) اور کھلیا وائر میں مسرت (سوراشتر) کی طرف فوجیں بھیجیں۔ وہاں کے حکمرانوں نے اطاعت قبول کر کے صلح کے معاہدے کر لیے۔ خود محمد بن قاسم نے کجرات کے پائے تخت کیرج (کیرانڑوا احمد آباد) پر لشکر کشی کی اور رانچہ شکست کھا کر بھاگ گیا۔

اب محمد بن قاسم نے شمالی ہندوستان کی طرف توجہ کی اور قنوج کے راجا کو اطمینان اور صلح کا پیغام بھیجا مگر اس نے اٹکا کر لیا، لہذا محمد بن قاسم قنوج پر حملہ کی تیاریاں مکمل کر کے روانہ ہوا اور شہر اودھا پر (اودھ سے چور) پہنچا تھا کہ دارا کا تافہ سے اس کی معزولی کا حکم نامہ پہنچا۔ سندھ کے نئے حاکم یزد بن ابی کھٹنکسکی نے محمد کو گرفتار کر کے واپس عراق بھیج دیا۔ لیکن خلیفہ کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی معاذ بن عبد الرحمن نے، جو خوارق تھا، اسے واپس میں قید کر لیا، کیونکہ صلح کے بعد کئی کوجان نے قتل کیا تھا جس کا انتقام اس نے محمد بن قاسم سے لیا اور اسے ذہیت و عذاب کا پچھل کر قتل کر دیا۔²

محمد بن قاسم کی معزولی اور گرفتاری کا سبب یہ تھا کہ خلیفہ ولید نے اپنے بھائی سلیمان کو خلافت سے محروم کرنے کے لیے اپنے بیٹے عبد الرحمن کے لیے بہت لٹا شروع کی تھی۔ خلیفہ نے اس سازش میں داہر کی پوری پوری حمایت کی اور خود محمد بن قاسم کو بھی کھٹا کہ سلیمان کی ذہیت ترک کر دی جائے مگر یہ سیاسی سازش کامیاب نہ ہو سکی، کیونکہ خلیفہ خلیفہ رمضان 96ھ میں مر گیا اور اس کے بعد خلیفہ ولید بن عبد الملک بھی چھ ماہ (11 فروری 96ھ) میں فوت ہو گیا۔ اب سلیمان نے ولید کے تمام حامیوں سے اقلیم لینے کی ضمان لی اور چلتے کے بدلے محمد بن قاسم کو ولید کی طرف داری کا فیروہ لکھتا ہوا، چنانچہ اسے معزول کر کے گرفتار کر لیا گیا۔

1 شخص از جہرۃ اُتساب العرب : 267، فتوح البلدان : 425-423، الکامل فی التاريخ : 250/4۔

2 الکامل فی التاريخ : 282/4 فتوح البلدان، ص: 440۔



نقشہ 151

محمد بن قاسم کی فوجی مہمات

پنجاب، سندھ اور بلوچستان

قدیم سندھ کی بندرگاہ دہلی کراچی اور راجستھان کے درمیان کہیں واقع تھی۔ 1958ء میں دریافت شدہ شہر ہجیرہ کے کنٹرولڈ ریزرو اور کراچی کے آئرپور میں واقع ہیں۔ ہجیرہ کا کراچی سے 4.5 کلومیٹر اور راجستھان سے 1.5 کلومیٹر دور ہے۔ ہجیرہ کے قریبی قلعے گارہ اور میر پور ساکرو ہیں۔ بعض علماء ہجیرہ کی کوہیل خیل کہتے ہیں جو کہ راجستھان کے مغرب میں ایک گھازی کے دیس پر واقع تھا جبکہ اسٹریٹوگرافک اور ہجیرہ کا ذکر الگ الگ کرتا ہے۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ دہلی کی کراچی کا پیش رو تھا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ 33/1:522/9)

محمد بن قاسم اپنے بدل و انصاف اور رواداری کی وجہ سے سندھ میں بہت جلد ہو چکا تھا، ابتداً سب اسے گرفتار کر کے دابیں بٹھا گیا تو یہاں کے لوگ اس صدمہ کی وجہ سے رونے لگے اور شہر کیرج (کیر) میں اس کی مورتیاں بنائی گئیں۔¹ محمد بن قاسم کوئی حکومت کی اس غیر دانشمندانہ روش پر افسوس ہوا اور اس نے شاعر عربی کا یہ شعر مثال کے طور پر پڑھا:

أَفْشَا غُورِي وَأَقْبَى فَخْصٍ أَفْشَا غُورَا
لِيَوْمٍ تَجْرِي هَذَانِ وَتَسْأَلُ كُنُوزِي

”مجھے یہ لوگ کھو بیٹھے اور کیسے بڑے جو غرور کو کھو بیٹھے، جو جنگ کے دن اور سرحد کی حفاظت کے لیے کام آ یا کرتا تھا۔“

یہ 96ھ (715ء) کا واقعہ ہے۔

محمد بن قاسم کے حالات اور کارناموں کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ وہ فطری طور پر ان تمام صفات سے متصف تھا جو ایک قائد اور سردار میں ہونی چاہئیں۔ وہ ایک ہوشیار سپہ سالار کا مایاب سیاستدان اور عمل درستی کا شہسوار تھا۔ ذاتی طور پر ایک ظہنی دوست و خوش مزاج انسان اور بلند پایہ کا شاعر تھا۔ بڑا دل امرو پائی کان من رجال الدهر یعنی وہ گذر زمانہ میں سے تھا۔

محمد بن قاسم کی داد دہش سے صرف دو فرزند ہی معلوم ہیں: (1) عمرو بن محمد، جو نہایت ہوشیار اور بہادر سپہ سالار تھا اور جس نے سندھ کے حاکم اعظم بنی ہاشم کے عہد 110ھ تا 124ھ میں گجرات کی طرف نمایاں فتوحات حاصل کیں اور ان فتوحات کی یادگار کے طور پر سندھ کے پائے تخت منصورہ کی بنیاد ڈالی۔ اعظم کے بعد عمرو سندھ کا حاکم مقرر ہوا اور تقریباً ساڑھے چار سال (121ھ تا 126ھ) حکمران رہا تا آنکہ منصورہ میں شہید ہوا۔ (2) محمد بن قاسم کا دوسرا بیٹا قاسم تھا جو شہید ہشام کے عہد (724 تا 743ء) میں تقریباً پانچ سال اور کچھ مہینے بصرے کا حاکم رہا۔²



باب القاسم (کراچی)

1 دیکھتے فتوح البلدان، ص: 440۔

2 تاریخ از اردو دائرہ معارف اسلام، ص: 348، 347، 19۔

تیسرے شخصیات و مشاہیر (تاریخی خاک)

پرویز گرو سوم

یہ نوسالان سے تعلق رکھنے والا آخری بادشاہ ہے جس کی تقدیر میں یہ لکھا تھا کہ ایران میں اسلامی فتوحات کے دوران میں بادشاہت کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا۔ اس کا نسب ہے: پرویز گرو تیسریا بن کسری (خسرو پرویز)۔
اس کا باپ شیراز دی گورت شیریں کا بیٹا تھا جو خسرو پرویز کی محبوب بیوی تھی۔ پرویز کے اٹھارہ بیٹے تھے۔ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں جن کے نام پروان زخمت اور آذر مہدخت ہیں۔ شیریں اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا تھا۔
سالمانی دور بار میں تھے۔

مؤرخین کا خیال ہے کہ گرو تیسریا نے کسری (خسرو) سے کہا تھا: میرے ایک پوتے کے ہاتھوں سلطنت برپا دی اور زوال کا شکار ہو گی، چنانچہ کسری نے حکم دیا کہ اس کے لڑکے عورتوں سے دور رہیں۔ تجر کا یہ عمل ان پر بہت شاق نظر آیا کہ شیریں نے اپنی ماں شیریں کو دیکھ دی کہ اس کے پاس کوئی عورت اٹلی جائے ورنہ وہ اپنے آپ کو جان سے مار ڈالے گا۔
اس کے پاس نہایت گھٹیا قسم کی ایک ٹولہ بھی تھی جو گنگی لکڑی کرتی تھی۔ وہ جانے ہوئی اور شیریں نے اس کو نظر بند رکھا، یہاں تک کہ اس نے پرویز کو دہتا۔ شیریں نے اس کی پیچھے لپٹی کو پانچ برس چھپائے رکھا۔ پھر اس نے خسرو پرویز کو بتایا تو وہ اسے قتل کر دے وہ گیا۔ شیریں نے خود دہو کر اس پر حزیہ پردہ ڈالے رکھا اور پرویز کو سیستان یا سواد عراق میں چھپا دیا گیا۔



خسرو پرویز کا چادری کرہ طائی سنگ

بعد ازاں ایرانیوں نے خسرو پرویز کی حکومت کے اڑتھویں سال اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اسے اس کے بیٹے شیرویہ بن مریم (شیریں) نے قتل کر دیا۔ پھر شیرویہ نے اپنے سترہ بھائیوں کو بھی قتل کر دیا تاکہ ایران کی بادشاہت پر اس کا کوئی مدعی نہ رہے۔ پرویز گرو کا باپ شیریں بھی انھی مقتولوں میں شامل تھا۔

اس شادی خاندان سے کی جوان ریزی کے دوران میں پرویز گرو کی ماں نے اسے، جبکہ اس کی خراہی میں سال تھی، بھگا کر اس کے تھپالیاں بچھ دیا۔ آٹھ ماہ کی عمر اس کے بعد شیریں کو گھٹوٹ لے آیا اور وہ مر گیا۔ اس وقت خالد بن ولیدؓ تیسرے حج کر رہے تھے۔ شیرویہ کے بعد اس کا بیٹا اروشیر، جو ابھی بچہ تھا، بادشاہ بنا مگر ایرانیوں نے اسے قتل کر کے فرخزاد کو قابضی طور پر بادشاہ بنادیا۔ جلد ہی ایرانی سپہ سالار اروشیر نے اس کے خلاف بغاوت کی اور فرخزاد بادشاہ بن چیتا۔ مگر ایرانیوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد حکومت کی باگ ڈور پرویز گرو کی چھوٹی بیوی خسرو پرویز کی بیٹی پروان زخمت نے اپنے ہاتھ میں لے لی۔



ہندوستانی (اسٹریٹ)

یزدگرد بادشاہ کے روپ میں

رمضان 35ھ 1 نومبر 634ء میں محرم کی یوبہ میں امیرانوں کو شکست ہوئی تو رستم اور فرزوان نے مسلمانوں کے کسی عداوت خروشا کی اور آل کمرانی کی عورتوں اور لونچوں پر تشدد کیا حتی کہ ان میں سے ایک نے اعتراف کیا کہ یزدگرد موجود ہے۔ تب انہوں نے ہنظر میں اور شیر کے اڑتی کد سے میں آئے تاج پہنایا اور پاؤں دینا کر دہائی لے آئے جبکہ اس کی عمر ایکس سال تھی۔ یہ کی قہد 13ھ 1 دسمبر 634ء کا واقعہ ہے۔ پھر رستم نے مسلمانوں کے خلاف سواد عراق کے متعلقہ علاقے میں بغاوت کی آگ بھڑکائی۔ اس کا ارادہ تھا کہ اس بغاوت کے ساتھ وہ خود بھی حملہ آور ہوگا۔ اس پر عثمانی خلافت نے مسلمانوں کے ہمراہ چھپائی اختیار کی اور مصر کی جانب نکل گئے یہاں تک کہ مدینہ منی و قحس پہنچا کا لشکر 35ھ 13ھ 1 مارچ 636ء کو قادیسیہ میں اتر آئے رستم نے چاہا کہ قادیسیہ میں ایرانی فوجوں کی سپہ سالاری سے دست کش ہو جائے لیکن یزدگرد نے اسے مجبور کیا کہ وہ اپنے عہد سے پرہیز کرے۔

ایرانیوں کی شکستیں اور یزدگرد کی رسوائیاں

جنگ قادیسیہ میں ایرانی لشکر شکست سے دوچار ہوا اور رستم قحس ہوا۔ مسلمان مدائن کی جانب بڑھے اور راستے میں مدائن کے لوگوں کا قاتلنا مہیر کر لیا۔ یہ کچھ کر یزدگرد نے اپنے "لشکر انبیا" (سفیران) سے بھاگنے ہی میں عاقبت پائی۔ شامی کارندوں نے اسے ایک ڈکری میں ڈالا اور نکل کی جھپٹی بالکلیوں سے لٹکا کر پیچھے کھینچا دیا اور اس نے فرار ہوتے ہوئے جس قدر ہو سکا اپنے خزانے اور مال و دولت طوائف منتقل کر دیے۔ راستے میں طوائف کے مقام پر اس نے جتنے لشکر و حباب ہوئے، منع کیے لیکن انہیں پھر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جب یزدگرد طوائف سے رے کی جانب بھاگ گیا۔

اس کے بعد نہاد میں ایرانیوں نے ایک لاکھ پندرہ ہزار فوج جمع کی جسے مسلمانوں نے شکست دے کر تخر بزر کردیا پھر مسلمانوں کے لشکر دو ہزاروں میں کوفہ اور مصر سے روانہ ہوئے اور ساری ماسانی سلطنت کو فتح کرتے چلے گئے جبکہ یزدگرداں کے آگے بھاگ رہا تھا۔ جب یزدگردوے پہنچا تو ہاں کے حاکم امان چاہوہ نے اس کے خلاف بغاوت کردی، اس سے میرچنگی واسپنے کیلئے کچھ دستاویزات لکھوائیں اور ان پر ہیر لگا کر یزدگرد کو لوٹا دیا۔ یزدگرد کو دولت اور عدم تشنگ کا احساس ہوا تو وہ رے سے اسطہان روانہ ہو گیا۔

نہاد کی جنگ کے بعد مسلمان اسطہان کی طرف متوجہ ہوئے تو یزدگرد پہلے آسٹور اور وہاں سے کرمان چلا گیا اور کرمان کے امپائی گورنر (مرزبان) کے سامنے اپنی بڑائی بتائی۔ گورنر نے اپنے کاندوں کو حکم دیا تو انھوں نے یزدگرد کو ہانگ سے کھینچ کر گرادیا۔ گورنر نے اس سے کہا: "تو مملکت کے بنائے کسی بستی کی تخرابی کے واقف بھی نہیں۔ اگر تجھ میں کوئی بھلائی ہوتی تو تیرا یہ حال نہ ہوتا۔" یزدگرد وہاں سے سیستان چلا گیا۔ سیستان کے حاکم نے اس کی عزت افزائی کی۔ یزدگرد نے اس سے خراج کا مطالبہ کیا تو وہ چل گیا اور الٹا کر دیا، پھر یہ دھتکارا ہوا آوارہ آدمی سیستان سے خراسان چلا گیا جبکہ اس کے ہمراہ چار ہزار لوگ تھے جن کی اکثریت باہر چیلوں، نوکروں، عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھی اور ان کے درمیان ایک بھی جنگجو نہ تھا۔ خراسان کے سردار نے اس کا استقبال کیا اور تقسیم بھالا یا۔ یزدگرد کے پاس اپنی ذات پر خرق کرنے کے سوا اپنے ان مصاحبوں پر خرچ کرنے کو کچھ نہ تھا۔

شاہ اچوان در بدر

دریں اثنا، احنف بن قیس رئیس دیلمی مسلمانوں کے ہمراہ خراسان میں داخل ہوئے۔ انھوں نے جرات فتح کیا اور پھر مرو شاجان کی جانب روانہ ہوئے۔ یزدگرد وہاں سے نکل کر اپنی سلطنت کے سرحدی شہر مرو کو بھاگ گیا اور ترک خان، شاہ سفید اور شہنشاہین کو لکھا کہ وہ اس کی مدد کریں۔

مرو (زکانتان) میں چھٹی صدی عیسوی میں قبر شہدہ عظیمہ قرقند جو سلطان سلجوقی کا محل بھی رہا۔



اختلاف میں تھیں مروجہ جہاد پر جسے دو پروردگار کی طرف ہوا۔ مسلمانوں نے اس کا جواب کر کے اسے شکست سے دو چار کیا۔ اب اپنے پیچھے صحابیوں کے ساتھ دو یا تین جوان یا ذکر کے ترک خانقاہ کے ہاں چلا گیا۔ خانقاہ میں اس کی درخواست کو ان اور ان کے پیچھے آئے اور پھر دو رکعت یا تین ترکوں کے بعد ان کی ایک جنگ کے بعد وہ پھلے کے بعد ان کا سامنے کی فائدہ تھا۔ بہت ہی تھکا چڑھا ہوا تھا۔ ادھر دو رکعت پڑھا اور خانقاہ چلا گیا۔ ان کے اپنے خزانے چھوڑے تھے۔ اپنے نکلوا اور چلا گئے انھیں لا لڑکر خانقاہ یا شاہین چلے گئے۔ اس کے لئے ان کے خاتمہ کے لئے ان کے مسلمانوں نے یہ فیصلہ مسخر کر دیا تھا۔ جسے اس میں خانقاہ چلے گئے۔ یہ دو رکعت پروردگار کی طرف سے (دکھان) کی طرف سے ہوا۔ مسلمانوں نے یہ فیصلہ قبول کیا تھا۔ یہ اس کے لئے تھا۔

بزرگوں کا یہ خوف اور ناہنجاری تھا اس نے سلطنت کے انتظامی معاملات چالانے کی تربیت، باطل حاصل نہیں کی تھی۔ کسی کے سر پر (طرانہ) نیک کے لئے لکھا کہ اس کی بیٹی کی شادی تم سے کرنا چاہتا ہوں تو اس نے جواب دیا: ”تو میرے خدایوں سے ایک ایک ہے، جو تجھے جیسے ہوئی کہ مجھے اپنی بیٹی کا پیشہ پیش کرے“۔ چنانچہ ناہنجاری اور نیک بزرگوں کے خلاف متحد ہو گئے اور انھوں نے اس کے ساتھیوں اور مہلوں کو لٹا کر اس کو اس کا مزار و مہمان لوٹ لیا۔

پڑو گرو کا عبرتناک انجام

یہ زکروہان سے چلا اور دیئے مرعاب کے کنارے واقع آہستہ کی بجلی کے مالک کے گھر میں دو سال پہلے چار ہجرت کے مالک کو چلا کر پاس لایا۔ ہادیو کو طائر غریبی۔ ہادیو نے اس کے ماتحت پہنچا روانہ کیے۔ بجلی کے مالک نے یہ دیکر کہ سوتے ہوئے اس کا سر بچھے سے بجلی کا بجھ گیا ایک کھانڈی سے مرعاب کران سے جدا کر لیا۔ کھانڈی سے پہنچا اختلاف ہے، تاہم اس کا حذر زکروہان مرعاب میں بیٹھ کر دیا گیا تھا۔ یہ یقین غریبی کے ہانے کے ہوا ایک کھڑکی سے جا نکلا حذر و سطران سے اس کی ادھیڑ میں کے استخراج میں سے نکلا اور دی کے ہاں اس کا زوارا نکلا۔ یہ زوارا ۱۷ سالہ بعد اندازے کے مطابق یہ دیکر کہ ۱۳۵۱/۱۳۵۱ میں لکھا گیا تھا جس کی عمر اسی سال تھی۔ اپنی اپنی کلید پر بادشاہ کے تخت پر بیٹھے کی مورتی سے شہنشاہ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ چنانچہ ان کی یہ تقویم بن سکے

مارگی سے شہنشاہ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ چنانچہ ان کی یہ تقویم بن سکے

جاری ہے جسے ”یزدگرد و تقویم“ کہا جاتا ہے۔

میزد گزشتہ دو جنگ کا آدمی تھا اور نہ سیاست کا یہ اس کی تقلید کر
 کا گھما تھا کہ اس کا سامنا ایرانی تاریخ کے سخت ترین مد مقابل
 سے ہوا، حالانکہ وہ اس کا نہیں تھا۔ علاوہ ازیں تجویز بہر
 حال اسلام کی ہم پیش نہیں تھی، چنانچہ جس کی حکومت کو زوال آنا
 تھا، اہم اور یہ ممکن نہیں تھا کہ اس کی سلطنت گردش ایام سے
 مسلمانوں کے زیر نگیں نہ آتی؟



رستم بن فرخزاد

رستم ایک شہسوار، جنگ جو اور سیاست کاروں میں اول درجے کا آدمی تھا^۱ جس نے ایران میں اسلامی فتوحات کا سامنا کیا اور قادیسیہ کی جنگ میں قتل ہوا۔ اس کی نسبت کے مختلف روایات مختلف ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یار مکی تھا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق دورے پابہ ابن کا باشندہ تھا۔ انجمن حسانیہ صاحبیت کا مالک تھا۔ ایک دھند اس کے پاس ایک گھوڑا ڈالیا گیا۔ اس نے ایک دست انگلی اور گھوڑے پر جا بیٹھا، حالانکہ اس نے گھوڑے کو چھوڑا اس کی رکاب میں پاؤں ڈالا تھا۔ رستم بکوی ہوتے ہوئے سخت کا فر تھا۔ اس نے قادیسیہ میں کہا: ”کل ہم نہیں ہیں ڈالیں گے۔“ ایک آدمی بولا: ”ہاں اگر اللہ نے چاہا تو۔“ وہ بولا: ”اگر اللہ نہ چاہے جب بھی۔“

دور بارشاہی میں جنگ سے

خسرو چہم کے بیٹے شیردہ نے ہر اس شخص کو قتل کر دیا تھا جو کسریٰ کو شیردہاں کی نسبت سے اس کا مد مقابل تھا۔ پھر شیردہ کا کم سن بیٹا اور شیر بادشاہ بنا مگر ایرانوں نے اس کے خلاف بغاوت کر کے کسریٰ اور بہرام کو کے درمیان کے تمام شاہی سپہ سالاروں کو مار ڈالا۔ اس کے بعد وہ بادشاہوں کے بحران کا شکار ہو گئے اور آل ساسان کا کوئی آدمی نہیں بچتا تھا جسے وہ بادشاہت کا تابع نہ سمجھتا تھا، چنانچہ انھوں نے فرخزاد بن بندوان کو بادشاہ بنا دیا جب تک کہ بنی ساسان کا کوئی آدمی نہ ملے اور وہ اس پر مشتعل نہ ہو جائیں۔ بعد ازاں شیر براز بغاوت کے دور پر بادشاہ بنی شہنا مگر چالیس روز بعد وہ بھی قتل ہو گیا۔

اب دخت زنان ملک بنی لکین وہ جلد ہی اس حکمرانی سے دستبردار ہو گئی۔ اس کے بعد شاہ پور بن شیر براز بن اور شیر نے بادشاہت سنبھالی اور اس کے قدامت کاموں کی ذمہ داری رستم کے باپ فرخزاد بن بندوان نے اٹھائی۔ اس نے شاہ پور سے مطالبہ کیا کہ وہ کسریٰ کی بیٹی آرمیڈخت کی اس سے شادی کر دے۔ شاہ پور مان گیا لیکن آرمیڈخت نے انکار کر دیا اور فرخزاد کے خلاف سازش کی، چنانچہ اسے کرائے کے قاتل سیووش نے قتل کر دیا۔ اسی طرح اس قاتل نے شاہ پور کو بھی قتل کیا، اور پھر آرمیڈخت نے بادشاہت کا تاج بچھن لیا۔

ملکہ کی ہجرت ناک موت اور رستم کا عروج

رستم ان دنوں فراسان کا حاکم تھا۔ وہ اپنے باپ کے قتل کی وجہ سے مشتعل ہوا۔ دریں اثنا خسرو چہم کی بیٹی پوران دخت کی اس سے خط کتابت ہوئی۔ پوران دخت نے اسے دارالحکومت آنے پر ابھارا تو وہ بھارت کی طرف روانہ ہوا اور آرمیڈخت کے جس لشکر سے بھی اس کی مدد بھیج دی، اسے شکست سے دو چار ہوتا ہوا۔ پھر رستم بھارت میں داخل ہوا اور آرمیڈخت کی دونوں آنکھیں پھوڑ کر اسے قتل کر دیا۔ اس کے ساتھی سیووش کو

۱۔ یہ رستم قہم ایران کے اس شہزادہ رستم کا ہم نام تھا جس کی بھارتی کے افسانے مشہور ہیں اور جس کا بیٹا سرپ بھی شہزادہ تھا۔

بھی مار ڈالا۔

پوران دھست نے رستم کو دعوت دی کہ وہ دس سال تک سلطنت کے امور کی ذمہ داری سنبھال لے، اس کے بعد بادشاہت پھر کسریٰ کی اولاد میں آنے لگی۔

یہ شعبان 13ھ / اکتوبر 634ء کا واقعہ ہے۔ رستم نے فی الفور علاقے کے اطراف کے چودھریوں اور سرداروں کو اکٹھا اور انھیں مسلمانوں کے خلاف بغاوت پر ابھارا، پھر اپنی چارہائی مکمل کر کے ایک لشکر خیرہ کی جانب بھیجا۔ مدنی لٹریچر کے ساتھ اپنی فوجیں وہاں سے نکال کر مکمل صحرا میں چلے گئے۔ پھر ابو عبیدہ بن مسعود قفقاز لٹریچر آ رہے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کی قیادت میں دوبارہ عراق میں جنگ چھیڑ دی اور ایرانی سپہ سالار جاپان کو مار قہ میں ہار گیا، پھر کسریٰ اور اس کے بعد چالیسوں کو شکست سے دو چار کیا۔ رستم کا بھروسہ اس جنگ میں ایرانیوں کی مدد کی کثرت پر تھا جبکہ مسلمانوں کا انصاف رائے کی حد کے بعد تیز رفتاری اور ایرانیوں کے لیے کمک آنے سے پہلے پہلے ان کے ہر لشکر کے خاتمے پر تھا۔

محرکہ بویہب میں ایرانی شکست

رستم چاہتا تھا کہ وہ مسلمانوں سے کوئی نہ کوئی جنگ ضرور جیت لے، چنانچہ اس نے بہمن ہادیہ کی سرکردگی میں شہسواروں کے ایک دستہ کو بھیجا تھا۔ ان کے امراء بھیجا اور ایران کا بڑا جھنڈا ویش کا دیانی اس کے ہاتھ میں دیا۔ بہمن ہادیہ نے پہلی اور آخری بار مسلمانوں کو شکست دی اور ابو عبیدہ بن مسعود لٹریچر کو ان کے آگے لشکر سمیت بھیج کر وہاں تب مدنی لٹریچر نے پھر بڑا فرقہ کے ساتھ صحرا کی طرف پسپائی اختیار کر لی۔

فرزان، رستم سے سرداری اور بڑائی میں مقابلہ کیا کرتا تھا۔ ان کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔

ایران میں رستم کے ساتھ مل کر بغاوت کر دی اور دو مہرہ جو پوران دھست نے اس سے لیا تھا،

ٹوڑ دی۔ دین اٹھام مسلمانوں نے دوبارہ اپنی فوجیں جمع کر لیں اور انھیں تازہ کمک بھی بھیج دی

، چنانچہ مدنی لٹریچر نے دوبارہ عراق پر یلغار کر دی۔ اب رستم اور فرزان نے ایک اور لشکر روانہ کیا

جس کی قیادت ایک لاکھ سے زائد تھی اور میران اس کی قیادت کر رہا تھا۔ مدنی لٹریچر نے بویہب میں

اسے شکست دے دی تو ایرانیوں کو رستم اور فرزان پر بہت غصہ آیا۔ ان دونوں نے پوران دھست

سے نسرہ پر ویز کی پھیلوں، اس کی ٹوٹ پھوٹ اور اس کے خاندان کی دوسری عورتوں کی گھربست

طلب کی اور کسریٰ کی اولاد میں سے کسی مرد کی تلاش کے لیے ان پر بے پناہ تشدد کیا۔ ان عورتوں

میں سے ایک نے اعتراف کیا کہ بڑا گروہ زندہ ہے اور قتل مقام پر چھپا ہوا ہے، چنانچہ انھوں نے

اسے جلا کر بادشاہ بنا دیا۔ رستم نے مسلمانوں کے خلاف سوار عراق کے لوگوں کو بغاوت پر اکسایا تو

مسلمان پھر صحرا کی طرف نکل گئے۔

رستم نے ان کا وسیع میں

دریں اثناء مسلمانوں کا ایک نیا لشکر جس کی قیادت جیحون پزارچی اور جس کی کمان سعد بن ابی

ہشام جیحون کر رہے تھے، 15 مئی 30 مارچ 636ء کو قادسیہ پہنچا۔ یزید کو شاد نے رستم کو

ایرانی لشکر کے قائد کے طور پر قابض رہا نہ کیا۔ رستم کا یہ مہم ناپسندھی اور وہ مسلمانوں کا سامنا کرنے سے ڈرتا تھا۔ اس نے چاہا کہ اس کی جان بچوت جائے اور یزدگرد اس کی جگہ کسی اور کو بھیج دے لیکن بادشاہ نے اس پر اصرار کیا۔ رستم کی خیال تھا کہ معائنے کو وکیل دی جائے تاکہ مسلمان اکتفا کر لوٹ جائیں جبکہ مسلمان اپنے نہ تھے، چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے عراق کے کوافی علاقوں کی جانب ابتدائی بار بار حملوں کے لیے دستے روانہ کر کے شروع کیے جو بال قیست اور خوراک وغیرہ لے کر لوٹتے۔ یوں رستم ادھر آئے پر مجبور ہو گیا۔ وہ ایک مشہور معروف سالار تھا، چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے اس پر انوشیروان فاروقی کو لکھا: ”اور وہ آدمی جسے انھوں نے ہم سے نکرانے کے لیے تیار کیا، رستم ہے جو اپنے جیسے بہادروں کے ہمراہ ہو گا۔۔۔“

رستم نے چٹھوسے کی چال سے سفر شروع کیا اور مدائن اور قادیسیہ کا درمیانی فاصلہ جو ایک سو پچاس کلومیٹر ہے، وہاں مراحل میں چار ماہ میں طے کیا۔ اس نے سہاٹ میں پہلا چاؤ ڈالا، پھر کوٹلی، بکس، دیر، اور، دیر، بکف، جوف کے پاس، سبلحس، خزارہ میں اور آخر میں دریائے فرات کی چابی گزرگا دہلیز تھیں جسے پیچھے خیمہ زن ہوا، پھر اس کو خیر کر کے قادیسیہ پہنچا۔ ان سب جگہوں پر وہ زیادہ یا تھوڑے عرصے کے لیے ضرور ٹھہرا۔ اس دوران میں سعد بن ابی وقاص نے یزدگرد کی جانب ایک وفد بھیجا تو دربار میں بادشاہ نے حکم دیا کہ ان کے سردار کے سر پر مٹی کی ٹوکری رکھ دی جائے جسے یہ قادیسیہ تک لے کر جائیں۔ اس نے چاہا کہ مسلمانوں کو جان رسوا کیا جائے۔ لیکن رستم نے اسے بدھٹوئی سے تمیز کیا کہ بادشاہ نے ایران کی مٹی مسلمانوں کے حوالے کر دی ہے، چنانچہ اس نے ارادہ کیا کہ وہ وفد کے پیچھے جا کر مٹی واپس لے آئے لیکن وہ ان تک نہ پہنچ پانیا اور اس کا بدھٹوئی کا خیال زیادہ مضبوط ہو گیا۔ رستم خود کالم رکھتا تھا اور ٹکب و چاکائیں بھی لیا کرتا تھا۔ اس نے سہاٹ سے اپنے بھتیجی بندوان بن فرخزاد بن بندوان کو خط لکھا جو

حالی کسری (مدائن) کے آثار



الہاب کا مرزا بن (کورتر) تھا:

”میری رائے یہ تھی کہ معاملے کو ڈیکل دیے رکھوں تاکہ ان کے ٹیک بخت بد نصیب ہو کر لاتے جائیں لیکن بادشاہ نے انکار کر دیا۔ اس قوم کے متعلق میرا یہی خیال ہے کہ مغربی یہ کم پر غالب آئے گی اور ہماری زمین پر قبضہ کر لے گی۔ اور سب سے سنگین بات جو میں نے دیکھی، یہ تھی کہ بادشاہ نے مجھ سے کہا، تو ان کی جانب ضرور جانے کا درت میں خود چاؤں گا، لہذا میں ان کی طرف جا رہا ہوں۔“

بدول رستم کی پریشانی

رستم سے ایک شاہی فوجی نے کہا: ”جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم نہیں دیکھتے؟“ رستم نے جواب دیا: ”مجھے تو کام ڈال کر کھینچا جا رہا ہے، میرے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ کھینچے چلا جاؤں۔“

یوں ایسے چارے ات کے ساتھ اور ایسی انسانی حالت میں رستم ایرانی لشکر کی قیادت کرتا ہوا قادیہ پہنچا۔ رستم کا لشکر ساتھ چارہ سواروں اور ساتھ چارہ بیل فوج پر مشتمل تھا۔ اسی (80) چارہ افراد جو مختلف قادیہائی امور انجام دیتے تھے، ان کے علاوہ تھے۔ یہ کل وہ لاکھ فوج تھی جس کے ہمراہ 33 ہاتھی تھے۔ رستم نے ہر چار چار کے لیے ایک ہاتھی مین کیا، نیز ہر ان کی قیادت میں اہواز کے لشکر کو مین پر مقرر کیا۔ چالیوں کو الہاب کے لشکر کے ساتھ تیسروں پر اور مین چاہوے کو ہوان کے لشکر کے ساتھ قلب میں رکھا۔ رستم فوجی قلب میں رہا اور ان کے لیے ایک کھنڈر بنا دیا جس کے بیچے وہ چہا، اور ایران کا بڑا کھنڈر آدھن کا دینی اس کے دائیں جانب تادمہ قدیس کے سامنے بنادیا گیا جہاں سعد بن ابی وقاص چلاؤ لے اسے لیے تھے مئی ۱۱۱۱ء تک تھی۔

تاریخی مصادر بار بار اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ رستم ہان سے روانہ ہوا تو قادیہ پہنچنے تک برابر اسے پریشان کن خواب: خیالات نے گھب کیے رکھا جو اس کم کے سلسلے میں اس کی بدگلوئی میں اضافہ کرتے رہے اور بالآخر یہ وہ گردنے رستم کو اس جنگ کی قیادت پر مجبور کر کے سخت غلطی کی کیونکہ سکڑ میں جب فوجوں کو جڑا جمع کرنے لگیں تو اس سے کوئی بہتری نہیں ہوتی اور نہ یہ بات سہ سالاروں کے خیال پر نشان ہوتی ہے۔

اہل خیرہ کو الزام

رستم جہ سے گزرا تو وہاں کے مردودہ لوگوں کو بچھیل۔ جب وہ آئے تو رستم ان پر بہت برسا، انھیں ڈانٹا اور ان پر تین الزامات عائد کیے۔ اس نے کہا: ”اوائفہ کے دشمن! تم عربوں کے ہمارے ملک میں داخل ہونے پر بہت خوش ہوئے تھے؟ تم ہمارے خلاف ان کے جاسوس بھیجے اور تم نے مال و متاع کے ساتھ انھیں قوت بھی فراہم کی تھی۔“

رستم کی دہشت کی وجہ سے وہ مرعوب ہو گئے اور انی بھلے کو ڈھال بنا کر اس کے سامنے کیا۔ ان بھلے نے اس سے کہا: ”جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم ان کے آنے پر خوش ہوئے، تم مجھے یہ بتاؤ کہ انھوں نے کیا کیا، اور ہم ان کے کام پر خوش ہوئے؟ وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے غلام اور امانت گزار ہیں جبکہ وہ ہمارے دین کے بھوکھ ہیں، اور وہ بڑے لعین سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آگ کے چھاری ہیں۔ ری گھاری یہ بات کہ ہم ان کے جاسوس ہیں تو مجھے یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا ضرورت پڑی تھی کہ ہم ان کے جاسوس بیٹے جبکہ گھارے اپنے ساتھی ان کے آگے بھاگ لگے اور بہتیں کو ان کے لیے خالی چھوڑ دیا۔ انھوں نے جس سمت بھی جانا چاہیں کوئی روکنے والا نہ تھا۔ اگر انھوں نے ارادہ کیا کہ دائیں کو جائیں تو وہ گئے۔ اگر ان کی مرضی ہوئی کہ بائیں کو جائیں تو وہ گئے۔ روگئی یہ بات کہ ہم نے مال و متاع سے انھیں قوت فراہم کی، تو دراصل تم نے ہماری

حفاظت نہ کی، اہلدار ہم نے مال دے کر ان سے لٹی جانی چاہیں۔ ہمیں ڈر تھا کہ ہم قیدی بن جائیں گے، موت لیے جائیں گے اور ہمارے بچہ بچوں کو کھوے کھوے کر دیا جائے گا۔ تم میں سے جس نے بھی ان کا سامنا کیا، اپنے آپ کو بے گن یا بیاد پھر ہم تو زیادہ بے گن تھے۔ تم نے ہم سے ہمیں واپس سے زیادہ محبوب ہو اور احسانات کرنے میں بھی زیادہ اچھے ہو۔ اگر تم انہیں ہم تک پہنچنے سے روکے ہو تو ہم تمہاری مدد کو تیار ہیں۔ اب تم ہم سے یہ سواگت نہ کرو۔ ایک تو ہم ہماری مدد نہ کر سکے، اوپر سے طاقت بھی کبھی نہ کرتے ہو کہ ہم نے اپنا اور اپنے ملک کا دفاع کیا نہ کیا۔“

رستم نے اپنے ہمراہیوں سے کہا: ”اس آدمی نے تم سے کچا کیا۔“ یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔

صلح کے لیے رستم کی ناکام کوشش

زہرہ بن حبیب، سعد بن ابی وقاص کے ہراول دستے کی کمان کر رہے تھے۔ رستم نے ان سے حکم کیا کہ ان کی اور ان سے قادیہ کے چلنے کے پاس ملا۔ اس نے صلح کا اشارہ کیا اور بدسلوکیوں کو مال و دولت کی پیشکش کی۔ زہرہ نے کوئی جواب نہ دیا، چنانچہ وہ ناکام اپنے لشکر کی جانب لوٹ گیا، پھر اس نے اسلامی لشکر سے کوئی آدمی طلب کیا جو اس سے بات چیت کرے اور بعد کے دنوں میں بھی کئی بار اس مطالبے کو دہرایا۔ سعد بن ابی وقاص نے اس کے پاس رہی بن عامر کو بھیجا، پھر عذیلہ بن حصین کو، پھر صفیہ بن حبیبہ کو اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی بھیجا لیکن فاکرات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہ آیا اور حقیقی طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ جنگ لڑی جائے گی، چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے امراء کو بلایا کہ عداوت کی دوسری جگہ سے تہمتیں عبور کرنے کی اجازت دے۔ انہوں نے اس درمیانی دھارے کو ایک جگہ سے پائے کر اسے عبور کر لیا۔

قادیہ کا معرکہ چار دن جاری رہا۔ بعض درمیانی راتوں میں کئی کڑی ہوئی رہی۔ چوتھے دن قطار بن عمرو بن لہب نے ایک برقی اٹھائی۔ ان کا ہدف رستم تھا۔ مسلمان لڑتے بھڑتے اس کی جانب بڑھے۔ لیکن آہستہ آہستہ جس نے رستم کا جھنڈا کھنکھناتے تہمتیں میں پھینک دیا اور قطار کے پیچھے سے پہلے ہی رستم اپنے تخت سے اٹھ گیا۔

رستم کا مہلک انجام

تیم ار باب کے ایک آدمی ہال بن علقمہ نے ایک پیچہ دیکھا جس نے دونوں طرف بوجھا رکھا تھا اور تہمتیں کے کنارے کھڑا تھا۔ انہوں نے اپنی نگاہ سے وہ دریاں کاٹ ڈالیں جو بوجھ کو سنبھالے ہوئے تھیں۔ ایک طرف کا بوجھ رستم کو، دوسری طرف کے پیچھے کھڑا تھا، اور اس کی کوس کا پتا نہ چل سکا۔ اس طرف سے رستم کو شہر پر چڑھیں آئیں اور وہ اپنے رستم سے لگے ہتھیار اور گھنے ڈاکر پہنچنے ہوئے تہمتیں کی جانب بھاگا۔

ہال نے اسے دیکھا تو وہ بھی گھوڑے پر سوار اس کے پیچھے ہو لیے۔ رستم نے ان کی جانب ایک تیر پھینکا جو ان کے پاؤں میں جا گسا اور اسے رکاب تک پھاڑ ڈالا۔ وہ چیخ مچا کر ہال سے کہہ رہا تھا: ”مجھے ہار مل گیا!“ پھر رستم نے اپنے آپ کو تہمتیں میں ڈال دیا۔ ہال بھی اس کے پیچھے کودے اور اسے چالیا۔ رستم تیرے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ ہال نے پانی میں قدم بٹھا کر اسے بکا رکھا تھا۔ انہوں نے رستم کی ناک پر گرفت منظور کی اور اسے کھینچ کر باہر لنگھنے پر لے آئے اور اس کی ناک اور پیشانی پر تلوار کے وار کیے اور اس کی کھوپڑی پھاڑ کر اسے ٹکڑی کر دیا۔ پھر اس کی لاش کو کھینچتے ہوئے پیچھے کی ناکوں میں لے آئے۔ گستاخے کئی کوس کا طعم نہ ہو سکا تھا، چنانچہ ہال رستم کے تخت پر چڑھ کر پکارا: ”رب کہو کہی قسم! میں نے رستم کو قتل کر دیا ہے۔“

یہ سنتا تھا کہ مسلمان ان کے گرد جمع ہو گئے اور ایرانیوں کا لشکر پسپا ہو گیا۔ اس کے بعد ضرار بن خطاب آئے اور ”دش کا وانی“ کو اونچائی سے

اتارا وہ چکر وہ کبھی بلند نہ ہو سکا اور اللہ نے ایمانیوں کو ذلت سے ہمکنار کیا۔

رنگیل، جو کہ ایرانی بھئی تھا اور قادیسیہ میں مسلمان ہوا، کہتا ہے: ”مجھے سعد بن ابی وقاص نے بلوایا اور کہا کہ دستوں کو چا کر دیکھو اور واپس آ کر دیکھو ان کے سروں کے نام بتاؤ۔ میں نے واپس آ کر انہیں آگاہ کیا۔ رستم مجھے اس کی جگہ، یعنی چھتر کے پاس تخت پر بیٹھا ملا تھا۔ سعد نے جیم کے ایک آدھی کو، جسے ہال کہا جاتا ہے، پیغام بھیجا۔ وہ آیا تو اس سے کہا: ”تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہہ رستم کو تم نے قتل کیا ہے؟“ وہ بولا: ”کیوں نہیں؟“ اس نے جی اسے قتل کیا ہے۔“

”پھر اس کا کیا کیا؟“

”میں نے اسے پیر کی ہچکوں کے نیچے ڈال دیا تھا۔“

”رستم نے اسے قتل کیسے کیا؟“

”میں نے اس کی پیٹائی اور ناک پر ضرب لگائی تھی۔“

سعد بن ابی وقاص کا بیان حاصل کرنا چاہتے تھے، بولے: ”کیک ہے اسے ہمارے پاس لاؤ۔“

ہال کیا اور اسے لاکر قلعے کے دروازے کے سامنے ڈال دیا۔ سعد نے رستم کے جسم پر جو کچھ تھا، بال نشیست کے طور پر ہال کو دیا اور باوجودیکہ رستم نے دریا کی جانب بھاگتے ہوئے پکا ہوئے کی غرض سے اپنا زیادہ تر ہتھیار سامان اتار پھینکا تھا، ہال نے وہ مال ستر بزار دررم کے بدلے میں لیا۔ اس کا لوہا ہم ہو گیا جو لید میں نہ لگا۔ ہو سکتا ہے وہ شہر قتل میں گر کر بہہ گیا ہو، ورنہ اس اکیلی کی قیمت ایک لاکھ تھی۔

بعض روایات کے مطابق ہال نے رستم کا مرکب کر لیا دیا تھا لیکن اس کی تردید اس واقعے سے ہوتی ہے کہ کچھ ایرانی جرقا قادیسیہ میں مسلمان ہوئے تھے، سعد کے پاس آئے اور کہا: ”اے امیر! ہم نے آپ کے محل کے دروازے پر رستم کی شمشیر کشی کی تھی لیکن اس پر سر کوئی اور تھا۔“ یعنی پھر دیش ہو چکا تھا۔ یوں قازق کا ایک عظیم آدمی فتوحات اسلام کا سامنا کرتے ہوئے 18 شعبان 15ھ 23 ستمبر 633ء کو اتوار کے دن جاک ہو گیا۔

ہرمزان

یہ آویختہ حالت اسلامیہ کے اولین دور کے نمایاں اور انتہائی لڑاکا ایرانی سپہ سالاروں میں سے ہے۔ ہرمزان ایران میں اپنی سچ کا واحد آدمی تھا جو قیدی بن کر مسلمانوں کے ہاتھ آگیا۔ وہ ابوہزاع کے عاقبتوں آستر^۱ اور مہرچان نذقی کا حاکم رہا تھا۔ جنگ کا مہرہ میں دشمن نے اسے اپنے لشکر کے سینہ کی گمان دی۔ اسی کی قیادت میں ابوہزاع کی فوج کے اٹھائیس چار سپاہی لڑ رہے تھے جن کے سرلوہ سات باقی تھے۔



۱ شہر ہرمزان (ہرمزان) یہ قدیم زمانے سے ابوہزاع کا ایک شہر ہے۔ فارسی میں اسے شوش کہتے ہیں جس کے معنی ہیں "مہبت" یا "محبت" (شوش)۔ شوش سے مغرب شوش یا ہرمزان ہے۔ (معجم ما استعجم، 767/3) شوش یا ہرمزان (مغربی کا شوش) ایران کے مغرب پر ایران (قدیم خوزستان) کا ایک شہر ہے جس کے مغرب کی طرف دریائے کارون بہتا ہے۔ اس شہر کی بنیاد شوش (مغرب) کی طرز پر، اسطوری بادشاہ ہرمزان نے رکھی تھی۔ (یاد رہے شوش یا شوش و جلیک مہمان بنی کر کے مشرق میں واقع ہے۔) مہم فاروقی میں برآمد بنی مالک نے اسے حج کیا اور یہیں ان کا سر قلم کیا۔ آموی دور میں بنی ہاشمی نے شوش کو اپنا دار الحکومت بنایا تھا اور اس کی دفاع کے بعد تان نے اس پر قبضہ کر لیا۔ (اردو و مہمان اسلام، 725-723/11)

یہ لوگ سعد بن ابی وقاصؓ کے لشکر میں شریک قطیفی قبائل کا مقابلہ کر رہے تھے۔ جب ایرانی لشکر پہنچا تو ہرمزان ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے میدان میں ہجر کر لے کر کوشش کی کہیں جلد ہی شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ پھر تادیب کے شکست خوردہ افراد اپنے سپہ سالاروں ہرمزان اور فرزادین وغیرہ کے ساتھ باہل میں جمع ہوئے لیکن باہل کی لڑائی شروع ہوتے ہی شکست کھا کر چھرمند اٹھ بھاگ نکلے۔ ان میں سے بیشتر کا رخ عدا کی طرف تھا، البتہ ہرمزان اپنے علاقے اہواز کو بعد عاراً جبکہ قطیف بنی قریظ اس کا قبا قب کر رہے تھے۔ قطب اور ہرمزان کے بائین تہ تیزی اور دھس کے درمیان جنگ برپا ہوئی اور ہرمزانی اور مناد میں واقع ہرمزان کی چٹانیاں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔ ہرمزان ڈبیل ندی کے کنارے واپس آیا اور سدقی اہواز کی پل پاز کیا، پھر اس نے صلح کا مطالبہ کیا تو قطیف نے اس شرط پر اس سے صلح کی کہ جو کچھ مسلمانوں کے ہاتھ نہیں آئیں وہ بھی ان کے ہاں کر دی جائیں۔ لیکن عداؤں کی حد بندی پر ان میں اختلاف ہو گیا، چنانچہ ہرمزان نے صلح کا معاہدہ ختم کر دیا اور دوسری پار شکست کھائی۔ شکست کھا کر وہ دائیہ زمر کی جانب چلے گئے۔ پھر اس کا معاہدہ کرنے لگا۔ مسلمانوں نے اس سے پھر ای شرط پر صلح کر لی کہ جو علاقے فتح ہوئے سے وہ گئے ہیں، وہ مسلمانوں کے ہاں لے کر دیے جائیں۔

ہرمزان کی امیری اور حیلہ جوئی

وہیں اٹھ، پڑ کر و برابر ایرانیوں کو جنگ پر ابھارتا رہا۔ ہرمزان نے اس کی آواز پر ایک اور تیزی سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا لیکن نعمان بن مقرن اڈیل نے اسے اڑکھ میں شکست سے دو چار کیا۔ ہرمزان نے تہمت لپٹائی اختیار کر لی۔ مسلمانوں نے اس شہر کا محاصرہ کر لیا اور سات کو اچانک حملہ کر کے جوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ ہرمزان کو انہوں نے ایک ایسے قلعے میں گھیر لیا جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا، چنانچہ اس نے خود کو امیر المؤمنین محمد بن خطابؓ کے کم و کرم پر پھونکا دیا کہ وہ ہجر قبیلہ کریں، اسے مختار ہو گا۔ جب اسے مہینوں سے باندھ کر مسلمانوں کی محبت میں مدد پر روانہ کر دیا گیا۔ وہ لوگ ایک گرم دان کی دو چار کو دہاں پہنچے اور امیر المؤمنین محمد بن خطابؓ کا تلاش کرتے رہے، بالآخر انہوں نے آپ کو مسجد کے ایک کونے میں اپنا گڑا سر کے پیچھے رکھ کر سوئے پایا جبکہ مسجد میں ان کے سوا کوئی اور سوایا ہوا یا بیوا موجود نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر ہرمزان نے امیر المؤمنین سے کہا: ”تم اوصاف کرتے ہو اور بے خوف ہو کر سو رہے ہو۔“

امیر المؤمنین بولے: ”ہرمزان، عداؤ! مسلمانوں کو دھوکا دینے کے وبال اور اللہ کی شہیت سے اپنے انجام کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور ایک کے بعد دوسرا عہدہ تو نے کاٹھا رسے پاس کیا نظر ہے۔“

وہ بولا: ”مجھے ڈر ہے کہ تانے سے پہلے ہی تم مجھے قتل کر دو گے۔“ عمر فاروقؓ نے کہا: ”اس بات کی گہرمت کرو۔“

ہرمزان نے پتے کو پانی مانگا۔ جب پانی لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹنے لگا۔ اس نے کہا: ”مجھے ڈر ہے کہ تم مجھے پانی پیتے ہو۔“ قتل کر دو گے۔“

امیر المؤمنین نے جواب دیا: ”کوئی بات نہیں، پانی پیتے تھک تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔“

یہ سن کر ہرمزان نے پانی کرا دیا اور بولا: ”مجھے پانی کی ضرورت نہیں۔“ میں تو اس کے دہسے سے امان حاصل کرنا چاہتا تھا۔ صحابہ نے اس کی اس بات کی تائید کی۔

آخر کار ہرمزان مسلمان ہو گیا۔ امیر المؤمنین نے اس کے لیے دو ہزار دینار مقرر کیا، اسے مدینہ میں رہائش فراہم کی اور اس کا نام ”عمر قطیف“ رکھا۔ ہرمزان کو یا ایرانیوں کا ایک قلعہ تھا جو ہوا اور مصر جان قذوق کے سقوط کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ اسی دنوں پر ورمضانہ نے نہایت میں فوج آئین کی

امیر المومنین ابوسے: ”اے اللہ کے دشمن! تو نے جھوٹ بکا بلکہ میں سر کاٹوں گا۔ حسب اللہ ملے مرگات دیا تو دونوں بازو دیکھ نہیں کر سکتیں گے۔“

سفر بکلی ساڑش اور ہرجاز

277ھ کی لہجہ 23 و 41 نومبر 644ء کے دن امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مطابق مسلمانوں کو ہجرتی نماز پڑھانے کے لیے انھوں نے بھیجے ہی نماز کے لیے تکبیر تحریر کی ابوہلولہ مجزی نے ان کو فتح کھوپ دیا۔ بعد میں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بتایا: ”میں ابوہلولہ، ہرجاز اور حیرہ کے ایک عرب ہخید کے پاس سے گزرا وہ یہ تھا کہ میں سرگوشی کر رہے تھے۔ میں اچانک ان کے پاس پہنچا تو وہ اٹھے اور ان کے درمیان سے ایک تہتر گرامہ درود صاری تھا اور اس کا دست درمیان میں تھا۔“ لوگوں نے دیکھا تو یہ وہی تہتر تھا جو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملوٹا گیا، چنانچہ عبید اللہ بن عمر لکھا اور ہرجاز کو اپنی تلوار کے دار سے قتل کر دیا، پھر ہخید اور ابوہلولہ کی ایک چھوٹی بچی کو قتل کر دیا۔ مسلمانوں نے عبید اللہ کو قید کر دیا کیونکہ بعض اسے مستحقین کے قصاص میں قتل کرنا چاہتے تھے۔ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: ”اللہ تجھے پاک کرے، تو نے اس بچی کو قتل کر دیا جو نماز پڑھتا تھا؟“ (ان کی مراد ہرجاز سے تھی) اور چھوٹی بچی اور ایک دوسرے ذی کو قتل کر ڈالا؟ (ذی سے ان کی مراد ہخید تھا جو بیسائی تھا) اس پر عمرو بن ہامس رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کل عمر قتل کئے گئے اور آج ان کا بیٹا قتل ہو رہا ہے۔“ چنانچہ فیصلہ یہ ہوا کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ ان دونوں مستحقین اور لڑکی کی ویرت دیں۔ ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ کو قتل کر دیا ان دن ہرجاز کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے اپنے باپ کے بدلے میں قتل کر دے۔ لوگ ان دونوں کو ملے کر ہر پڑ سے باہر آگئے اور قادیان سے کہتے کہ عاقب کر دو، درگز کر دو۔ اس نے لوگوں سے پوچھا:

”کیا کسی کے لیے جائز ہے کہ مجھے اس کو قتل کرنے سے روک دے؟“

لوگوں نے کہا: ”نہیں۔“

وہ یوں: ”اگر میں جاؤں تو کیا اسے قتل نہیں کر سکتا؟“

لوگوں نے کہا: ”کیوں نہیں؟“

اس نے کہا: ”میں نے اسے معاف کیا۔“

یہ سن کر مسلمانوں نے اسے اسے کندھوں پر اٹھایا اور خوشی سے اللہ کی وحدانیت کے ترے لگاتے ہوئے ہر پڑ لوٹ آئے۔

الشیوخایہ جزالی

606ء میں مدائن میں نسطوری آرجیو شپ کے طور پر گرگیو کی کاتھریکل میں آیا تھا¹ جو خسرو پرز کی محبوب ترین عیسائی وہی شیریک کی سواہیہ پر اور کمری سے مشورہ کیے بغیر گلہ اس کی رائے کے رکھیں ہو تھا۔ جب خسرو پرز کو اس تقریر کا غم ہوا تو اسے ایران کے عیسائیوں پر بہت قہر آیا۔ اس نے ان پر عائد شدہ خراج و گناہ کو دیا، ان کے اموال لے لیے اور حکم جاری کیا کہ آئندہ کسی آرجیو شپ کا تقریر میں نہ آئے۔ گرگیو اپنے منصب پر چار سال فائز رہنے کے بعد 622ء تا 630ء میں فوت ہو گیا۔ اس کے بعد شیردہ کے بادشاہ ہشنگ ہترہ برس یہ کرسی خالی رہی اور کسی آرجیو شپ کا تقریر نہ ہو سکا۔ 627ء تا 639ء تا کی میں جب شیردہ نے بادشاہت سنبھالی تو مدائن میں آرجیو شپ کے عہدے کے لیے الیو عیاب کا انتخاب کیا گیا۔

الیو عیاب عمر رسیدہ عالم اور عقل مند شخص تھا۔ اس کا تعلق مومل کی ایک بستی جزال سے تھا۔ اس سے پہلے وہ جلدی شہر میں معلم کے فرائض انجام دیتا تھا، پھر اس کی تعیناتی شپ کے طور پر ہوئی جہاں اس نے بڑی حکمت سے کام کیا اور کچھ دینی کتابیں بھی لکھیں۔ الیو عیاب ہی کے دور میں شہر ویرا اور اس کے بعد اس کا بیٹا اور شیر بادشاہ بنا۔ وہ بھی عقل ہوا اور شیردہ کی بہن پوران دشت نے 635ء میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ سلطنت کے داخلی امور عدم استحکام کا شکار تھے اور اسے اسلامی فتوحات کا مسئلہ بھی درپیش تھا، چنانچہ پوران دشت نے الیو عیاب کو صلح کی قید پر کے لیے شاہروم ہرقل کے پاس بھیجا۔ الیو عیاب کی قیادت میں پادروں کا ایک وفد نہایت عزت و احترام سے روانہ ہوا۔ ہرقل کو الیو عیاب اچھا لگا۔ بادشاہ نے اس سے مطالبہ کیا کہ نسطوری مذہب کے مطابق اپنا عقیدہ دکھائے، اس نے کہا تو ہرقل نے اسے سربلہ۔

نسطوری پادری اور غلبہ اسلام کی پیشگوئی



پہرہ کھڑا نسطوری ہرقل

الیو عیاب کے زمانے میں نبی ﷺ مبعوث ہوئے اور ساسانی سلطنت کا ماتم ہو۔ عروج کے نسطوری مصداق بیان کرتے ہیں کہ الیو عیاب کو پہلے سے یہ توقع تھی کہ عقیقہ عیاب اسلام کا ظہور ہوگا اور اسے غلبہ قوت، عروج اور فتوحات حاصل ہوں گی، چنانچہ اس نے نبی ﷺ سے خط کتابت کی اور انھیں بتایا کہ عقیقہ عیاب ان کا دین یہاں تک پہنچے گا۔ اس کے ساتھ اس نے کئی غرائب و معجزات بھی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ جہاں تک اناراقیال سے غلبہ اسلام سے فخر کی کو توقع نہیں تھی کہ عرب ایران، شام اور مصر و غیرہ پر حکومت کریں گے۔ ہو سکتا ہے الیو عیاب کو یہ بات عیسائیوں کی

¹ مجلس ائمتہ جات الاسلامیہ (عربی) میں گرگیو کی تقریر کا سن 606ء یا 608ء دیا گیا ہے یہ تقریر سن درست نہیں کیونکہ جرجی تھا 622ء سے شروع ہوتی ہے۔

کہا ہوں میں ملی ہو۔

پھر جب نبی ﷺ کو غلبہ اور قوت حاصل ہوئی تو انہوں نے آپ ﷺ سے دوبارہ آپ ﷺ سے خط کتابت کی، آپ سے عہد لیا اور ان علاقوں میں رہنے والے تمام مسلمانوں کے لیے جو آپ کے دائرہ عمل میں تھے اور آپ کے بعد صحابہ کے دائرہ عمل میں آنے والے تھے، یہ ضمانت حاصل کی کہ وہ مسلمانوں کی ذمہ داری امان و امان سے لائیں گے اور آپ کے گناہوں کو یاد رکھیں گے۔

اسلامی تاریخی مصادر میں انہوں نے آپ اور نبی ﷺ کی باقی خط کتابت کا ہمیں کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ شاید اس کی ابتدائی خط کتابت 627ھ و 627ھ میں مدائن کے آریض ہشپ کے عہد سے پر اس کے تقریباً بعد ہوئی ہو یا شاید اس سے بھی پہلے ہوئی ہو، البتہ دوسری خط کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ 630ھ و 630ھ میں حج مکہ کے بعد ہوئی تھی۔

انہوں نے آپ کے زمانے ہی میں رسول اللہ ﷺ کو چاہے ہو گئے اور ابو بکر محمدؓ بھی اسی کے زمانے میں فوت ہوئے۔ انہوں نے آپ 25ھ / 646ھ میں کرغزان میں فوت ہو کر وہیں دفن ہوئے۔ اس کے آریض ہشپ کے عہد سے پر فائز رہنے کی کل سرکاری مدت انیس سال تھی۔ اس کے بعد کبھی ایک سال کے لیے غالی رہی، پھر اس پچھن سال کے لیے پادری مارا مہمکن ہوا۔



سرکاری نام لکھا کہ کون جس سے عمومی نام لکھ لے تم لیا

۱ اخبار مطبوعہ کتبہ المشرق، غبرو، برمنیہ۔

ہرقل اول

قیصر ہرقل اول (Heraclius D) مشرقی رومی سلطنت کا بادشاہ تھا۔ اس کا زمانہ 12 مئی ہجرت / 610ء سے 20 ستمبر 641ء تک ہے۔ سلطنت کے انحطاط کے بعد اس نے دوبارہ اس کی قوت لوٹائی اور فوجی جاگیروں کا نظام رائج کیا ہے جسے بعد میں اس کے چائٹنوں نے ترقی دی، چنانچہ اس نے اناطولیہ کی جاگیریں دو فوجی کمیشنوں کی نگرانی میں دیں اور کسانوں اور اندرونی و سرحدی فوجوں کو اس شرط پر زمینیں الاٹ کیں کہ وہ نسل در نسل فوجی خدمات سر انجام دیں گے۔ یہاں اس نے نہایت گہوارہ دفاعی نظام قائم کیا، مزارعت کا معیار بلند کیا، سلطنت کو فوج کی کٹھن اوروں کے باہر سے سیکورٹ کر دیا اور کھواجیاں بیٹے والے مرگشوں کے بجائے ایک ایسا قومی فوجی نظام متعارف کرایا جس کے تحت جاگیرداروں میں سلطنت کے دفاع کا ذمہ فوجی تحریک بھی موجود تھا۔ اور فوجی چار صدیوں کے دوران میں، جن میں یہ نظام رائج رہا، یہ بھی ہوا کہ سلطنت کا لشکر شکست کھا گیا لیکن جنگ نے اس نظام کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔

ہرقل اول اریانیوں کے خلاف اپنی دلیرانہ جنگوں اور کمزری کی وہ صلیب دہکن لائے کی خدمات جس پر ان کے عقیدے کے مطابق مسیح خدا کو ملی دی گئی تھی، ایک افسانوی ہیرو بن گیا۔



ہرقل اول کے سکہ کے ورث

قیصر روم کی کھال بچھائی گئی

ہرقل 575ء میں اناطولیہ کے مشرقی علاقے کپاڈوشیا میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ہرقل جو صوبہ افریقیہ کا گورنر تھا، ازبکی نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ جب اہل قسطنطنیہ نے قریا کی کرشاہ فوج کا اور اس کے حواریوں کی دہشت گردی سے سلطنت کو بچایا جانے اور اس کے شاہیہ میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا تو ہرقل کے باپ نے ایک جنگی ہم تیمار کی اور اس کی قیادت اپنے پرہیزگار، فاستری آنکھوں والے، سرخ و پیچھے ہٹنے ہرقل کو سونپی۔ اس دوران میں فوج نے کپاڈوشیا سے باہر اور پھولے ہرقل کی جیروں اور چھوٹے کی بیٹی "کلیا" کو، جو جو جوان و شیر ذہنی، قسطنطنیہ بڑا بیٹا اور "کلیا" کی عزت لوٹی چاہی لیکن وہ کچھ شیعہ بھائے اور کچھ دوسرے قوموں کی مداخلت سے اپنی مصیبت چھانٹنے میں کامیاب رہی۔

1 رومی سلطنت 306ء میں دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی، مشرقی رومی سلطنت (قسطنطنیہ) اور مغربی رومی سلطنت (روم)۔ شمال کی دینی اقوام کا تقوس اور وڈانوں کے نسلوں سے مغربی سلطنت 476ء میں کمزور ہوئی۔ مگر مشرقی رومی سلطنت (بازنطینی سلطنت) کے شاہ قسطنطین (327-337ء) نے شمالی افریقہ، شمالی اٹلی اور ایتھنز تک اپنی بادشاہت کو وسعت دے کر رومی سلطنت کے بیشتر علاقوں کو ایک بار پھر متحد کر دیا۔ تاہم ہرقل اول (413-450ء) جس کا تعلق چوٹی خاندان سے تھا، اس سے قسطنطنیہ میں چوٹی شہنشاہی کا دور شروع ہوا جسے بازنطینی یا پڑوسی سلطنت کہا جاتا ہے۔ (اس کا بچہ بڑا تاریخ نام: 173/2، 174)



رومن فوم (رام) میں شاہ فوکس (فوکا) کا ستون

بعد ازاں مصر کی سرزمین پر لڑائیاں ہوئیں اور ہرقل کی فوجوں نے فوکا کی فوجوں کے خلاف کامیابی حاصل کی۔ انھوں نے فوکا کے سارا داروں کو گرفتار کر کے ڈبے لگائے، پھر ان کی گروہیں اڑا دیں۔

اکتوبر 610ء 12 مئی 421ء ہجرت میں سپہ سالار ہرقل قسطنطنیہ کی بندرگاہ میں لشکر انداز ہو 1 فوکا نے گھبرا کر سلطنت کے سارے خزانے اکٹھے کیے اور سمندر میں ڈال دیے۔ اس سے مرکز سلطنت میں بغاوت پھیل گئی، چنانچہ فوکا کو گرفتار کر کے اس کے سر سے تاج توٹ لیا گیا اور اسے پاب زنجیر بندھتے قہاس کے گر جا گھر میں ہرقل کے پاس بھیج دیا گیا۔ فوکا کے ہمراہ اس کا چنیب بیکاری بھی تھا۔ ہرقل نے ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ان کی موت سے ہرقل کے دل کی بھڑاس نہ لگی تو اس نے ان دونوں کے اعضاء کو اکر ان کی کھال کٹیوا دی، پھر لاشیں جلا کر راکھ ہوا میں بکھیر دی گئی۔ پھر ہرقل نے ایک تلاش اور انتشار اور داخلی جنگوں سے ٹوٹ چھوٹ کی حکمران سلطنت کے بادشاہ کے طور پر تاج پہنا۔ بڑا ہرقل بہت خوش ہوا اور اس واقعے کے چند دنوں بعد چل بسا۔

قسطنطین دہمصر پر ایرانی قبضہ

دریں اثناء ہخامنش میں سلاطین قباکلی چھانے گئے تھے اور ایرانیوں نے اناطولیہ کے بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا تھا، اور آوار ترکوں نے وہیں سے خراج وصول کرنا شروع کر دیا تھا۔ رومی سلطنت کے خزانے خالی ہوتے ہی اس کی معیشت تباہ ہوئی، نظم و ضبط بگڑ گیا اور فوج کا مورال بہت پست ہو گیا۔ کسان حد سے بڑھتی ہوئی ٹوٹ کھسوت میں پس کر رہ گئے۔ فرقہ واریت بہت بڑھ گئی جس کا صل یہ نکالا گیا کہ اس کے سرکب لوگوں کو تخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ ان حالات میں ہرقل کا دل سے سلطنت نے اپنا وجود باقی رکھا۔

8 قیل ہجرت 614ء میں ایرانیوں نے شام اور قسطنطین پر حملہ کیا اور وہ القدس (بیت المقدس) اور مقدس صلیب پر قابض ہو گئے۔ 9 قیل ہجرت 619ء میں انھوں نے مصر اور لیبیا پر بھی قبضہ کر لیا۔ چوالیس سال ہرقل نے کوشش کی کہ آوار ترکوں کی سرکشی کی سدباب کرے، چنانچہ 31 قیل ہجرت 617ء 619ء میں مزید تھکریں (میں ان کا مقابلہ ہوا۔ آوار نے غریب لاری سے اسے گرفتار کرنا چاہا لیکن وہ سوار ہو کر "قسطنطین" بھاگ آیا۔ آوار نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا، چنانچہ پھر اس نے مجبور ہو کر ان کی سرکشی اور دغا بازی کو نظر انداز کیا اور ان سے صلح کر لی تاکہ وہ ایرانیوں کے مقابلے کے لیے تیار ہو جائے۔

1ھ 622ء میں ہرقل مریم یزید کی تصویر اٹھائے ہوئے تاج پہنو کر اور گناہوں کا کفارہ ادا کر کے ایرانیوں کے خلاف فوج حاصل کرنے صلیب واپس لائے اور القدس کو ایرانی قبضے سے چھڑوانے کے لیے گر جا گھر کی طرف سے ڈیجروں و عاؤں کے ساتھ قسطنطنیہ سے روانہ ہوا۔

کسری کا غرور اور ہرجس کی نئی چال

ہرجس نے ایرانیوں سے صلح کا مطالبہ کیا جو سسرہ پرہیز نے طاعت سے ٹھکرا دیا اور ہرجس کو کھٹا:

”سب سے بڑے خدا اور ساری زمین کے مالک کی طرف سے، اس کے تقرر اور بے وقف بندے ہرجس کے نام، جو سلطنت کی حفاظت سے عاجز آ گیا ہے۔ تم کہتے ہو کہ تم اپنے خدا پر ہمدرد مارکتے ہو اور پھر اس نے پرہیز کو میرے ہاتھوں سے کیوں نہیں بنایا؟“
 تبصرہ ہرجس نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعا مانگی اور اگلے دو سال وہ آرمینیا پر حملے کی تیاری کرتا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ ایرانیوں پر چار کن ضرب لگانے کے لیے آرمینیا پر حملہ ضروری ہے کیونکہ یہ ایران کے لیے انفرادی قوت کا منبع ہے۔
 4ھ 625ء میں ایرانیوں کی یلغار کے پیش نظر اس نے ۱۵ طویلہ کوچھوڑ کر کثیرہ امور میں نظر کشی کی اور آرمینیا کے معاملے پر اتر کر روہانے ساروس کے مغربی کنارے پر چلے گئے۔ دوسرے کنارے پر ایران کی فوجیں پراڈا لے گئے تھیں۔

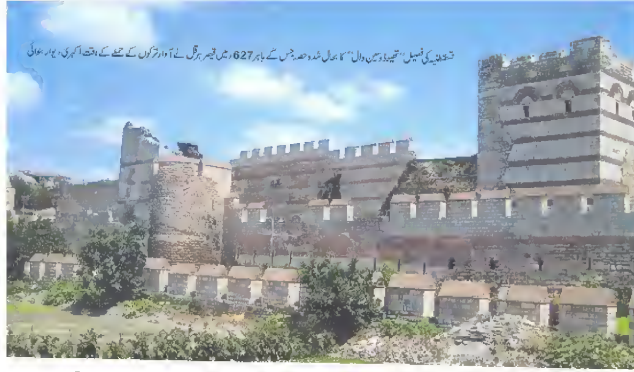
ہرجس کے لاش آدمیوں نے جڑی میں آکر پٹی عبور کیا اور ایک کین گاہ میں پھنس گئے۔ ایرانیوں نے انھیں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہرجس نے اپنے خیمے سے جھانک کر دیکھا کہ ایرانی پٹی عبور کر رہے ہیں اور سلطنت کا انجام داؤ پر لگا ہوا ہے۔ اس نے اپنی کواراٹھائی اور تیزی سے بھاگتا ہوا چلنے کی طرف آیا اور ایرانیوں کے سپہ سالار کو مدد گرایا۔ یہ دیکھ کر اس کے لشکر نے ڈرنا آٹھیں بٹائیں اور مار دھاؤ کر کے ایرانیوں کو پیچھے ہٹیل دیا۔
 5ھ 626ء میں ایرانی آہنائے پاسطورس کی طرف بڑھے تاکہ وہ قسطنطنیہ کی دیواروں پر حملے میں آوار ترکوں کے ساتھ شریک ہو سکیں لیکن روہیوں نے آوار کو پہلا بجری جیڑا ہی ڈھونڈا جس پر حملے کے لیے آئے والے ایرانیوں کی نقش و عمل کا انحصار تھا۔ یوں انھوں نے آوار کے حملے کو ناکام بنا دیا۔

ہرجس ایرانی دارالحکومت میں

قسطنطنیہ پر حملے کے لیے آئے والے ایرانی لشکر کی قیادت خیر بردار کر رہا تھا۔ اس کا بھائی فرخان اس کی معاونت کر رہا تھا۔ قبصر^۱ نے چاہا کہ وہ دونوں بھائیوں کے درمیان تباہی ڈال دے اور وہ ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہو جائیں، چنانچہ خیر بردار نے ہرجس سے طاقت کی اور کسری کے خلاف اس سے کھ بھڑکرایا۔ پھر شہان 6ھ 627ء میں ہرجس نے آرمینیا کی سطح مرتفع پر سے دہلے کے میدان کی طرف سفر کرتے ہوئے سلطنت فارس پر حملہ کیا۔ شیخی کے قریب اس کی ستر ہزار فوج کا ایرانیوں کی بارہ ہزار فوج سے ٹکراؤ ہوا۔ اس ایک ہی مصرعے میں ہرجس نے ایرانیوں کے تین سپہ سالاروں کو قتل کر دیا اور ان کی مٹوں پر یلغار کر کے ان کے سپہ سالار بھی راجہزادوں کے شہنشاہ لشکر سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا اور باقیوں کو تیر ہزار کر دیا۔

چند ماہ بعد 7ھ 628ء میں ہرجس قنقرہ میں داخل ہوا اور اسے براد کر ڈالا۔ کسری مدائن کی طرف بھاگ گیا، پھر وہاں سے بھی آگے راہ فرار اختیار کی۔ ہرجس نے مدائن میں داخل ہو کر موت مار لی، کسری کی کونوٹوں کو لوٹ پایا بنالیا، اس کے لڑکے کو سر میں کر کے اسے ذلیل کر کے گدھے پر سوار کیا اور اس کے باپ کے پاس بھیج دیا۔

۱۔ اٹلس انتقادات الاسلامیہ (عربی) میں یہاں ”قبصر“ کے بجائے ”کسری“ لکھا ہے جو درست نہیں۔



شہر کی قسمل "قیوڑوسن وال" کا مال غدہ دھڑس کے باہر 627ء میں قیصر برٹل نے آوارز کوں کے شے کے دھتہ امر کی ہمار سولی

اورانی عوام کسری کی شکست پر بہت چراغ پا ہوئے اور 7ھ/628ء میں اس کے بیٹے شیرازہ نے اسے قتل کر دیا۔ سے بادشاہ شیرازیہ نے برقل کے ساتھ سب کر لی اور صلیب، قیدی اور جھوٹہ روئی علاقے واپس کر دیے۔ برقل نے 9ھ/630ء میں بیت المقدس جا کر اپنے ہاتھوں سے مقدس قبر کے کر جا کر 2ھ میں دوبارہ صلیب نصب کی اور وہ فتح باب ہو کر شہنشاہ لونا تو واپس شہنشاہ متایا گیا۔ 17ھ/638ء میں برقل نے کوشش کی کہ ان مسیحی فرقوں کو جن پر سابق بادشاہوں نے چار صدیاں قلم و ستم ڈھایا تھا، خوش کر دے لیکن جب وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہوا تو اس نے بھی اپنے اہلکارات منوانے کے لیے قلم و زیا دتی اور شہر کی رویشی اختیار کی۔

اسلامی فتوحات اور رومیوں کی لپٹ پائی

لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی کیونکہ اسلام ناب آچکا تھا اور مسلمان 12ھ/633ء میں شام کی فتح کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ برقل اپنی عمر کے اٹھادہ برس گزار چکا تھا، اس کا جسم بڑھا ہوا رہا تھا اور بیماری اور مملکت کے دفاع کے لیے برسوں کی جانکافہ جہد اور موتنگوں کے دشمن اور ان کے برے اثرات نے اس کے قوی کو مضمحل کر دیا تھا، چنانچہ وہ پہلے کی طرح خود اپنے لشکر کی کمان نہ کر سکا۔ وہ صرف سپہ سالاروں کی ہدایا کرتا تھا جن میں اس کا سکا بھائی قیوڑوس بھی شامل تھا جس کا تذکرہ طبری نے خوارق کے نام سے کیا ہے۔ قیوڑوس راجا دین کی جنگ میں شریک ہوا اور مصر کا مروجہ مک میں مارا گیا۔

مسلمانوں نے پہلے تو رومیوں کو اپنا دین اور یرسان اور دیگر جگہوں پر شکست سے دوچار کیا، پھر بڑی فیصلہ کن جنگ 15ھ/636ء میں مروجہ مک میں برپا ہوئی اور اس میں رومیوں کی شکست کے نتیجے میں پہلے شام کا ملک اور پھر مصر مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہو گیا۔ شام کے معرکوں کے دوران

1. اہل انشور حاتم الاسلام (عربی) میں درج ہے کہ 12ھ/633ء میں اس (کسری) کے بیٹے شیرازیہ نے اسے معرکہ کر دیا، مگر یہ خبر ہر کی نقل معزولی میں نقل ہے اور یہ واقعہ بھی 7ھ/628ء میں پیش آیا تھا نہ کہ 12ھ/633ء میں۔

2. مقدس قبر (Holy Sepulchre) کا گرجا بیت المقدس میں ہے جہاں یہاں یوں کے جہاں مسیح نے اللہ فن ہیں۔ (آکسفورڈ انشور ریزنس ویشنری، 676)

میں ہرقل بھی محسوس میں رہا اور کبھی اظہار نہیں کیا۔ جب شکست ہوئی تو وہ مقدس پوئی صلیب اٹھائے، جو کسی زمانے میں اس کی عزت کی سبب سے بڑی نشانی تھی اور اب اس کی کبریٰ منگیا۔ جیسی قسطیں کوچ کر گیا۔ ہرقل پانی سے خوف کھاتا تھا، چنانچہ قبل اس کے کہ وہ آنا سے پاسپورس پارکر کے قسطیں کھینچنے کی ہمت کرتا جسے پانی میں حیرت اور درخت کی شاخوں سے ڈھکے ہوئے ہل کے ڈریپے سے پار کرتا تھا تاکہ پانی پر اس کی نظرت نہ پڑے، وہ ایک سال پاسپورس کے ایشیا کی کنارے پر رکھا رہا۔ 10 مئی 612ء میں ہرقل کی پہلی بیوی یوڈا (Eudocia) فوت ہو گئی تھی۔ ایک سال بعد اس نے اپنی بھانجی مارینا سے شادی کر لی، اور اس شادی کو تاندان کے ساتھ جوکاری اور حرام رشتے سے چھٹکی کہا گیا اور مارینا کو ملعون عورت کہا گیا۔ اس کے باوجود انسانی پیو پیو بریتانیا نے اس شادی کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے مبارک قرار دیا ہے جبکہ یہ بھی بیان کیا ہے کہ مارینا ہرقل کے ساتھ اس کی جنگی یافادوں میں شریک رہی اور اس سے قبضہ کے نوے چھ پیدا ہوئے۔

ہرقل اور اس کی اولاد کا انجام

معلوم ہوتا ہے کہ ہرقل کو آخری برسوں میں گواہوں امراض نے گھیر لیا تھا۔ اس کے علاوہ (Prostate Gland) میں ورم آگیا اور پیٹ باندھ ہوا گیا۔ اس طرح جسم میں آفت جسم کی خفاہیں پیدا ہو گئی، چنانچہ 25 ستمبر 20 تا 11 فروری 641ء کو 66 برس کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اس نے اپنی کالی بیوی سے پیدا ہونے والے نوے بیٹے قسطنطین اور مارینا کے بیٹے ہرکولس کے متعلق یادداشت کی وصیت کی جبکہ قسطنطین سل کے مرض میں مبتلا تھا۔

تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ہرقل جنگی مذہب پر گہرا ایمان رکھتا تھا اور اپنی کامیابیوں کو اللہ کی طرف منسوب کرتا تھا۔ اس کی قوم اُسے وہی اور اعلیٰ صلاحیتوں کا آدمی مانتی تھی۔ کچھ لوگوں نے ہرقل کو اس کی دوسری شادی کی وجہ سے ملکہ آدی بھی قرار دیا ہے لیکن اسے ملکہ کہنے والے بھی اس کی کامیابیوں کو دیکھ کر بسا اوقات صرف نظر کر جاتے اور سیاسی حالات کے بغیر نظر جب ضرورت ہوتی، اس قصبے کو وہ بارہ دانشور بنا لیتے۔ تخت کی راحت حاصل کرنے کے لیے جو عہد آرمائی ہوئی، وہیں بھی اس قصبے کو بہت اچھا لایا گیا۔ اس عہد آرمائی میں مارینا خود بھی شریک تھی، چنانچہ اس پر الزام ہے کہ اس نے قسطنطین کو صحرے سے ورجنکا دیا تھا جی کہ وہ مر گیا تاکہ اس کا دنیا میں آگیا تخت کا وارث ہو۔ اس پر قسطنطین کے گاہ مارینا کے خلاف متعلق ہو گئے اور یہ سالار جو تائیس حرکت میں آیا۔ اس نے قسطنطین اور شانی محل پر قبضہ کر لیا، مارینا اور اس کی اولاد چھوٹے لے ہرقل، داؤد اور مارینا کو گرفتار کر کے ان کو تاج کی راحت سے محروم کیا اور ان کی تائیس کا تخت گرہایت لغت سے انہیں گلے سے بٹھل کر دیا۔

روایات میں ذکر ہے کہ اس نے مارینا کے دوسرے بیٹے کو ہاتھ میں لگا کر کیونکہ وہ گولہ اور بہر اٹھا، البتہ اس کے سب سے چھوٹے لڑکے کے متعلق جو تائیس کو شہر تھا کہ یہ بڑا ہو کر پارٹاکا بنے گا، چنانچہ اس نے اسے شمشیر کر دیا، بچہ اس زخم کی تکلیف برداشت نہ کر سکا اور مر گیا۔ پھر اس نے مارینا اور اس کی پانی مانہ اولاد کو جزیروں اور اس میں جلا وطن کر دیا۔

پہلی صلیبی جنگ کا قاتل

تاریخ ہرقل کو ذرا ایک ممتاز جنگی سپہ سالار کے طور پر کرتی ہے جس نے اپنے لشکر کو سچی محبت کے ہتھیاروں سے لیس کیا تھا۔ اس کی ذہنی دلیری اور جنگی منصوبہ اس کی پسندیدگی کا سبب تھے اور اس وجہ سے اس کی فوج بھی اُسے جانتی اور اس سے محبت کرتی تھی۔ ہرقل ایک پتلا اور خوش متبع پسند آدمی تھا۔ وہ جنگ کی مکمل منصوبہ بندی اور اپنی پالیسیوں پر نظر نہ کیا کرتا تھا۔ اس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے جنگی اغراض کے

لیے، جن کو استعمال کیا، حتیٰ کہ انہیں بچھڑا دینا یا انہیں اپنے صلیبی جنگوں کے پہلے حملے کا نشانہ قرار دیا ہے جس نے اپنے اندر صلیبی روح بیدار کر رکھی تھی۔ ایران کے خلاف جنگ میں اس نے ایرانیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک نہیں کیا، چنانچہ جن علاقوں کو اس نے فتح کیا وہاں قتل عام نہیں کیا، نہ وہاں کے لوگوں کو غلام بنایا اور جنگی قیدیوں کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ کیا۔ اور جب وہ ان کی خوراک کے بندوبست سے عاجز آ گیا تو انہیں آزاد کر دیا۔ اس کا یہ کردار کرسٹی (خسرو پرویز) کی تھی اور یہ اخلاقی کے بائبل ریٹس تھا اور اس برتاؤ نے ایرانیوں پر فتح پانے میں اس کی بڑی مدد کی۔

مؤرخ وفسرائی ایفر رائلٹ نے سورہ روم کی تفسیر کرتے ہوئے جرجل کا تذکرہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "اس کا شمار مکمل مند آبیوں اور چاند کار بادشاہوں میں ہوتا ہے۔ وہ نہایت بیدار مغز، دور اندیش اور گہری سوچ بچار کرنے والا شخص تھا، چنانچہ اس نے ایک عظیم سلطنت پر پوری شان و شوکت سے حکومت کی۔ وہی اس کی بہت زیادہ تعلیم کیا کرتے تھے۔"

اسلامی بخارا اور جرجل کی ترکیب (Strategy) کی ناکامی

بادشاہ جرجل اول نے یہ شرف ایرانیوں سے کاپی جھین کر حاصل کیا جب اس نے ان کے لشکر کو پاسطوس کے دوسرے کنارے رہنے دیا اور خطہ طبرستان سے ایک اور سرزمین کا رخ کیا۔ اس کی نظروں میں سمندر کا ایک اور کنارہ (آرمینیا) تھا جس کے پیچھے ایرانی شہروں کی فہرستیں غیر محفوظ تھیں۔ شام و مصر میں بھی اسے اسی طرح قوت حاصل ہو گئی۔ وہ اپنے لشکر کے مراد ایرانیوں کے ملک میں گھس گیا جسے پہلے اس کا لشکر چھوڑ کر چلا آیا تھا، چنانچہ اس نے وہاں دور دور تک ثابت دھاراج کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں نے شام پر حملہ کیا تو اس نے یہی طریقہ آزمایا چاہا لیکن پھر اس نے اپنے آپ میں ہمت نہ پائی کہ اپنے لشکر کو جرجل پر قوائے عرب میں داخل کر دے اور وہاں کے محاذوں میں لڑ کر میں کھاتا کرے اور مروی کی شدت کا سامنا کرتا ہوا چار سار جائے۔ پھر بھی اس نے ایک حد میں رہتے ہوئے اس ترکیب (Strategy) پر عمل کرنے کی کوشش کی، چنانچہ جب مسلمان اپنے لشکر و مشق کی جانب کھینچے تو وہ اپنی ایرانی ہم کے مانند ان کا براہ راست مقابلہ نہ کرتا تھا بلکہ اپنے لشکروں کو مسلمانوں کی جونی جانب بھیجتا جہاں زمین کی طبعی حالت اس کی معاون ہوتی کیونکہ وہاں زمین کے طبعی خطوط (پہاڑوں اور دریاؤں کے رخ) شامل سے خوب کی جانب ہیں۔ اس طرح بخارا اور پسپائی کے قدرتی راستے اسے آسانی سے بھرسا آ جاتے تھے۔

جرجل جانتا تھا کہ مسلمانوں کا مقابلہ بھی اسی منصوبے کے تحت کرے جس کے ذریعے سے وہ ایرانیوں کے مقابلے میں کامیاب ہوا تھا لیکن ایرانیوں سے جنگ کے وقت وہ چپکاس کے چیلے میں تھا جبکہ یرموک کے دان اپنی عمر کے اکملہ سال گزار چکا تھا۔ اس کے علاوہ مسلمان ایرانیوں کی طرح نہیں تھے بلکہ وہ ایمانی جہڑوں سے سرنار تھے اور نہ اسلام بچیت کے مانند تھا کہ سیمیت کی بخارا کے متائے میں پائی اختیار کرتا۔

مُتَّقُونَ

یہ کسی آدمی کا نام نہیں ہے بلکہ ایک لقب ہے۔ یہ لفظی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں: بڑی شان والا، معزز اور لائق احترام۔ شاید اقول اول اس لفظ نے تاریخ کے درجے سے ہماری طرف اس وقت جھانکا جب یہ نبی ﷺ کے اس خط میں آیا جسے آپ نے معقرض کی طرف بھیجا جس کے ابتدائی الفاظ تھے:

أمن محمد رسول الله إلى الخلق عظيم القبط

”اللہ کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے، قطبیوں کے بڑے، حقوق کی جانب۔“

مفتوح جس جارح کے نام مکتوب نبوی

[illegible]

شاہِ مصر و اسقف اعظم مقوقس سائرس

دوسرا مقولہ ہیروک یا سائز (Cyrus) جس کا تذکرہ تاریخ کی عربی کتابیں ”قیس“ کے نام سے کرتی ہیں۔ بعض مؤرخین نے اسے اورست طور پر ”ہیڈرن“ بھی لکھا ہے لیکن ہم نے اسے ویسے ہی لکھا ہے جیسے یونانی میں بولا جاتا ہے، یعنی ”ہیروک (سائز)۔“ یہ نام آج بھی ہائٹاؤں اور دیگر اقوام کے بال عرفہ سے اور وہ یہ نام رکھتے ہیں۔¹

[illegible]



سائرس برقل کی جانب سے ریاست مصر کا تھران تھا۔ علاوہ ازیں دو گلیساے اسکندر یہ کابلی ⁴ اسقف اعظم (آرچ بشپ) بھی تھا۔ یوں اس کے پاس دوسرا کی عہد سے تھے۔

مصر کی ذات کے متعلق محققین کی دوسری آراء بھی ہیں۔ ان میں سے بعض کا خیال ہے کہ وہ قبیلہ تھا اور مصر کا باشندہ تھا، نیز ان کے بقول بعض روایات اور نئی کتب کے مذکورہ بالا خط پر مبنی دیکر روایات اس کے برعکس ہیں جو قبول کیے جانے کے زیادہ لائق ہیں۔ ان میں یہ ذکر ہے کہ قبیلوں کا پادشاہ قبلی اس پر ہمارا تھا جب یہ سب کے بعض دیگر روایات اس کے برعکس ہیں جو قبول کیے جانے کے زیادہ لائق ہیں۔ ان میں یہ ذکر ہے کہ قبیلوں کا پادشاہ قبلی نہیں بلکہ رومی تھا، نیز سبکی گلیسا ٹوٹ کر دو ٹوٹ ہو گیا تھا۔ اسکندر پہ کا لیتوینی گلیسا اس امر کا قائل تھا کہ سبکی کی شخصیت کا ایک ہی پرتو ہے کہ وہ اسی اعتبارات اور ذات کے حامل ہیں تاکہ بازنطینی یا رومی گلیسا کا مذہب یہ تھا کہ سبکی اسی اعتبارات کے حامل تو ہیں مگر ان کی شخصیت کے بیک وقت دو پرتو ہیں، ایک انسانی اور دوسرا الہی۔ چرچ نے ان دونوں گلیساؤں کو باہم ملانا چاہا، چنانچہ قسطنطین کے طریق سرچش نے ایک نئی سنجیدہ کاری۔ اس نے کہا کہ سبکی کا ایک ارادہ ہے اور یہ کہ لوگ اس کی اصل کے متعلق غور و خوض سے باز رہیں۔ برقل نے یہ مذہب اپنا لیا اور سال 634ء کے شروع میں فاس کے اسقف سائرس نے بھی اسے قبول کر لیا، چنانچہ برقل نے اسے اسکندریہ کے آرچ بشپ (اسقف اعظم) کا عہدہ سونپ دیا۔ علاوہ ازیں اسے مصر کا حاکم بنا دیا اور وہاں کا خراج اکٹھا کرنے کی ذمہ داری بھی تفویض کر دی۔

سائرس کی چرچ کو کبھی کوئی ابتدائی رپڈوں میں یہ خوش خبری تھی کہ وہ گلیسا کو ایک کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ لیکن مابقی آرچ بشپ نیا میں نے قبیلوں کو مذہب دی کہ وہ اس کا بیانی (شعائ) مذہب کو مسترد کر دیں۔ محض سائرس نے سخت رد عمل ظاہر کیا اور ان کے مذہب کے

⁴ کابلی (Melchite)؛ یہ اصطلاح ابتدا میں آفریقا کے علاقے سے کے تھے، کارا مشرقی کتابوں کے لیے استعمال ہوتی تھی جن کے علاقے کی وضاحت افسوس (Ephesus) کی ٹول (431ء)، اور ملطیہ (Chalcedon) کی ٹول (451ء) نے کی تھی اور جسے بازنطینی بادشاہ نے قبول کر لیا تھا۔ کوئی سروانی (Synac) لفظ (Malka) سے ماخوذ ہے جس کے معنی "بادشاہ" کے ہیں۔ اب یہ اصطلاح آفریقا کے یونانی (Unet) یہ مانیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جو زیادہ تر شام اور مصر میں ملتے ہیں۔ (آکسفورڈ انکس و رفرنس ڈکشنری میں 900)

خالف اعلان جنگ کر دیا۔ وہ ان کو اپنا مذہب تسلیم کرنے پر مجبور کرنے لگا۔ ان پر قلم و ستم ڈھائے گئے حتیٰ کہ اس کا نام قبیلوں کے لیے بدھشت اور ناپسندیدگی کی علامت بن گیا۔

قبلی تاریخ لکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ قبیلوں کو دس سال کی مدت کے لیے اختیار دیا گیا کہ وہ خطیہ دینی مذہب¹ قبول کر لیں یا کوڑے کھائے کو چار روزین یا موت ان کا حقد رہی۔ منکر کہا ہے: ”ہم یہاں واضح کیے دیتے ہیں کہ اس وقت قبلی کسی شہر قطار میں نہ تھے اور نہ ان میں سے کسی کو، قتل و حاصل تھا بلکہ قبلی دھکارے ہوئے لوگ تھے جنہیں معقوس سائزس نے ذلت و کجبت سے وہ چار کر رکھا تھا۔“ قبیلوں کے ایک فرقے ”چلیا دیہ“ کے ایک گروہ نے سائزس کے محل کا منصوبہ بھی دیا لیکن اس کا اس سائزس کا علم ہو گیا، چنانچہ اس نے سائزس کو بے قلع کر ڈالا۔ اور معقوس سائزس کی مخالفت کرنے والے ایک قبلی ہی مدد سے بلکہ ”مکائی“ فرستے کو بھی یہ درمیانی مذہب پُند گئیں تھا، ان کی طرف سے مزاحمت کی سر پرستی القدس کا طریق معرہ میں کر رہا تھا۔

معقوس کی مع برقی نے مسز و کردی

اس کے بعد مسلمان آئے اور انہوں نے پہلے فرما، پھر یسوع کو قتل کیا، پھر یسوع میں رہنمائی کو ایک بڑی شکست سے دور چا کر کیا، بعد ازاں انہوں نے ”ہالیوان“ کے قلعہ کا، جہاں معقوس سائزس بھی مقیم تھا، محاصرہ کر لیا لیکن وہ شوال 20 دھراکتوبر 641ء میں ہار گئے۔ گزیرۃ الاروضہ چلیا اور ہذا نکات کے لیے عمرو بن عاصؓ کے پاس ایک وفد بھیجا۔

پھر اس نے مسلمانوں کا ایک وفد طلب کیا جس نے گزیرۃ الاروضہ چا کر اس سے ملاقات کی۔ مسلمانوں نے اسے تین بیڑوں کا اختیار دیا اسلام قبول کرنے یا بڑے اور آکرے یا لڑائی کے لیے تیار رہے۔

معقوس نے جزیہ کی ادائیگی پر صلح کی طرف میلان ظاہر کیا لیکن اس کی قوم کے بعض لوگوں نے اس کی شدید مخالفت کی، چنانچہ اس نے لشکر لے کر پہلے گتہ گتائی اور پھر صلح کر لی۔

معقوس الاروضہ سے کشتی پر سوار ہو کر اسکندریہ روانہ ہوا اور صورت حال کی اطلاع دینے کے لیے باڑاٹھ کو ڈھکھٹا کھنڈر معرہ میں جوق اس کی شکست کا سن کر بہت دل برداشتہ ہوا اور سال 640ء کے اختتام پر اسے خطیہ بلوایا۔ چرچ نے صلح مسز و کردی اور معقوس کو شہر کے حاکم کے سپرد کیا کہ اسے رسوا کرے اور اس کی تختہ کمرے، پھر شاہ روم نے اسے چلاؤن کر دیا۔ اس کے بعد جوق امر کیا۔ اس کی بیوی مارلیخا خاصے اثر و رسوخ کی مالک تھی اور سائزس اس کے گروہ کا آدمی تھا، چنانچہ اسے چلاؤنقی سے جا کر واپس اسکندریہ بھیجا گیا جبکہ ایک ہزار دینی قسوس کے معراو تھا۔ وہ مقدس صلیب کے دان² اسکندریہ پہنچا اور قبیلوں پر دوبارہ قلم و ستم ڈھائے لگا۔ پھر وہ ہالیوان آکر عمرو بن عاصؓ سے ملا اور جزیہ کی ادائیگی تسلیم کی اور عمرو کے ساتھ اس معاملے پر اتفاق کیا کہ وہ گیارہ ماہ کے بعد اسکندریہ ان کے حوالے کر دے گا۔

۱ خطیہ دینی مذہب مسیحی کلیسا کی چوتھی عالمی کونسل (Fourth Ecumenical Council) میں اپنایا گیا تھا۔ 451ء میں خطیہ دان (Chalcedon) کے حکام پر مشتمل ہوئی تھی۔ اس کونسل نے کتا بنیاد کی بنیاد پر اور اس میں دو ہی گروہ دینی فوجیت کی توثیق کر دی۔ خطیہ دان کان دون ”قائمی کوئی“ کہا جاتا ہے۔ یہ اپنے کو کتب (ترکی) میں آتا ہے۔ سندس پر واقع ہے۔ (آکسفورڈ انکوائری ریلیٹس ڈسٹریکٹس 241)

۲ عید مقدس صلیب (Holy Cross Day) صلیب کے اتر و اکر ام کان ہے جسے چوبائی 14 جمادی الثانی 675ء میں۔ (آکسفورڈ انکوائری ریلیٹس ڈسٹریکٹس 675)

مقتول نے اسکندر یہ والوں کے سامنے صلح کا معاملہ جاری نہ کیا حتیٰ کہ مقررہ مدت پوری ہوئے پر مسلمان شہر کی طرف روانہ ہوئے جب اس نے صلح کا اعلان کیا۔ لوگوں نے مقتول ہو کر اس کے محل کے سامنے مظاہرہ کیا لیکن اس نے عوام کے شیعہ کو خطبہ کیا اور ان سے کہا کہ اس نے ان کی بھائی اور ان کے جان و مال کے تحفظ ہی کی خاطر صلح کی ہے اور وہ ان کو ایسی جنگ میں نہیں جھونکتا چاہتا جس میں کسی کامیابی کی توقع نہیں ہے۔ لوگوں نے یہ سنا تو سب نے ایک نظر اس کے ہر ماہیہ اور اس کے کردار دیکھتے ہوئے جسم کی طرف دیکھا، پھر آپس میں ایک دوسرے کو مامست کرنے لگے اور جڑ پیرالایع کیا۔ سازش نے جڑے کا مال اٹھوایا اور عمرو بن لوط کی طرف بھیج دیا۔

بلخر کا خیال ہے کہ یہ صلح مقتول کی خیانت تھی۔ لیکن یہ خیانت کہاں تھی جبکہ وہ واقعی مصر کی حفاظت سے عاجز آ چکا تھا اور مصر کے عوام نے بھی اسے مسترد کر کے مسلمانوں کے ساتھ تعاون کرنا شروع کر دیا تھا۔ دوسری طرف رومی لشکر بہت تھکا، شام اور مصر کے علاقوں میں مسلمانوں سے سوائے شکست کے اُسے کچھ نہیں ملا تھا۔ بلخر بھول رہا ہے کہ کلاکتی نظام کی خرابی محلوں کو تباہ کر رہی تھی ہے اگرچہ ان کے کوئی چروانی نہ ہوں۔ قسطنطین سے جب مارینا کے زوال، اس کی اور اس کے کردہ کی رسوائی، ملک کی جلاوطنی اور اس کی اولاد کے قتل کی خبریں پہنچیں تو سازش کے گرد اس کے اپنے زوال کے اہم دھکوں اور قتل کا ہجوم ہو گیا۔ ہر ماہیہ کے ساتھ ساتھ اُسے پیش کے مرض نے آیا اور وہ مر گیا۔

سازش اپنی موت کے دن تک مقتول نہیں رہا تھا، البتہ اسکندر پر کے مافیائی کلیہ کا آرتھرشپ ضرور تھا۔ اس کے بعد کلیہ کی کرسی تین ماہ خالی رہی حتیٰ کہ انھوں نے شامی پطرس کو آرتھرشپ کا خلیفہ چنا دیا۔

آرتھرشپ بنیامین اور مسلمانوں کی رواداری

جن دنوں مقتول سازش مصر میں اپنا مذہب شامی کے لیے نقل و نارت اور عظم و قہم کے سارے عربوں کا بے دریغ استعمال کر رہا تھا، بعض پارہلوں سمیت قبیلوں کی بہت بڑی تعداد کو اپنا مذہب چھوڑنا پڑا۔ مقتول ہونا پڑا تھا۔ اسکندر یہ کہ آرتھرشپ بنیامین بھی روپوش ہو گیا تھا، تاہم سازش نے اس کے بھائی جینا کو کھلایا اور اس کے دونوں پہلوؤں کی جانب ایک کی مشعلیں جلا گئیں جس سے اس کے جسم کی ساری چربی پھیل کر زمین پر بہ گئی اور گھونٹے مار مار کر اس کی ڈانٹیں اور دانت گرا دیے گئے۔ اس پر بھی اس نے ان کے مذہب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو انھوں نے اسے ایک خیمے میں ڈالا اور سمندر میں غرق کر دیا۔

حالات کا رخ بنی رہا حتیٰ کہ اسلام غالب ہوا اور عمرو بن عاص بن لوط مصر فتح کرنے کے لیے آئے اور وہ ہوئے۔ ابن عبدالحکم بیان کرتا ہے کہ بنیامین نے ان دنوں قبیلوں کو کھٹا تھا کہ اب رہزیوں کی سلطنت پائی نہیں رہے گی، اور ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، البتہ اوہ عمرو سے مل جائیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جو قبیلے ان دنوں فرما کے ملائے میں تھے، وہ عمرو بن لوط کے مددگار بن گئے۔ پھر جب مصر کی فتح پا پہ تکمیل کو پہنچی تو ایک آدمی نے، جس کا نام شنودہ (سائونیس) تھا، عمرو بن عاص بن لوط کو اسکندر پر کے سابق آرتھرشپ (بطریق) کے متعلق بتایا۔ عمرو بن لوط نے مصر کے سرکاری افسران کو لکھا: ”قبیلوں کا بطریق بنیامین جہاں بھی ہو، ہم اُسے حفاظت اور امان کا یقین دلا دیتے ہیں۔ اس کے لیے اللہ کا عہد ہے، البتہ آرتھرشپ سبے فکر ہو کر یہاں آئے تاکہ اپنے دین کے معاملات مستنبط کر لے اور اپنی ملت کی دیگر بھال کرے۔“

بنیامین یہ سن کر خوشی خوشی اسکندر پر لٹا اور عمرو بن لوط نے اعزاز و اکرام کے ساتھ اس کے استقبال کا حکم دیا۔ یوں بنیامین نہایت عزت و احترام سے واپس آیا اور سارا مصر اس سے خوش ہوا۔ اس نے دیکھ و سمجھت اور نرم خوئی سے لوگوں کو اس سختی مذہب کی طرف لوٹا دیا جس سے سازش نے انھیں

مسجد ابوالمعین النوری (اسکندریہ) 1775ء میں تعمیر ہوئی
اسکندریہ کی اس سب سے بڑی مسجد کے چارہ 73 مہر بنائے ہیں



بنادیا تھا، اور جو لوگ بھاگ گئے تھے وہ بھی واپس آ گئے۔ بنیائین نے داخلی طرہوں کی تسکین خاتما ہیں پھر سے آپاؤ میں جن پر قبضوں میں خوشی کی ہر
دوڑ گئی۔

بنیائین کہتا ہے: ”اب میں اپنے شہر اسکندریہ میں تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہاں خوف کے بعد امن قائم ہو چکا ہے اور آزمائشوں کے بعد لوگ
مطمئن ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کا ظلم و ستم اور ان کی کجی ہم سے دور کر دی ہے۔ اور کہتے والے نے سچ کہا کہ اگر مصر میں اسلامی قیامت نہ
ہو تو قبضوں کا وزن زوال پذیر ہو جاتا۔“

اور جب شطرنجیہ نے مصر کو مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانے کے لیے نیوکل کو اسکندریہ کی طرف بھیجا تو بنیائین اور اس کی قوم مسلمانوں کی مدد کے
لیے میدان میں آ گئے اور ان سے خیر خواہی کا اظہار کیا۔ اسکندریہ کی مسلح افواج نے مسلمانوں سے جو وعدہ کیا تھا اس کی پوری پوری پاسداری کی۔
کلچر میں بنیائین کے ساتھ ایک پادری اٹھا تو غامی تھا۔ سازش کے دور میں وہ پڑھنے کا روپ دھار کر قبضوں کے گروں میں جاتا، انہیں تسلی دیتا
اور سر کی تحقیر کرتا رہا تھا۔ پھر جب بنیائین اپنے منصب پر واپس آیا تو اس نے اٹھا تو کو اپنا معاون بنالیا، چنانچہ جب 41ھ 662ء میں بنیائین
انتقال کر گیا تو اسے آرجنٹ شپ کے منصب پر تقرر کیا گیا۔

قمری برسوں کا آغاز (کیم حرم) اور اس کے مقابل شمسی تاریخ

شمسی تاریخ	قمری تاریخ	دین
16 جولائی 622ء	کیم حرم 1 ہجری	ہمد
19 اپریل 631ء	کیم حرم 10ھ	مدنل
29 مارچ 632ء	کیم حرم 11ھ	اتوار
18 مارچ 633ء	کیم حرم 12ھ	بھرات
7 مارچ 634ء	کیم حرم 13ھ	پ
25 فروری 635ء	کیم حرم 14ھ	ہفتہ
14 فروری 636ء	کیم حرم 15ھ	بدھ
2 فروری 637ء	کیم حرم 16ھ	اتوار
23 جنوری 638ء	کیم حرم 17ھ	ہمد
12 جنوری 639ء	کیم حرم 18ھ	مدنل
31 دسمبر 639ء	کیم حرم 19ھ	بدھ
19 دسمبر 640ء	کیم حرم 20ھ	مدنل

سیٹھی برس کا آغاز (یکم جنوری) اور اس کے متبادل ہجری تاریخ

دن	میسوی تاریخ	ہجری تاریخ
بدھ	یکم جنوری 832ء	2 شوال 10ھ
پنجہ	یکم جنوری 833ء	13 شوال 11ھ
دھن	یکم جنوری 834ء	24 شوال 12ھ
اتوار	یکم جنوری 835ء	6 ذی قعدہ 13ھ
سیر	یکم جنوری 836ء	15 ذی قعدہ 14ھ
بدھ	یکم جنوری 837ء	28 ذی قعدہ 15ھ
جمعرات	یکم جنوری 838ء	9 ذی الحجہ 16ھ
پنجہ	یکم جنوری 839ء	19 ذی الحجہ 17ھ
ہفتہ	یکم جنوری 840ء	2 محرم 18ھ
سیر	یکم جنوری 841ء	14 محرم 20ھ

زمینی فاصلے

- 1 یام = 2 بریہ = 8 فرسخ (فرسنگ)
- 1 بریہ = 4 فرسخ = 22.176 کلومیٹر
- 1 فرسخ = 3 میل = 5544 میٹر (تقریباً ساڑھے پانچ کھو میٹر)
- 1 مرط = 5 فرسخ
- 1 میل = 1848 میٹر¹
- 1 کلو = 10/1 میل = 184.8 میٹر

¹ یہاں میل سے مراد عربی میل ہے جبکہ ہمارے ہاں مائیکرو میٹر یعنی 1800 میل کے برابر ہوتا ہے۔

² غلہ ایک ہیر پھینکے [400 تا 300] پانچ کے قے سے کو کہتے ہیں۔ (القاموس، ابو حیدر)

زمین کی پیمائش

1 جریب	=	3600 ذراع (مربع ضلع)
	=	1368 مربع میٹر
موجودہ مصری قدران	=	4200 مربع میٹر = 19 ایکڑ
	=	3.07 جریب

نقدی اور سکے

1 ریال	=	100 قساق
	=	4.25 گرام ٹائٹل سونا = 23.41 قیراط
1 درہم	=	10/7 قساق = 14 قیراط
	=	2.975 گرام چاندی
عہد بنیادی اور دو ٹو حیات میں	=	1 ریال = 10 درہم

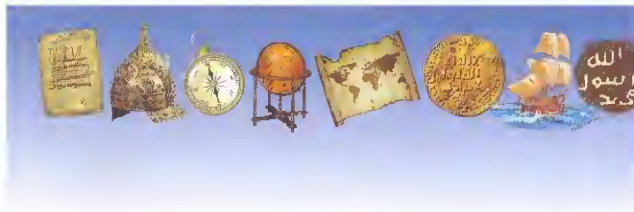
مراجع ومصادر

اسم الكتاب	المؤلف	دار النشر	سنة النشر
الأثر الكنديون في أفريقيا الشمالية	الدكتور عزيز سامح ترجمة: محمود عامر	دار النهضة العربية	طبع 1409/1 هـ = 1989 م
أحسن التفاسيم في معرفة الأقاليم البلدان	السيد عيسى البشاري العلوي أحمد بن يعقوب بن جعفر	دار صادر طبعة لبنان	طبع 2 / بدون تاريخ 1891 م
تاريخ الإسكندرية وحضارتها في العصر الإسلامي	السيد عبدالعزیز سالم		
تاريخ الرسل والملوك	محمد بن جرير الطبري	دار المعارف، مصر	1986 م
تاريخ بغداد	الخطيب البغدادي	دار الفكر	طبع 2004/1 م
تاريخ الحيوش	جورج كاستلان		
تاريخ الدولة العثمانية	يلماز أورتونا، ترجمة: عدنان محمود سليمان و د/احمد الانصاري	منشورات مؤسسة قبيل للتمويل، تركيا، إستانبول	1988 م
تاريخ الدولة العلية العثمانية	محمد فريد بك، ترجمة: د/ إسماعيل حقيقي	دار التفاس	طبع 1408/6 هـ = 1988 م
تاريخ سلاطين آل عثمان	أحمد القرطبي، تحقيق: بسام الحجابي	دار البشير	طبع 1405/3 هـ = 1985 م
تاريخ فتح الشام	محمد بن عبدالله الأزدی		
تاريخ مدينة دمشق	ابن عساکر	دار الفكر، بيروت	طبع 2000/1 م
التقاويم	محمد محمد فاضل		
الحضارية التاريخية الإسلامية	محمد أحمد حمودة		
جغرافية شبه جزيرة العرب	عمر رضا كحالة		
جغرافيا العراق الطبيعية	جاسم محمد الخفاف		
الجغرافيا العسكرية	الفریق مله الهاشمي	بغداد	طبع 1352/1 هـ = 1933 م
الخلافة العثمانية	الدكتور عبدالمنعم الهاشمي	دار ابن حزم	طبع 1425/1 هـ = 2004 م
خير الدين بربروسا	بسام العسيلي	دار التفاس	طبع 1406/3 هـ = 1986 م
الدولة العثمانية	د/عبدالهادي أسنآذ عني أحمد لين د/وفاء محمد رفعت	دار الفداء	طبع 1414/1 هـ = 1994 م

اسم الكتاب	المؤلف	دار النشر	سنة النشر
الدولة العثمانية دولة مقترى عليها	د/عبدالمعز الشاذلي	مكتبة الأنجلو المصرية	1980 م
الدولة العثمانية دولة مقترى عليها وأسباب	علي محمد الصلابي	دار التوزيع والنشر الإسلامية	2002 م
الدولة العثمانية والشرق العربي	د/محمد أنيس	مكتبة الأنجلو المصرية	بدون تاريخ
خريطة العراق الأثرية	مديرة الآثار العراقية	بغداد	بدون تاريخ
مخطط المدن ونهاية الدولة السياسية	أحمد عادل كمال	دار الفخاني	بدون تاريخ
سير الأتباع البطالكة	سليمان بن السفيح	دار الفخاني - بيروت	طبع 1964/2 م
الطريق إلى دمشق	أحمد عادل كمال	دار الفخاني - بيروت	طبع 1964/6 م
الطريق إلى دمشق	أحمد عادل كمال	دار ابن حزم	طبع 2003/1 م
البروديان المتدا والبر	ابن خلدون	دار الفقه - دمشق	طبع 1409/1 هـ = 1989 م
العثمانيون في التاريخ والحضارة	د/ محمد حرب	المكتبة الإسلامية بيروت	بدون تاريخ
العثمانيون والبلقان	د/ علي حسون	مؤسسة الأبحاث العربية	طبع 1989/1 م
العثمانيون وتكون العرب الحديث	مبار الجميل	توزيع الأهرام	طبع 2002/1 م
الفتح الإسلامي لمصر	أحمد عادل كمال	مكتبة مديوني	1415 هـ - 1996 م
فتح العرب لمصر	الفريد بنارترجمة محمد فريد أبو حديد	دار الفكر - بيروت	إعادة الطبعة الأولى
فتح البلدان	أحمد بن يحيى البلالري		1992 م
فتح مصر وأخبارها	عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الحكيم	ليدن (Lydon)	1825 م
التوسعات الإسلامية الكبرى	جون باجوت جلوب	دار الكتاب العربي	بدون تاريخ
في الحرب (On War)	كارل فون كلاوزفيتز (Karl Von Clausewitz)	للطبع والنشر	طبع 1999/8 م
القادمة	أحمد عادل كمال	دار الفخاني - بيروت	طبع 1416/2 هـ = 1995 م
قلم الدولة العثمانية	د/ عبداللطيف دهيش	مكتبة ومطبعة النهضة	الحديثة بمكة
نوار البحرية العربية في مياه البحر المتوسط	د/ إبراهيم أحمد المعوي		
الممالك والممالك	ابن خرداذبه	EG, Preile	1889 م
الممالك والممالك	الإصطخري	وزارة الثقافة والإرشاد - مصر	1361 هـ = 1961 م

اسم الكتاب	المؤلف	دار النشر	سنة النشر
معجم البلدان	ياقوت الحموي	دار الفكر - بيروت	بدون تاريخ
معجم قبائل العرب القديمة والحديثة	عمر رضا كحالة	دار العلم للملايين - بيروت	1388 هـ / 1968 م
مفصل جغرافية العراق	طه الهاشمي		





اٹلس فتوحات اسلامیہ

دیجائے اُردو میں اپنی نوعیت کی پہلی پیشکش

تاریخ، اقوام و ممالک کے روز و شب کا آئینہ ہے اور تاریخ اسلام نہ صرف ملت اسلامیہ کی چودہ صدیوں کا آئینہ ہے بلکہ یہ ’رہ سنے زمین پر بہترین انسانی تہذیب کی دلچاسی بھی کرتی ہے، لہذا نئی نسلوں کو اُفت مسلمہ کے عظیم فکری و سیاسی قائدین اور نامور شخصیات کے ساتھ ساتھ ایسے رجال کار اور مردانِ شجاعت کے کارناموں سے آگاہ کرنا بھی اشد ضروری ہے جنہوں نے اعلیٰ کھیت اُلتا کے لیے باطنِ قوتوں کو جنگی میدانوں میں شکستِ خاش دی اور ان سرزمینوں میں فروغِ اسلام کی راہ ہموار کی جہاں کفر و جہالت کی کھٹا ٹوپ تاریکیاں مستطع تھیں۔

’اٹلس فتوحات اسلامیہ‘ اسی اعلیٰ مقصد کے پیش نظر تیار کی گئی ہے۔ اس میں امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد سے لے کر عثمانی خلیفہ مراد چارٹ کے عہد تک پیشتر اسلامی فتوحات کے روز بروز، ماہ بیاہ اور سال بیاہ آدہ واقعات چہار رنگ نقشوں اور اچھوتی تصاویر کے ساتھ اس طرح بیان کیے گئے ہیں کہ قاری ان کے ساتھ ساتھ چلتا ہے، اس کے سامنے جانچا جبرقوں کے دروازے چلے جاتے ہیں اور اس پر سنے نئے راز کشف ہوتے ہیں۔

’اٹلس فتوحات اسلامیہ‘ کا مطالعہ خود کیجیے اور اپنے بچوں، عزیز و اقارب اور احباب کو اس کی ترغیب دیجیے۔ معنوی اور مادی فتن کی حامل یہ لاجواب اٹلس تاریخ و تحقیق کا ایک شاہکار ہے اور اُردو خواں شائقین کے لیے سوغات سے کم نہیں۔



دارالعلوم
کتاب دستیابی خدمت کو ملی ہمارا



Book No: 76